وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ ○ وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ

اور نہ وہ پند لیتی ہیں اور جس وقت کہ نازل کی جاتی کوئی سورت دیکھتا ہی بعض اونکا طرف بعض کے

هَلْ يَرَاكُم مِّنْ أَحَدٍ ثُمَّ انصَرَفُوا صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُم بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ

آیا دیکھتا ہے تمکو کوئی ایک پھر پھر جاتے ہیں پھیرا ہی خدا نے دل اونکے کو بسبب اسکے کہ وہ قوم ہیں

لَّا يَفْقَهُونَ ○ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا

کہ نہیں سمجھتے ہیں البتہ تحقیق کہ آیا تمکو رسول ساتھ نفسوں تمہاری کی شدید اوپر اوسکے

عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ○ فَإِن تَوَلَّوْا

کہ تکلیف کرتے ہو تم حریص ہے اوپر تمہارے واسطے ایمان لانیوالوں کے ساتھ مسلمانوں کے شفیق ہے مہربان ہے پس اگر پھر جاویں

فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

پس کہہ کہ کافی ہے مجھکو خدا نہیں کوئی معبود سوا اسکے اوپر اوسی کے توکل کیا میں نے اور وہ پروردگار عرش عظیم ہے

ایاتها كلماتها سورة يونس مكية حروفها ركوعها

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام خدا کے جو بخشنے والا مہربان ہے

الٓرٰ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ○ أَكَانَ

میں ہوں اللہ جاننے والا یہ آیات قرآن محکم ہیں کیا ہے

لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنذِرِ

واسطے لوگوں کے تعجب اس امر کا کہ وحی کی ہمنے طرف ایک مرد کی اونمیں سے یہہ کہ ڈرا تو

النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ

لوگوں کو اور بشارت دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں یہہ کہ واسطے اونکے ہے پایہ سچائی کا

عِندَ رَبِّهِمْ قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ مُّبِينٌ ○ إِنَّ
نزدیک پروردگار اونکی کے کہا کافرون نے بدرستیکہ یہ مرد ہر آئنہ جادوگر ظاہر ہے بدرستیکہ
رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ
پروردگار تمہارا ایسا خدا ہے کہ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو بیچ چھ دن کی بعد اسکی غالب ہوا
عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِن بَعْدِ إِذْنِهِ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ
اوپر عرش کے تدبیر کرتا ہی ہر کام کی نہیں ہی کوئی شفاعت کرنیوالا مگر پس از حکم اوسکے یہہ تمہارا خدا ہی
رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ○ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا وَعْدَ
کہ پروردگار تمہارا ہی پس عبادت کرو تم اسکی آیا پس نہین فکر کرتی تم کہ طرف خدا اوسکی کی بازگشت تم سب کی ہی وعدہ کیا
اللَّهِ حَقًّا إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ
خدا کا سچ ہی تحقیق کہ وہ پیدا کرتا ہی خلق کو پھر زندہ کرتا ہی اوسکو تاکہ جزا دی اون لوگونکو کہ ایمان لائی اور
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ
عمل صالح کئی ہین اونھون نی ساتھہ عدل کی اور وہ لوگ کہ کافر ہوی واسطی اونکی شربت ہے
مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ○ هُوَ الَّذِي
آب گرم سے اور عذاب دردناک ہی بسبب اس چیز کی کہ وہ کافر ہوی وہ ایسا خدا ہے
جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ
کہ کردانا آفتاب کو صاحب روشنی اور ماہتاب کو صاحب نور اور مقدر کیا واسطی چلنی اوسکی کی منزلین کہ جانو تم عدد
السِّنِينَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ
سالون کی اور حساب کو نہین پیدا کیا خدانی اسکو مگر ساتھہ حق کی روشن کرتا ہے

الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ○ إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا
آیتونکو واسطی ایک گروہ کی کہ جانتی ہین بدرستیکہ بیچ آمد و شد روز اور شب کے اور بیچ اوس چیز کی کہ
خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَّقُونَ ○ إِنَّ الَّذِينَ
پیدا کیا خدا نی بیچ آسمانون اور زمین کی ہر آئنہ نشانیان ہین واسطی گروہ پرہیزگارونکی بدرستیکہ وہ لوگ کہ
لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ
نہین امید رکھتی ہین ملاقات ہماری کو اور راضی ہوی ساتھہ زندگانی دنیا کی اور چین پکڑی ساتھ اوسکی اور وہ لوگ کہ
هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ ○ أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوا
وہ آیات ہماری سی غافل ہین یہہ گروہ کہ جگہہ اونکی آتش دوزخ ہی بسبب اس چیز کی کہ تھی
يَكْسِبُونَ ○ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ
کسب کرتی بدرستیکہ وہ لوگ کہ ایمان لائی اور عمل نیک کیا راہ دکھلاتا ہی اونکو رب اونکا
بِإِيمَانِهِمْ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ○ دَعْوَاهُمْ
بسبب ایمان اونکی کی جاری ہین نیچے درختون اونکی کی نہرین بیچ باغات نعمت کے دعا کرنا اونکا
فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ
بیچ اوس جنت کے یہہ ہی پاکیزگی یاد کرتی ہین تیری ای بار خدایا اور ثنا اونکی باہمدیگر بیچ بہشت کی سلام کرنا ہی اور آخر دعا
أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
ع
یہہ ہے کہ جمیع حمد ثابت ہی واسطی خدا کے کہ پروردگار تمام عالم کا ہے

روایت کیا ہے ابی بن کعب نے جناب نبوی سی کہ آنحضرت نی فرمایا جو شخص کہ پڑھی سورۂ
یونس کو عطا کرتا ہی خدا اوسکو دس حسنہ بعدد مصدقین یونس کی اور بعدد مکذبین یونس کی

اور بعد اون لوگوں کی کہ غرق ہوئی ساتھہ فرعون کی اور ابی بکر بعد علیہ السلام کی مروی ہی کہ جو شخص پڑہی سورہ یونس کو بیچ ہر دو مہینی کی باہر ہے ٹین آدمی کی خصیص خوف سے اور واوسکی
بعد کہ مری اور برکفر کی اور ہو کا روز قیامت مقربون سی قولہ تعالیٰ قدم صدق الآیۃ مروی
ہی کہ حضرت ابو سکون نی معنی قدم صدق کی پوچھی فرمایا کہ وہ شفاعت میری ہی کہ
اوسکی متوسل ہونگی واسطی رحمت پروردگار اپنی کی اور منقول ہی کہ گنہ کارونکو کوئی وسیلہ
واسطی آمرزش کی بہتر شفاعت آنحضرت سی نہین ہی قولہ تعالیٰ یہدیہم ربہم مجاہد سی منقول ہی
کہ معنی یہدیہم کی یہہ ہین کہ بسبب ایمان کی راہ نمائی صراط کی بخوبی ہوتی ہی اور
روشنی سی گذر جائین گی منقول ہی کہ پیغمبر خدا نی جبرئیل سی کہا کہ کسطرح صراط سی لوگ گذرینگی
جبرئیل آسمان پر گئی اور پہر حضرت کی پاس آئی اور عرض کی کہ حق تعالیٰ نی تمہین سلام فرمایا
اور ارشاد کیا ہی کہ تو ہماری نور سی صراط پر گذریگا اور علی بسبب تیری رہبری کی اور
ساتھہ نور علی کی تو امت تیری کا علی سی ہی اور نور علی کا تجہہ سی ہی اور نور تیرا نور میرا سی ہی
بعد گذرنی صراط سی بہشت مین آوین گی اور جو کچہہ کہ آرزو کرین گی وہ انکو دیا جاویگا قولہ تعالیٰ
الحمد للہ رب العالمین مروی ہی کہ ہرگاہ مومنین داخل بہشت ہونگی جسوقت انوار عظمت
اور کبریائی حق کو مشاہدہ کرینگی زبان ساتھہ شکر نعمت جلال کی کہولین گی اور ملائکہ
ساتھہ حق تعالیٰ کی اوپر اونکی سلام کرینگی اور ساتھہ اقسام بزرگیوں کی اور بلندی مراتب کی
بشارت دین گی اور ایک طائفہ انمین سی حمد اور ثنای الٰہی بجا لاکر ختم کرینگی ساتھہ کلمہ
اور تحمید کی بہتر تمام لذتون سی جانی گی اور منقول ہی کہ ہرگاہ کوئی پرند بالای درختون کی پرواز
کریگا اور پہر آرزو گوشت اوسکی کی کرین گی اور کہین گی کہ سبحانک اللہم فی الحال اوسکی

بعد ہو کر بریان ہو کر آگی اونکی گریگا اور جسوقت کہ اوسکو تناول کرینگی اور کہین گی کہ الحمد للہ
رب العالمین فی الحال گوشت اور استخوان وس مرغ کی پیدا ہو کر پرواز مین آویگا جسطرح سے
کہ اول پرواز کرتا تہا **تکملہ** رکوع ششم سیپارہ یازدہم قولہ تعالیٰ قدم صدق عند
ربہم ہر حرف مین حساب وسکی جاہی جسطرح موتی مین کی دس نیکیان عبارت حسنہ علیہ السلام والہ واصحابہ

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ

اور اگر جلدی کری خدا واسطی لوگونکی برائی کی مثل جلدی کرنی انکی کی ساتھہ خیر کی ہر آئنہ جاری کی جاوی طرف انکی

اَجَلُهُمْ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ

اجل انکی پس ترک کرتی ہین ہم اون لوگونکو کہ نہیں امید رکہتی ہین ملاقات ہماری کی بیچ گمراہی انکی کہ سرگردان رہتی ہین

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَاۗىِٕمًا ۚ فَلَمَّا

اور جسوقت کہ پہنچی آدم کو مضرت بلاتا ہی ہمکو درحالیکہ لیٹتا ہی یا بیٹہتا ہی یا کہڑا ہی پس ہرگاہ

كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ

دور کیا ہمنی اوس سی بدی اوسکی گوگذرتا ہی گویا کہ نہیں طلب کیا ہمکو طرف مضرت کی کہ پہنچی تہی اوسکو اسطرح سی آراستہ کی گئی

لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

واسطی اسراف کرنیوالونکی وہ چیز کہ تہی وہ کہ عمل کرتی اور ہر آئنہ بتحقیق کہ ہلاک کیا ہمنی اہل قرنونکو اگلی تمہاری سے

لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ۭ كَذٰلِكَ

جسوقت کہ ظلم کیا انہون نی اور آئی انکی رسول انکی ساتھہ معجزات کی اور نہ تہی وہ کہ ایمان لاوین اسطرح سی

نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰۗىِٕفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ

جزا دیتی ہین ہم قوم گنہ گارون کو پہر اسکی کردیا ہمنی تمکو جانشینان انکو بیچ زمین کی بعد ان کی

لِنَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ

تاکہ دیکھیں ہم کسطرحسی عمل کرتی ہو تم اور جبکہ پڑہی جاتی ہیں اوپر انکی آیتیں ہماری صاف روشن ہو کر

الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا يَكُونُ

کہتی ہیں وی لوگ کہ نہیں امید رکھتی ہیں ملاقات ہماری کی لاؤ تو قرآن سوای اس قرآن کی یا تبدیل کر اسکو کہہ تو محمد نہیں

لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ إِنِّي أَخَافُ

واسطی میری یہ کہ تبدیل کرون میں اسکو جانب نفس اپنی سی نہیں پیروی کرتا ہوں مگر اوس چیز کی کہ وحی کیا جاتا ہے طرف میری تحقیق میں ڈرتا ہون

إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قُل لَّوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ

اگر نافرمانی کرون میں اپنی رب کی عذاب روز بزرگ کے کہہ تو اگر چاہتا خدا نہ پڑھتا میں قرآن کو

عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُم بِهِ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا

اوپر تمہاری اور نہ دانا کرتا تمکو ساتھ اوسکی پس تحقیق کہ رہا ہوں میں بیچ تمہاری ایک عمر آگی نزول قرآن سی کیا پس نہیں

تَعْقِلُونَ ۝ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ

سمجھتی تم پس کون ستمگار تر ہی اوس شخص سی کہ باندھی اوپر خدا کی جھوٹ یا تکذیب کی ساتھ آیات اوسکی

إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ۝ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ

بدرستیکہ خلاص نہیں پاتے گنہگار اور عبادت کرتی ہیں وے سوای خدا کی اوس چیز کی کہ نہ ضرر پہنچا سکتی ہی اونکو

وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ

اور نہ نفع دی سکتی ہی اونکو اور کہتی ہیں وہ کہ یہ بت شفیع ہماری ہیں نزدیک خدا کی کہہ ای محمد کیا خبر دیتی ہو تم

اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا

خدا کو ساتھ اوس چیز کی کہ نہیں جانتا وہ خدا اور نہیں ہی آسمانون اور بیچ زمین کی کوئی خدا پاک ہی اور برتر ہی اوس چیز سی

يُشْرِكُونَ ۝ وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا وَ

کہ شریک لاتی ہو اور نہ تھی آدمی سب مگر امت ایک پس اختلاف کیا اونہون نی اور

لَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

اگر نہ ہوتا سخن کہ آگی ہوا رب تمہاری سی البتہ حکم کیا جاتا درمیان لوگوں کی بیچ اوس چیز کی کہ اختلاف کرتی ہیں

وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ

اور کہتی ہیں وی کیون نہ نازل کیا گیا اوپر محمد کی کوئی معجزہ رب اوسکی سی پس کہہ تو اے محمد سوای اسکی نہیں کہ غیب واسطی خدا کی

فَانتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ ۝

پس انتظار کرو تم بدرستیکہ میں ساتھ تمہاری انتظار کرنے والون سے ہون

قولہ أتنبئون الله الخ اور بعضون نی معنی اس آیہ کی کہی ہیں کیا خبر دیتی ہو تم خدا کو ساتھ ایسی شفیع کی کہ نہیں جانتا ہی وجود جسکو کہ بیچ آسمانون کی ہی اور بیچ زمین کی ہی قولہ وما کان الناس اس میں چند اقوال ہیں ایک یہ ہی کہ جمیع اول دین حق پر تھی اور وقت قتل کرنی قابیل کی ہابیل کو اختلاف باہم ہوگیا اور بعضون نی کہا ہی کہ بعد وفات حضرت آدم باہم ہوگیا اور بعضون نی کہا ہی کہ زمانہ نوح تک دین پر تھی اور اس اثنا میں کسی قرن میں باہم کہ اختلاف واقع نہوا تھا تا آنکہ بعد طوفان اختلاف واقع ہوا اور بعضون نی کہا کہ ملت اسلام از عہد زمانہ ابراہیم سی تا آنکہ عمرو بن لحی نی تبدیل کیا دین ابراہیم کو کہ اول بانی واقعی دین ابراہیم تھا اور عبادت صنم کی ایجاد کی اون نی بیچ عرب کے

وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم

اور جسوقت کہ چکھاوی ہیں ہم لوگون کو یعنی دیکر رحمت بعد ضرر کی کہ پہنچی ہو اونکو ناگاہ یکدفعگی تو واسطی اون کی مکر ہی

مَكْرٌ فِي آيَاتِنَا قُلِ اللّٰهُ أَسْرَعُ مَكْرًا إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ

مکر بیچ آیات ہماری کی کہہ تو ای محمد کہ خدا زود تر ہی بیچ جانی [illegible]

هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتّٰى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ

وہ خدا ایسا ہی کہ چلاتا ہی تمکو بیچ خشکی کی اور دریا کی یہانتک کہ جب ہوتم بیچ کشتی کی اور جاری ہوتی ہیں کشتیاں

بِهِمْ بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ

ساتھ اونکی ساتھ ہوا اچھی کی اور خوش ہوتی ہیں ساتھ اوسکی آتی ہی اونکو ایک ہوا سخت اور آتی اونکو

الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ

لہر ہر موضع سی اور یقین کرتی ہیں وہ کہ گھیرے گئی ہیں پکارنی لگتی ہیں خدا کو [illegible]

لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝

واسطی اوسکی دین کو البتہ نجات دی تو ہمکو ان ہولوں سی البتہ ہونگی ہم شکر کرنیوالوں سے

فَلَمَّا أَنْجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

پس ہر گاہ نجات دی اونکو ناگاہ وہ بغی ہوتی ہیں بیچ زمین کی بناحق ای وہ لوگ

إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰى أَنْفُسِكُمْ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ

نہیں ہی بغی ہونا تمہارا اوپر نفسوں تمہاری کی مگر متاع زندگانی دنیا کی بعد اسکے طرف ہماری بازگشت تمہاری ہے

فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ

پس آگاہ کرینگی ہم تمکو ساتھ اوس چیز کی کہ تھی تم عمل کرتی نہیں ہی مثل زندگانی دنیا کی مگر مانند مینہ کی اتارا ہمنے اوسکو

مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَ

آسمان سے پس ملی ہی ساتھ اوسکی گھاس زمین کی اوس چیز سی کہ کھاتی ہیں لوگ اور

وَالْأَنْعَامُ حَتّٰى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ

اور چوپائی یہانتک کہ لیتی ہی زمین زینت اپنی کو اور آراستہ ہوتی اور گمان کیا

أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا

اہل اوس زمین کی کہ تحقیق وہ قادر ہیں اوپر اوسکی آیا اوسپر حکم ہمارا رات کو یا دن کو پس کر دیا ہمنے اوسکو

حَصِيدًا كَأَنْ لَمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ

اوکھڑی ہوئی کو گویا کہ نہیں تھی [illegible] کل کی اسی طرح مفصل بیان کرتی ہیں ہم آیات کو واسطی قوم کی

يَتَفَكَّرُونَ ۝ وَاللّٰهُ يَدْعُوا إِلٰى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

فکر کرتی ہیں اور خدا بلاتا ہی طرف سرائی سلامتی کی اور ہدایت کرتا ہی جس شخص کو چاہتا ہے

إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ

طرف راہ راست کے واسطی اون لوگوں کی کہ نیک عمل کرتی ہیں ثواب نیک ہے اور زیادتی [illegible]

وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ أُولٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

منہوں اونکی کو گرد و غبار اور نہ خواری یہہ گروہ اہل بہشت ہیں کہ وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہنی والی ہیں

وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ

اور واسطی اون کی کہ کسب کیا اونہوں نے برائیوں کو جزا برائی کی ہے مثل اوسی برائی کی اور ڈھانپ لیگی اونکو خواری

مَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِنَ

نہیں ہے واسطی اونکی عذاب خدا سے کوئی بچانی والا گویا پوشیدہ کئی گئی منہہ اونکی ساتھ ٹکڑی

اللَّيْلِ مُظْلِمًا أُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

شب کے در حالیکہ تاریک کرنی والی ہی وہ یہہ گروہ اہل دوزخ ہیں کہ وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہنی والے

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنتُمْ وَ

اور یاد کرو جس دن کو گھیر کر لاوینگے ہم اون سب کو پھر کہینگے واسطے اون کے جو شریک لائی تھے کہ اپنی جگہہ ٹھہرو تم

شُرَكَاؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُم مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ۝

شریک تمہارے پس جدائی ڈالینگے ہم درمیان اونکے اور کہینگے شریک اونکے نہین تھے تم کہ ہماری عبادت کرتی

فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ۝

پس کافی ہی خدا از روی گواہی کے درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے تحقیق تھی ہم عبادت تمہاری سے البتہ غافل

هُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ

اس جگہہ آزماتا ہی ہر نفس اوس چیز کو کہ آگی عمل مین لایا ہی اور پھیر لائے جاوینگے وہ طرف خدا کے کہ مولیٰ اونکا

الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ ع

برحق اور گم ہوگی اون سے وہ چیز کہ تھی وہ کہ افترا کرتے تھے

قولہ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ حق تعالی نی اس آیہ مین حال دنیا کو زوال نعمت اور اموال مین اور اقبال و ادبار مین تشبیہ دی ہی ساتھہ حال گیاہ زمین کی کہ بعد از تر و تازگی خشک اور تیرہ ہو جاتی ہی اسی طرح حال دنیا کا ہی کہ اول مین تر و تازہ ہی اور آخر فنا اور نکبت ہے اور بعضون نی مال کو تشبیہ باران سے دی ہی یعنی باران جب تک کہ جاری ہے پاک و پاکیزہ ہی اور جس وقت کہ کسی جگہہ مین ٹھہرا متغیر ہوا اور خشک ہوا مال دنیا بھی بسبب انفاق جوانمردون کی اور فیکہ دست بدست روان ہی خوشنا پسندیدہ اور مقبول ہی اور جس وقت کہ بخل اور امساک خسیسون مین بند ہوا مذموم و رکمزوری اور آخر کو تاخت و تاراج حادثات کے فنا ہوتا ہی اور ایک وجہ مشابہت کی یہہ ہی کہ آب باران بقدر حاجت نازل

نازل ہوتا ہی سبب ساختن و نمو کا ہوتا ہی اور ہر گاہ اندازہ سی زیادہ نازل ہوتا ہی سبب خرابی عالم کا ہوتا ہی اسی طرح مال دنیا ہر گاہ کہ بقدر احتیاج کی بہم پہنچی ہے تو سبب مقاصد و ابتغای رضای الٰہی مین اور ہر گاہ کہ زیادہ طاقت بشری سے جمع ہوتا ہی موجب ارتکاب معصیت کا اور تفاخر کا ہوتا ہی اور بعضون نے تشبیہ باران سے دی ہے باران ہر گاہ بدرخت گل پہنچتا ہی لطافت اور طراوت اوسکی زیادہ ہوتی ہی اور ہر گاہ بدرخت خار و گیاہ پہنچتا ہی حدت اور شوکت اوسکے کو زیادہ کرتا ہی اسی طرح سی مال دنیا ہی ہر گاہ کہ شخص نیک کو پہنچتا ہی مصارف خیر مین صرف ہوتا ہی اور ہر گاہ کہ مفسد کی ہاتھہ پہنچا باعث زیادتی فساد اور عناد کا ہوتا ہی قولہ زِيَادَةٌ بعضون نی کہا ہی جزای حسنہ یہہ ہی عوض ایک نیکی کے زیادہ دہ گنا عوض نیکی کی یا ہزار چند تک زیادہ اور بعضون نی مراد اس سے مغفرت ہی اور زیادتی سی خوشنودی حق تعالی کی اور روایت ہی کہ مراد زیادتی سی اوپر ہی کہ بالای سر اہل بہشت کا اور حسن کی کہ خواہش کرین کی ساونگا اور ایک گروہ کی مراد زیادتی سے غرفہ بہشت ہی کہ ایک دانہ مروارید سی خلق ہوا ہی اور اوسکی چار دروازے ہین تکملہ رکوع ہفتم سپارہ یازدہم قولہ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ اوس حرف مین بیان اوسکی تین سی ساتھہ ہوتی ہین کلی اوس سی یہہ عبارت حب علی ابن ابی طالب ہے

قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ

کہہ تو ای محمد کون شخص ہی کہ روزی دیتا ہی تمکو آسمان سے اور زمین سے آیا کون شخص ہی کہ پیدا کرنیوالا ہی شنوائی اور بینائی کو

وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ

اور کون شخص کہ خارج کرتی ہی زندہ کو مردہ سے اور نکالتا ہی مردہ کو زندہ سے اور کون شخص ہے کہ تدبیر کرتا ہی امر عالم

فسيقولون الله فقل افلا تتقون ○ فذلكم الله ربكم

پس قریب ہے کہ کہیں وہ کہ خدا ہے پس کہہ تو اے محمد کیا پس نہیں پرہیزگار ہوتے تم پس یہ ہے خدا پروردگار تمہارا

الحق فماذا بعد الحق الا الضلال فانى تصرفون ○ كذلك

برحق پس کیا ہے بعد حق کے مگر گمراہی پس کہاں پھیرے جاتے ہو تم اسی طرح جیسے

حقت كلمت ربك على الذين فسقوا انهم لا يؤمنون ○

واجب ہوا کلمہ عذاب رب تیرے کا اوپر ان لوگوں کی کہ فاسق ہوئے بدرستیکہ وہ نہ ایمان لاوینگے

قل هل من شركائكم من يبدؤا الخلق ثم يعيده قل الله يبدؤا

کہہ تو اے محمد آیا شرکان تمہارے سے ہے وہ شخص کہ اول پیدا کرے خلق کو بعد اسکی زندہ کریگا کہہ تو اے محمد کہ خدا پیدا کرتا ہے

الخلق ثم يعيده فانى تؤفكون ○ قل هل من شركائكم من يهدي الى

خلق کو بعد اسکی زندہ کرتا ہے پس کہاں پھیرے جاتے ہو تم کہہ تو اے محمد آیا شرکان تمہارے سے ہے وہ شخص کہ راہ دکھلاوے طرف

الحق قل الله يهدي للحق افمن يهدي الى الحق احق ان يتبع امن لا يهدي الا ان

حق کے کہہ تو اے محمد کہ خدا ہدایت کرتا ہے ساتھ حق کے آیا پس وہ شخص کہ راہ دکھلاتا ہے طرف حق کے سزاوارتر ہے کہ پیروی کیا جاوے یا وہ شخص کہ نہ راہ پاوے مگر یہ کہ

يهدى فما لكم كيف تحكمون ○ وما يتبع اكثرهم الا ظنا ان الظن لا يغني

ہدایت کیا جاوے پس کیا ہوا تمکو کیونکر حکم کرتے ہو تم اور نہیں پیروی کرتے اکثر ان کے مگر گمان کی بدرستیکہ گمان نہیں بے نیاز کرتا

من الحق شيئا ان الله عليم بما يفعلون ○ وما كان هذا القران ان يفترى من

حق سے کسی چیز کو بدرستیکہ خدا دانا ہے ساتھ اوس چیز کی کہ کرتے ہیں وہ اور نہیں ہے یہ قرآن یہ کہ بنایا گیا ہو

دون الله ولكن تصديق الذي بين يديه وتفصيل الكتاب لا

ورای خدا کے اور لیکن ہے تصدیق اوس چیز کی کہ آگے اسکے گذری ہیں اور بیان ہے اوس چیز کا کہ لکھا گیا ہے

لا ريب فيه من رب العالمين ○ ام يقولون افتراه قل فاتوا

نہیں شک بیچ اسکی کہ اتری ہے جانب پروردگار عالم کی آیا کہتے ہیں منکر کہ بنا لیا اسکو محمد نے کہہ تو اے محمد پس لاؤ

بسورة مثله وادعوا من استطعتم من دون الله ان كنتم

ایک سورہ مانند اسکی اور بلاؤ تم اوس شخص کو کہ مدد کر سکے تمہاری ورای خدا کے اگر ہو تم

صادقين ○ بل كذبوا بما لم يحيطوا بعلمه ولما ياتهم تاويله

راست گو بلکہ تکذیب کی انہوں نے ساتھ اوس چیز کی کہ نہیں احاطہ کیا انہوں نے علم اوسکا اور ابھی نہیں آیا ان کو بیان اوسکا

كذلك كذب الذين من قبلهم فانظر كيف كان عاقبة الظالمين ○

اسی طرح سے تکذیب کی ان لوگوں نے کہ آگے ان کے تھے پس دیکھ تو کس طرح سے ہوا انجام ظالموں کا

ومنهم من يؤمن به ومنهم من لا يؤمن به وربك اعلم بالمفسدين ○

اور بعضی ان میں سے وہ ہیں کہ ایمان لاوینگے ساتھ اوسکے اور بعضی ان میں سے وہ ہیں کہ نہیں ایمان لاوینگے ساتھ اوسکے اور پروردگار تیرا خوب جاننے والا ہے ساتھ مفسدوں کے

قولہ من يهدي الى الحق الآیہ اس آیہ سے دو امر مستفاد ہوتے ہیں ایک یہی کہ منع کرنا
مفضول کو فاضل پر قبیح ہی اور دوسرا یہ کہ امام کو چاہیے کہ عالم کل ہو پس اس سے تعیین
خلافت خلفا کی باطل ہوتی ہی اس واسطی کہ تقدیم مفضول فاضل پر لازم آتی ہی اور قباحت
اسکے عقل سے بھی معلوم ہوتی ہی نقل میں کیونکہ ناقص میں اوس شخص کو کہ جو چند مسائل سے آگاہ
نہو ابی حنیفہ پر ترجیح پس ضرورت فضیلت امام کی سب پر عقل و نقل سے ثابت ہے اور مفضول
ہونا خلفا کا جناب علی بن ابی طالب سے فریقین میں ثابت ہوتا ہی چنانچہ فرمایا خلیفہ ثانی کا
لولا علي لهلك عمر اور فرمایا جناب نے کہ انا مدينة العلم وعلي بابها واتی
اسیر او کسی طرح سے تفضیل مفضول قبیح ہو کہ اکثر علم میں جناب علی بن ابی طالب سے حجت

حقیت خلافت خود فضائل اپنی بیان فرماتی ہیں جناب ... روایت کی ہی خوارزمی نی
کتاب اربعین میں روایت کی ہی امام طبرانی نی معجم ... اور اوس نی روایت کی ہی محمد بن
سعید اور اوس نی روایت کی ہی داؤد بن سلیمان ... اوس نی روایت کی ہی حارث بن محمد ی
اور اوس نی ابی الطفیل عامر بن واثلہ ... نی کہا اوس نی کہ تہا میں ... روز
شوریٰ میں بیچ ... میں آواز سنا میں نی کہ علی فرماتی تہی کہ بیعت کی لوگون نی
ابوبکر کی حال آنکہ قسم خدا کہ میں اولیٰ اور احق اوس سی تہا پس سنا میں نی اور اطاعت کی
میں نی اسطی خوف کا فر ہو نی قوم کی بہا و آکہ ... پس بیعت کی ابوبکر نی واسطی عمر کی
حال آنکہ میں اولیٰ تہا بیچ خلافت تہا اوس سی پس سنا میں نی اور اطاعت کی میں نی اسطی خوف کا ہونی
لوگون کی بعد اسکی چاہتی ہو تم کہ بیعت عثمان سی لیں اس ہنگام میں نہ سنونگا میں اور نہ اطاعت
کرونگا میں اور دو روایت میں آیا ہی کہ اوسکو روایت کیا ہی ابن مردویہ نی اسطرح پر
کہ بعد کہ آخر کو اوسمین یادتی ہی کہ تم چاہتی ہو کہ بیعت کرو تم عثمان کی اس ہنگام میں نہ سنونگا میں
اور نہ اطاعت کرونگا میں بدرستیکہ عمر نی کردانا مجھکو بوقت مرگ اپنی کی بیچ پانچ نفر کی
میں چہٹا اون میں تہا کہ نہیں پہچانتا تہا میری فضیلت کو کوئی بیچ صلاح کی اور نہ وہ لوگ جانتی
تہی فضیلت میری کو گویا کہ میں اور وہ برابر تہی بیچ فضیلت کی اور قسم ہی خدا کی اگر چاہوں میں
کلام کرون میں پس طاقت رکہی کوئی عرب نہ عجم اور نہ تم عہدی اور نہ مشرک اسی دکرلی
ایک خصلت کو بہی اون میں سی بعد اسکی اون حضرت نی فرمایا کہ قسم دیتا ہوں میں تمکو خدا کی
ای پانچ نفر کہ آیا تم میں سی کوئی ہی کہ واسطی اوسکی ہو مثل حمزہ ... بن عبد المطلب کہ شیر خدا اور رسول کی
تہی سوای میری کہا اونہوں نی کہ نہیں فرمایا حضرت نی کہ آیا تم سی کوئی ہی کہ واسطی اوسکی بہائی

ہو مثل بہائی میری جعفر طیار کی کہ اوسکو دو بازو بہشت میں ملی ہیں کہ ساتہہ فرشتوں کی اڑا کرتا
کہا اونہوں نی کہ نہیں فرمایا حضرت نی کہ آیا تم سی کوئی ہی کہ واسطی اوسکی زوجہ ہی مثل زوجہ میری
فاطمہ کی کہ بیٹی محمد کی اور سردار زنان ... ہی کہا اونہوں نی کہ نہیں فرمایا حضرت نی
کہ آیا تم میں سی کوئی شخص ہی کہ واسطی اوسکی دو فرزند ہوں مثل حسن اور حسین کی کہ بہتر ... سی
اہلبیت کی ہیں اور فرزندان رسول اللہ میں سوای میری کہا اونہون نی کہ نہیں فرمایا حضرت نی
کہ آیا تم سی کوئی شخص ہی کہ قتل کیا ہو مشرکین قریش کو قبل مجہسی کہا اونہون نی کہ نہیں کہا حضرت نی
کہ آیا تم میں سی کوئی شخص ہی کہ اقرار بوحدانیت خدا کا کیا ہو قبل میری کہا اونہون کہ نہیں فرمایا حضرت نی
آیا تم میں سی کوئی ہی کہ قبل میری طرف دو قبلوں کی نماز پڑہی ہو کہا اونہون نی کہ نہیں فرمایا
حضرت نی آیا تم میں سی کوئی ہی کہ غسل دیا ہو جناب نبی کو کہا اونہوں نی کہ نہیں فرمایا حضرت نی کہ آیا کسی کی کوئی ہی کہ
سوای میری ... ہو مسجد میں اور گذر رہی اوسمیں بحالت جنب کہا اونہوں نی کہ نہیں فرمایا حضرت نی آیا کسی کی ... پہیرا گیا ہو
سورج واسطی اوسکی اسلئی کہ نماز عصر پڑہی کہا اونہوں نی کہ نہیں فرمایا حضرت نی آیا تم میں سی کوئی ہی کہ فرمایا ہو واسطی
اوسکی جناب نبی نی جسوقت کہ مرغ بریان کو لایا تہا بار خدایا ... اوسکی کی فرمایا حضرت نی بار خدایا
لا تو حبیب ترین خلق اپنی کو نزدیک میری کہ میری ساتہہ کہانا اس طیر میں سی کہاوے پس آیا میں حال آنکہ
اثر قبول جناب نبی سی آگاہ نہ تہا میں پس داخل ہوا میں کہ میں پس فرمایا حضرت نی کہ آیا ...
آطرف میری کہا اونہوں نی کہ نہیں فرمایا حضرت نی آیا تم میں سی کوئی ہی سوای میری کہ
زیادہ قتل کئی ہوں کفار نزدیک ہر جنگ شدید کی کہا اونہوں نی کہ نہیں فرمایا حضرت نی
آیا تم میں سی کوئی ہی سوای میری کہ عازم ہوا اور روی دفع مصیبت کی رسول سی جسوقت کہ
لیٹا تہا میں فرش جناب نبی پر اور محافظت کی اوسکی بسبب فدا کرنی نفس اپنی کی اور حاضر کیا گیا

ابی کو نزدیک ونکی کہا او نہون نی کہ نہین فرمایا حضرت [illegible] م مین سی کوئی ہی سوای
میری کی خمس کو فاطمہ کی کہا او نہون نی کہ نہین فرمایا [illegible] کہ آیا تم مین سی کوئی ہی کہ
واسطی اوسکی حصہ ہو خاص اور عام مین کہ [illegible] نی کہ نہین فرمایا حضرت نے کہ آیا تم مین
سی کوئی ہی سوای میری کہ تطہیر کی اوسکی لیا صانع نی تا اینکہ کہولا دروازہ میرا جناب نے
نی اور بند کیا دروازہ ہای مہاجرین کو تا اینکہ استادہ ہوی حمزہ اور عباس اور عرض
او نہون نی کہ یا رسول اللہ بند کیا تمنی دروازون ہمارا کو اور کہولا دروازہ علی کو بس
فرمایا ہی نی کہ مینی کہولا اور نہ بند کیا مگر حکم خدا سی ازین قبیل بہت سی فضائل حضرت کی ہی
لیکن بنا بر خوف تطویل ترک کیا قرات یہدی مین اختلاف ہی اہل کوفہ نی سوای عاصم کی
بسکون ہا و تخفیف دال پڑہا ہی اور ابو عمرو اور ابن کثیر اور ابن عامر اور روح اور زید نی یعقوب سے
بفتح یا و ہا اور تشدید دال پڑہا ہی اور عاصم اور یحیی نی ساتہہ فتح یا اور کسرہ ہا اور تشدید
دال کی پڑہا ہی اور حماد اور عاصم نی کسرہ اور یا اور تشدید دال پڑہا ہی اور اصل اسکی یہتدی
کی یہتدی تہی کہ وہ قرات عبد اللہ کی ہی بعد اسکی ادغام کیا تا کو دال مین اور مفتوح کیا ہا
کو واسطی موافقت تا کی یا کسرہ کیا واسطی اجتماع ساکنین کی اور اہل مدینہ نی سوای ورش کی
بسکون ہا اور تشدید دال اشمام پڑہا ہی اور اشمام اوسی کہتی ہین کہ بخوبی اظہار اعراب نہو چنانچہ
رسالہ قرات مین تفصیل لکہا ہی قولہ تعالی إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ
عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ہر چند کہ یہہ آیۃ موافق مسلک اخبار کی ظاہر بعض ظن مجتہدین پر جو حال
اسطرحی نہین کہ عدم عمل ظن پر درصورت غیبت امام متعذرات سی ہی اور کیونکر اسطرحی
ہو کہ اخبار ہر باب اور ہر احکام مین وارد ہوی ہین اور صورت اختلاف جزم باحد الطرفین ہو

ہو سکتا ہی کہ لا يخفى على المنصف اللبيب قوله تعالى أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ
فَأْتُوا بِسُورَةٍ الآیہ اعجاز قرآن مین اختلاف واقع ہی کہ کس جہت سی ہی واسطی نظام عبارت
اوسکی کی یا واسطی محتوی ہوی معنی الفاظ اوسکی کی حشو و زواید سی یا واسطی خالی ہونی اوسکی کی
تناقض سی یا واسطی ہی جاننی معنی قصہ کی یا واسطی اخبار غیب کے یا فصاحت کے یا واسطی صرف
کرنی خواہش کی مقابلہ سی یا واسطی مرکب کے بعض ان وجوہ سی یا واسطی کل ان وجہون کی اور ہر کا
دلائل ان سب وجوہ سی علم قطعی بجمیع الاقوال حاصل نہین ہوتا ہی لہذا اس قدر علم قطعی چاہتا
چاہئی کہ قرآن فی الجملہ معجزہ ہی کو لم معجزہ ہونی قرآن کی تفصیل علم ہو تفصیل اسکی کی خارج
ہونا پر اکتفا فی کل سورہ قرآن کی عادات لوگون سی تہا یا نہ اگر عادات سی تہا پس خارج
رہتا صوب کا با وجود فصاحت لوگون کی اور شدت خصومت کے اور کمال خواہش
کرنی ابطال دعوی ونکی کی اظہار معجزات کی ہی آیا اور اگر عادات لوگون سی نہ تہا پس لا محالہ معجزہ
ہوا پس ثابت ہوا کہ قرآن خواہ خارق عادت ہو خواہ نہ ہو ضرور ہی کہ معجزہ ہو پس اگر کوئی
کہی کہ معجزہ وہی ہی کہ جو خارق عادت ہو پس جواب اسکی مین کہین کی ہم مانا کہ خارق عادت
معجزہ ہوتا ہی لیکن غیر قادر ہونا اونکا لانی مثل قرآن کی یہہ خارق عادت ہو فقاتل اور جناب
والد غفران مآب نی بہی کتاب عماد الاسلام مین اسی طرح سی افادہ فرمایا ہی کہ مطلب اہم یہی
ہی کہ قرآن فی الجملہ معجزہ ہی اور کمال بطول اقوال علماء کیت اعجاز قرآن مین نقل کی ہی
رجوع کری طرف اوسکی اور کثیر احادیث سی معلوم ہوتا ہی کہ اعجاز قرآن باعتبار فصاحت و بلاغت
کی ہی چنانچہ ایک اون مین سی یہہ ہی کہ عیون اخبار الرضا مین ہی کہا ابن السکیت نے ابی الحسن الرضا
سی کہ کس واسطی مبعوث کیا خدا نی موسی بن عمران کو ساتہہ ید بیضا اور عصا کی اور آلہ سحر کی او

بہچانا گیا جیسا کہ طب کے اور مبعوث کیا محمد کو ساتہہ کلام اور خطبونکے پس فرمایا امام رضا نے
در حالیکہ خدا نی جسوقت کہ مبعوث کیا موسی کو اہل عصر اوسکے مین اغلب سحر تہا پس لائے وہ
نزدیک خدا سی وہ چیز کہ تہی ... قوم کی حال ... کی مثل اوسکی تہا اور وہ چیز
کہ جسکی سبب سے سحر اونکا باطل ہوکر ... و نبوت ثابت کی اور بعد اسکے حق تعالی نے مبعوث
کیا عیسی کو ایسی وقت مین کہ ظاہر ہوئی تہی امراض کہ جس سی انسان مین کر ہو جاتا ہی
احتیاج انسان کی طرف طب کے تہی پس لائے نزدیک حق تعالی سی وہ چیز کہ نہ تہی ویسا
مثل اوسکی وہ چیز کہ زندہ کرتی تہی بسبب اوسکی اموات کو اور اچہا کرتی تہی کور مادرزاد کو اور ابرص کو
باذن حق تعالی اور ثابت کیا بسبب اسکی حجت کو اوپر اونکی اور بعد تحقیق کہ مبعوث کیا حق تعالی نے محمد
کو ایسی وقت مین کہ تہا اکثر اہل عصر اونکی مین خطیب اور کلام اور ابن السکیت کہتا ہی
کہ میری گمان کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ شعر تہی پس دی اونکو حق تعالی نے کتاب اپنی کو اور مواعظ
اوسکی اور احکام اوسکی کہ جس سی باطل کئے قول اونکی اور ثابت کیا بسبب اسکی اوپر اونکی حجت کو
پس کہا ابن السکیت نے کہ قسم خدا کی نہین دیکہا مینی مثل تیری آج تک کسیکو پس کیا ہی حجت خلق
آجکی دن پس فرمایا حضرت نے کہ عقل ہی کہ پہچانا جاتا ہی بسبب اسکی صادق علی اللہ کہ پس تصدیق
کری تو اوسکی اور کاذب علی اللہ کہ پس تکذیب کری تو اوسکی پس کہا ابن السکیت نے کہ قسم خدا کے
جواب یہی ہی اور دوسری روایت وہ کہ جو خرائج مین ہی کہ ابن ابی العوجا اور تین نفر دہریہ
متفق ہوئی کہ ہر ایک شخص ربع قرآن کا معارضہ کری اور تہی وہ مکہ مین اور عہد کیا اونہون نی کہ
سال آیندہ اوسکی لایا چاہئی پس ہرگاہ کہ سال گذرا اور مجتمع ہوئی وہ مقام ابراہیم مین کہا ایک نے
اون مین سی بدرستیکہ جسوقت دیکہا مینی اس قول حق تعالی کو یا ارض ابلعی ماءک و

ویا سماء اقلعی وغیض الماء تو باز رہا مین معارضہ سی دوسری نی کہا کہ جسطرح سی
جسوقت کہ پایا مینی اس قول حق تعالی کو فلما استیئسوا منہ خلصوا نجیا تو ...
مین معارضہ سی اور تہی وہ کہ چہپاتی تہی ... اور اوپر اونکی جناب صادق پس ...
ہوئی حضرت اونکی اوپر اور پڑہی آگی انکی یہ آیہ قل لئن اجتمعت
الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ہذا القرآن لا یاتون بمثلہ پس ...
... اسکو پس اون ... معلوم ہوتا ہے کہ اعجاز قرآن کی ... فصاحت ...
وان کذبوک فقل لی عملی ولکم عملکم انتم بریئون مما
اور اگر تکذیب کرین وہ تجہکو پس کہہ تو ای محمد واسطے میرے ہی عمل میرا اور واسطے تمہارے عمل تمہارا تم بیزار ہو اوس چیز سے
اعمل وانا بریء مما تعملون ○ ومنہم من یستمعون الیک
کہ عمل کرتا ہون مین اور مین بیزار ہون اوس چیز سے کہ عمل کرتے ہو تم اور بعضی اونمین سے وہ شخص ہین کہ سنتے ہین طرف تیرے
افانت تسمع الصم ولو کانوا لا یعقلون ○ ومنہم من ینظر
آیا پس تو سناتا ہی بہرونکو اگرچہ ہون وہ کہ نہ جانتے ہون اور بعضی اونمین سے وہ شخص ہین کہ دیکہتے ہین
الیک افانت تہدی العمی ولو کانوا لا یبصرون ○ ان
طرف تیرے آیا پس تو راہ دکہلاتا ہے اندہونکو اگرچہ ہون وہ کہ نہ دیکہتے ہون بدرستیکہ
اللہ لا یظلم الناس شیئا ولکن الناس انفسہم یظلمون ○
خدا نہین ظلم کرتا ہے اوپر لوگون کی کسیطرح سی اور لیکن لوگ ہین کہ اوپر نفسون اپنے کی ظلم کرتی ہین
ویوم یحشرہم کان لم یلبثوا الا ساعۃ من النہار یتعارفون
اور یاد کر جسدن کہ جمع کرینگی ہم اونکو گویا کہ نہین رہی تہی وہ دنیا مین مگر ایک ساعت روز سے کہ پہچانتی ہونگی

بينهم قد خسر الذين كذبوا بلقاء الله وما كانوا مهتدين

ایک دن کو بیشک تحقیق زیاں کار ہوئے لوگ کہ تکذیب کی انھوں نے ساتھ ملاقات خدا کی اور نہ تھے راہ پانے والے

وإما نرينك بعض الذي نعدهم أو نتوفينك فإلينا مرجعهم

اور اگر دکھلاویں ہم تجکو بعض اس چیز کا کہ وعدہ کرتے ہیں ان کو یا موت دیں ہم تجکو پس طرف ہماری ہے بازگشت ان کی

ثم الله شهيد على ما يفعلون ۝ ولكل أمة رسول فإذا جاء رسولهم

پس خدا گواہ ہے اوپر اس کے کہ کرتے ہیں وہ ۔ اور واسطے ہر امت کے ایک رسول ہے پس جب کہ آیا رسول ان کا

قضي بينهم بالقسط وهم لا يظلمون ۝ ويقولون متى هذا

[illegible]

الوعد إن كنتم صادقين ۝ قل لا أملك لنفسي ضرا ولا

[illegible]

نفعا إلا ما شاء الله لكل أمة أجل إذا جاء أجلهم فلا يستأخرون

[illegible]

ساعة ولا يستقدمون ۝ قل أرأيتم إن أتاكم عذابه بياتا

[illegible]

أو نهارا ماذا يستعجل منه المجرمون ۝ أثم إذا ما وقع آمنتم به

[illegible]

آلآن وقد كنتم به تستعجلون ۝ ثم قيل للذين ظلموا ذوقوا

[illegible]

عذاب الخلد هل تجزون إلا بما كنتم تكسبون ۝ ويستنبئونك

عذاب ہمیشگی کو نہیں جزا دیے جاتے ہو تم مگر ساتھ اس چیز کی کہ کسب کرتے تھے تم اور پوچھتے ہیں تجھسے

أحق هو قل إي وربي إنه لحق وما أنتم بمعجزين ۝ [illegible]

ایا سچ ہے قرآن کہہ تو ای محمد ہاں قسم ہے رب میری کی تحقیق قرآن ساتھ سچ کے اور نہیں ہو تم عاجز کرنیوالے خدا کے

[illegible]

ولو أن لكل نفس ظلمت ما في الأرض لافتدت به وأسروا الندامة

[illegible]

لما رأوا العذاب وقضي بينهم بالقسط وهم لا يظلمون ۝

[illegible]

ألا إن لله ما في السماوات والأرض ألا إن وعد الله حق ولكن

[illegible]

أكثرهم لا يعلمون ۝ هو يحيي ويميت وإليه ترجعون ۝ يا أيها

[illegible]

الناس قد جاءتكم موعظة من ربكم وشفاء لما في الصدور

[illegible]

وهدى ورحمة للمؤمنين ۝ قل بفضل الله وبرحمته فبذلك

[illegible]

فليفرحوا هو خير مما يجمعون ○ قل أرأيتم ما أنزل الله لكم من

پس چاہیے کہ شاد ہوں وہ کہ وہ بہتر ہی اوس چیز سے کہ جمع کیا اونہوں نے کہہ تو اے محمد آیا دیکھتے ہو تم جو اتارا ہی خدا نے واسطے تمہارے

رزق فجعلتم منه حراما وحلالا قل آلله أذن لكم أم على الله

روزی سے پس کر ڈالتی اوس میں سے کچھ حرام اور حلال کہہ تو اے محمد آیا خدا نے اذن دیا واسطے تمہارے یا اوپر خدا کے

تفترون ○ وما ظن الذين يفترون على الله الكذب يوم القيامة

افترا کرتے ہو تم اور کیسا ہی گمان اون لوگوں کا کہ افترا کرتے ہیں اوپر خدا کی جھوٹ کا بیچ روز قیامت کی

إن الله لذو فضل على الناس ولكن أكثرهم لا يشكرون ○ ع

بدرستیکہ خدا اوپر آدمیوں صاحب رحمت ہی اوپر لوگوں کی اور لیکن اکثر اونکے نہیں شکر کرتے ہیں

قوله فضل الله سات حرف ہیں برابر اوسکا ابہہ سو چہتر ہوتی ہیں نکلی یہہ عبارت یعنی هذا النبوة النبی وهو المصطفی قوله رحمته چہہ حرف ہیں اوکا چہہ سو چہتیس ہوتی ہیں نکلی یہہ عبارات ای محمد علی هو لولاک

وما تكون في شأن وما تتلوا منه من قرآن ولا تعملون من عمل إلا

اور نہیں ہوتا تو اے محمد بیچ کسی کام اور نہیں پڑہتا تو اوس چیز سے کہ نازل کیا خدا نے قرآن سے اور نہیں عمل کرتے تم کسی کام سے مگر

كنا عليكم شهودا إذ تفيضون فيه وما يعزب عن ربك من

ہوتے ہیں ہم اوپر تمہارے گواہ جس وقت کہ مشغول ہوتے ہو تم بیچ اوسکی اور نہیں پوشیدہ ہے رب تیرے سے

مثقال ذرة في الأرض ولا في السماء ولا أصغر من ذلك ولا

بقدر ذرہ کے بیچ زمین کی اور نہ بیچ آسمان کے اور نہ چھوٹا اس سے اور

أكبر إلا في كتاب مبين ○ ألا إن أولياء الله لا

نہ بڑا کہ اس سے مگر بیچ لوح محفوظ کے آگاہ ہو بدرستیکہ دوستان خدا نہیں ہے

ربع

لا خوف عليهم ولا هم يحزنون ○ الذين آمنوا وكانوا يتقون

نہیں ہی خوف اوپر اونکے اور نہ وہ غمگین ہونگے وہ لوگ کہ ایمان لائے اور تھے وہ پرہیزگاری کرتے

لهم البشرى في الحياة الدنيا وفي الآخرة لا تبديل لكلمات الله

واسطے اونکے بشارت ہے بیچ زندگانی دنیا کی اور بیچ آخرت کے نہیں بدل کرتا ہی واسطے کلمات خدا کے

وقف لازم ذلك هو الفوز العظيم ○ ولا يحزنك قولهم إن العزة لله

یہہ بشارت وہی رستگاری بزرگ ہی اور نہ اندوہگین کرے تجھکو اے محمد گفتار اونکی بدرستیکہ عزت واسطے خدا کے

جميعا هو السميع العليم ○ ألا إن لله من في السماوات ومن في

سب وہ خدا سننا ہی جانتا ہی آگاہ ہو بدرستیکہ واسطے خدا کی ہی جو کہ بیچ آسمانوں اور جو کہ بیچ

الأرض وما يتبع الذين يدعون من دون الله شركاء إن يتبعون

زمین کی ہی اور کس چیز کی پیروی کرتی ہیں وہ لوگ کہ بلاتی ہیں سوای خدا کی شریکوں کو نہیں پیروی کرتی وہ

إلا الظن وإن هم إلا يخرصون ○ هو الذي جعل لكم الليل

مگر گمان کی اور نہیں ہیں وہ مگر یہہ کہ دروغ کہتی ہیں وہ خدا ایسا ہی کہ پیدا کیا واسطے تمہاری رات کو

لتسكنوا فيه والنهار مبصرا إن في ذلك لآيات لقوم يسمعون

تاکہ آرام لو تم بیچ اوسکی اور دن کو روشن کیا بدرستیکہ بیچ اوسکی ہر آئنہ نشانیاں ہیں واسطے گروہ کی کہ سنتی ہیں

قالوا اتخذ الله ولدا سبحانه هو الغني له ما في السماوات وما في

کہا اونہوں نے کہ لیا خدا نے فرزند پاک ہی وہ خدا وہ بی نیاز ہی واسطے اوسکی ہی جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کی ہی اور جو کچھ

الأرض إن عندكم من سلطان بهذا أتقولون على الله ما لا

زمین کی ہی نہیں ہی نزدیک تمہاری کوئی حجت ساتھ اسکی آیا کہتے ہو تم اوپر خدا کی اوس چیز کو کہ نہیں

تعلمون ○ قل ان الذين يفترون على الله الكذب لا يفلحون ○

[illegible]

متاع في الدنيا ثم الينا مرجعهم ثم نذيقهم العذاب الشديد

[illegible]

بما كانوا يكفرون ○ واتل عليهم نبأ نوح اذ قال لقومه يا قوم ثلثه ع

[illegible]

ان كان كبر عليكم مقامي وتذكيري بآيات الله فعلى

[illegible]

الله توكلت فاجمعوا امركم وشركاءكم ثم لا يكن امركم عليكم غمة

[illegible]

ثم اقضوا الي ولا تنظرون ○ فان توليتم فما سألتكم من اجر ان

[illegible]

اجري الا على الله وامرت ان اكون من المسلمين ○ فكذبوه

[illegible]

فنجيناه ومن معه في الفلك وجعلناهم خلائف واغرقنا

[illegible]

الذين كذبوا بآياتنا فانظر كيف كان عاقبة المنذرين ○

[illegible]

ثم بعثنا من بعده رسلا الى قومهم فجاءوهم بالبينات فما كانوا

[illegible]

ليؤمنوا بما كذبوا به من قبل كذلك نطبع على قلوب المعتدين ○

[illegible]

ثم بعثنا من بعدهم موسى وهارون الى فرعون وملائه بآياتنا

[illegible]

فاستكبروا وكانوا قوما مجرمين ○ فلما جاءهم الحق من عندنا

[illegible]

قالوا ان هذا لسحر مبين ○ قال موسى اتقولون للحق لما جاءكم

[illegible]

اسحر هذا ولا يفلح الساحرون ○ قالوا اجئتنا لتلفتنا عما

[illegible]

وجدنا عليه آباءنا وتكون لكما الكبرياء في الارض وما

[illegible]

نحن لكما بمؤمنين ○ وقال فرعون ائتوني بكل ساحر عليم

[illegible]

فلما جاء السحرة قال لهم موسى القوا ما انتم ملقون ○ فلما القوا

[illegible]

قال موسی ما جئتم به السحر ان الله سیبطله ان الله لا یصلح

کہا موسی نے وہ چیز کہ لائے ہو تم اوسکو جادو ہے بدرستیکہ خدا قریب ہے کہ باطل کر ڈالے اسکو بدرستیکہ خدا نہیں اصلاح کرتا

عمل المفسدین ○ و یحق الله الحق بکلماته و لو کره المجرمون ○ ع

عمل مفسدونکا اور ثابت کرتا ہی خدا حق کو ساتھ سخنان اپنی کی اگرچہ کراہت کریں گنہگار لوگ

قوله قل بفضل الله و برحمته حضرت امام محمد باقر سے منقول ہی کہ مراد فضل سے حضرت رسالت صلی الله علیه و آله ہیں اور مراد رحمت سے علی بن ابیطالب علیه السلام ہیں قوله الا ان اولیاء الله الآیه ابو سعید خدری نی سید عالم صلی الله علیه و آله سے استفسار کیا کہ دوستان خدا کون لوگ ہیں فرمایا کہ وہ لوگ ہیں کہ جنکی دیکھنی سے خدا یاد آوی اور طریقہ اونکی کو لوگ اختیار کریں اور جناب امیر المومنین علیه السلام سے لوگون نی صفت اولیا پوچھی فرمایا کہ وہ لوگ ہیں کہ شب بیدار رہتی ہیں اور خوف الٰہی سے اشک بہاتی ہیں اور شاہد عبرت ہای روزگار سے منہہ اونکی زرد ہوگئی ہوں اور بسبب بسیاری گرسنگی کی کہ روزہ رکھتی ہیں شکم اونکی بہ پشت چسپیدہ ہوگئی ہون اور زیادتی تشنگی سے لب اونکی خشک رہی ہون اور علی بن الحسین زین العابدین علیه السلام سے بھی فرمایا کہ اولیای خدا وہ لوگ ہیں کہ ادای فرائض کریں اور سنت نبوی پر ہمیشگی کریں اور اجتناب محارم سے کریں اور رغبت آخرت ہون اور کنارہ دنیا سے اور کسب حلال سے معیشت کریں اور مال کو شرعیہ تفاخرہ کریں اور زکوۃ اور خمس دین اور حق تعالی بسبب ان صفات حسنہ کی کسب نیکی میں برکت دیتا ہی اور بآخرت درجات عالیات میں جگہ دیتا ہی اور منقول ہی کہ جناب رسول صلی الله علیه و آله سے پوچھا لوگون نی کہ ولی خدا کون ہی حضرت نی دست مبارک پر دوش امیر المومنین پر رکھا اور فرمایا کہ هذا ولی الله یعنی یہہ ہی ولی خدا قوله لهم البشری الآیه

فوقی

الآیه اس آیه میں چند اقوال ہیں ایک یہہ ہی کہ مراد بشارت زندگانی سے وہ زندگانی ہی کہ خدا نی بیچ قرآن کی بیان کیا ہی اوپر اعمال صالح کی مثل اس آیه کی و بشر الذین آمنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم اور دوسرا یہہ ہی کہ بشارت دنیا ملائکہ کا وقت حضور نزدیک مرگ کی اس طرح سے کی لا تخافوا و لا تحزنوا و ابشروا بالجنة اور تیسرا یہہ ہی کہ خواب نیک کا دیکھنا کہ مومن دنیا میں اپنی مرتبہ اعلی کا دیکھتا ہی اور بشارت آخرت سے وہ بشارت ہی کہ بوقت خروج قبر فرشتی بشارت دین گی جنت کی اور یہہ روایت منقول ابو جعفر علیه السلام سے ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ کشادہ کیا جاتا ہی دروازہ بیچ قبر کی طرف جنت کی پس وہ مشاہدہ کرتا ہی مراتب جنت کو اور منازل اپنی کو اور عقبہ بن خالد نی ابی عبد الله علیه السلام سے روایت کی ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ ای عقبہ حق تعالی روز قیامت میں کسی دین کو قبول نہیں کرتا مگر اس دین کو کہ تم جسپر ہو اور بہشت میں تمہاری مراتب اعلی نعمتین مہیا کی ہیں کہ کسی چشم نی نہ دیکھا ہوا اور خاطر میں خطور نہ کیا ہو اور بندہ مومن دنیا میں دیکھنی کا تا اینکہ روح اوسکی برگ گردن تک پہنچی بعد اوسکی اس آیه کو تلاوت فرمایا الذین آمنوا و کانوا یتقون

فما آمن لموسی الا ذریة من قومه علی خوف من فرعون و

پس ایمان لائے ساتھ موسی کی مگر اولاد قوم موسی سے اوپر خوف کی فرعون سے اور

ملائهم ان یفتنهم و ان فرعون لعال فی الارض و انه

سرداران کی سے تاکہ پھیر دیوے انکو دین سے اور بدرستیکہ فرعون البتہ سرکشی ہی بیچ زمین کی اور بدرستیکہ وہ

لمن المسرفین ○ و قال موسی یا قوم ان کنتم آمنتم بالله

البتہ مسرفون سے ہی اور کہا موسی نے ای قوم میری اگر ہو تم کہ ایمان لائے ہو ساتھ خدا کی

فعليه توكلوا إن كنتم مسلمين ۝ فقالوا على الله توكلنا

پس اوپر خدا کے بھروسا کرو تم اگر ہو تم کہ مسلمان اگر ہو ایسے ہو پس کہا اونہون نے کہ اوپر خدا کے توکل کیا ہمنے

ربنا لا تجعلنا فتنة للقوم الظالمين ۝ ونجنا برحمتك من

اے رب ہمارے نہ کر ہمکو محل آزمائش واسطے ایک گروہ ستمگاروں کی اور خلاصی دی ہمکو ساتھ مہربانی اپنی کے

القوم الكافرين ۝ وأوحينا إلى موسى وأخيه أن تبوءا لقومكما

گروہ کافروں سے اور وحی کی ہمنے طرف موسی کی اور بھائی اوسکی کی یہ کہ لو تم واسطے قوم اپنی کی

بمصر بيوتا واجعلوا بيوتكم قبلة وأقيموا الصلوة وبشر المؤمنين

بیچ شہر مصر کی خانہا اور کرو تم گھروں اپنے کو مسجد اور برپا رکھو نماز کو اور بشارت دے تو مومنوں کو

وقال موسى ربنا إنك آتيت فرعون وملأه زينة وأموالا

اور کہا موسی نے کہ اے پروردگار ہمارے بیشک دیا تونے فرعون اور قوم اوسکی کو زینت اور مال

في الحيوة الدنيا ربنا ليضلوا عن سبيلك ربنا اطمس على

بیچ زندگانی دنیا کی اے پروردگار ہمارے تاکہ گمراہ کریں وہ لوگوں کو راہ تیری سے اے پروردگار ہمارے اثر محو کر بیچ اوپر

أموالهم واشدد على قلوبهم فلا يؤمنوا حتى يروا العذاب

اموال اونکی کی اور مہر کر اوپر قلوب اونکی کی پس نہ ایمان لاوین وہ تا اینکہ دیکھیں وہ عذاب

الأليم ۝ قال قد أجيبت دعوتكما فاستقيما ولا تتبعان

دردناک کو کہا خدا نے تحقیق کہ قبول کی گئی دعا تمہاری پس مستقیم رہو تم اور پیروی مت کرو بیچ راہ

سبيل الذين لا يعلمون ۝ وجاوزنا ببني إسرائيل البحر

راہ اون لوگوں کی کہ نہیں جانتے ہیں اور نجات دی ہمنے فرزندان یعقوب کو دریا سے

فأتبعهم فرعون وجنوده بغيا وعدوا حتى إذا أدركه

دریا سے پس پیچھا کیا اونکی واسطے فرعون اور لشکر اوسکی کو واسطے ستم کی اور تجاوز کی تا اینکہ پایا اوسکو

الغرق قال آمنت أنه لا إله إلا الذي آمنت به بنو إسرائيل

غرق نے کہا فرعون نے کہ ایمان لایا میں یہ بیشک وہ خدا نہیں ہے کوئی معبود مگر جس پر کہ ایمان لائے ساتھ اوسکے بنی اسرائیل

وأنا من المسلمين ۝ آلآن وقد عصيت قبل وكنت من

اور میں مسلمانوں سے ہوں کیا اب ایمان لایا تو حالانکہ تحقیق نافرمانی کی تونے آگے اس سے اور تھا

المفسدين ۝ فاليوم ننجيك ببدنك لتكون لمن خلفك

مفسدوں سے پس آج کی دن خلاص کرتے ہم فرعون بدن تیرے کو تاکہ ہو تو واسطے اونکے جو پیچھے

ع آية وإن كثيرا من الناس عن آياتنا لغافلون ۝

نشانی عبرت کی اور بدرستیکہ بہت لوگ آیات ہماری سے بیخبر ہیں قولہ فما

آمن لموسى إلا ذرية من قومه الخ تفسیر ابو الفتح میں مذکور ہے کہ اول حق تعالی نے موسی کو

حکم کیا کہ بنی اسرائیل کو زمین مصر سے خارج کر موسی نے اس حکم سے اونکو آگاہ کیا بعد اسکے

جواہر اور زیور کہ قبطیوں سے بہانہ عروسی لیا تھا اوسکو لیکر شہر سے باہر گئے حق تعالی نے اون شب کو

دراز کیا اور خواب کو غالب کیا تا اینکہ قبطی جاگے اور بنی اسرائیل چھ سو

آدمی تھے سوای ستر برس اور بیس برس کی عمر سے زیادہ اور اوس شب کو اکثر سرای قبطیوں

میں لڑکی مر گئی اور بہت مشغول ہوئے تجہیز اور تکفین میں کوئی حال دوسرے کا بیان تھا

اور حال بنی اسرائیل سے آگاہ نہ ہوئے تا شب بلکہ سوئے اور صبحکو بیدار ہوئے اور انتظاری بنی اسرائیل

کرتے تھے تا بر عادت انکی آوین اور کار وبار میں مشغول ہوں کوئی اون میں سے نہ آیا

اور کہرون ذکی مین کنی کسیکو نہ پایا نزدیک فرعون کی جا کر اس حال سی اگاہ کیا فرعون
غضب مین آیا اور لشکر اپنی کو جمع کیا اور بعوض فی ہزار رجہ لاکہہ آدمی تعاقب کی ہمراہ لئی اور
روانہ ہوا کہ مجموعہ لشکر اوسکا ایک کروڑ اور پچیس لاکہہ تہا اور محمد بن کعب سی منقول ہی
کہ اوسکی لشکر مین لاکہہ اسپ سیاہ تہی سوای گہوڑیون ابلق کی اور جماعت خواص فرعون سی تہی اور
وجہ اسکی یہہ تہی کہ شعار فرعون کا جامہ سیاہ اور اسپ سیاہ تہا ہر گاہ کہ بنی اسرائیل کنارہ
دریای قلزم کی پہنچی عقب اپنی مقدمہ لشکر فرعون کو ساتہ لاکہہ آدمی سی آتے دیکہا بنی اسرائیل نی موسی
سی عرض کی کہ چارہ اب کیا ہی کہ آگی دریای خار اور پیچہی لشکر خونخوار بیشمار اگر دریا مین
جاتی ہین غرق ہوتی ہین اگر توقف کرتی ہین کشتہ ہوتی ہین موسی نی فرمایا کہ ہماری ساتہہ
ہمارا رب ہی کہ راہ نمائی کری پس حق تعالی نی موسی کو وحی کی کہ عصا اپنا دریا پر مار جبکہ موسی نی عصا کو دریا پر مارا
بارہ راہین بعدد فرزندان بنی اسرائیل کی پیدا ہوئین ہر گاہ تہوڑی سی راہ قطع کی کہا اونہون نی کہ
خبر ہم کو اعمام اپنی سی نہین رکہتی ہین مبادا وہ غرق ہوں حق تعالی نی حکم کیا پانی مین شکل طاقون کی
روشندان ہو جائین اور ایک دوسرکو دیکہتی تہی ہر گاہ کہ لشکر موسی داخل ہوا مقدمہ لشکر فرعون
کنارہ پر پہنچا فرعون نی دیکہا کہ دریا مین طاق طاق ہو گئی ہین اور راہ ہای خشک پیدا ہوئی ہین ڈرا
اور جانا کہ یہہ آیات خدا سی ہین لشکریان فرعون نی کہا کہ ہم بہی اسی راہ سی چلین فرعون تامل
کرتا تہا جبرئیل گہوڑی پر سوار ہو کر آگی اسپ فرعون کی دریا مین داخل ہوئی اسپ فرعون نی
سرکشی کی تعقب گہوڑی کا کیا ہر چند لگام اوسکی کہینچی فرمان داری اوسنی نکی تا اینکہ دریا مین
لی گیا ہر گاہ فوج نی دیکہا کہ فرعون دریا مین داخل ہوا ہمراہ اوسکی سب یکبارگی داخل دریا ہوئی
تفسیر مدارک مین اور تبیان وغیرہ مین مذکور ہی کہ ایک روز جبرئیل بصورت مرد دیوان فرعون

فرعون کی پاس آئی اور یہہ کہا کہ مین ایک دور و دراز سی آتا ہون مجہی مطلب استفسار ایک مسئلی کا اور
ایک رقعہ باین مضمون فرعون کو دیا کہ حکم میر کیا ہی حق اس غلام کی مین کہ نشو و نما پایا ہو وہ نعمت
مین اور آقا اوسکی نی سار غلامون اپنی سی ممتاز کیا ہو اور وہ شخص کفران نعمت اختیار کری اور
دعوی آقائی کری اور فرمان مالک اپنی سی سرکشی کری فرعون نی بدستخط خود ذیل فتوی مین لکہا کہ
ابو العباس ولید بن مصعب کہتا ہی کہ سزا ایسی بندی کی کہ اطاعت سی آقا اپنی کی خارج ہوا اور
کفران نعمت اوسکی کری یہہ ہی کہ اوسکو دریا مین غرق کری جبرئیل نی وہ خط کو لی لیا
اور مجلس اوسکی سی باہر گئی اوس وقت کہ فرعون گرداب فنا مین آیا اظہار ایمان کیا جبرئیل نی
اوس خط کو دکہلایا اور کہا کہ یہہ دستخط تیرا ہی کہا اوسنی کہ آری بعد اسکی جبرئیل نی کہا کہ
تیری فتوی پر عمل کیا ہی منقول ہی ہر گاہ کہ فرعون اور قوم اوسکی غرق ہوئی بنی اسرائیل
کو غرق فرعون مین خدشہ ہوا حق تعالی نی جسم فرعون کو مع لباس کی برظاہر کیا تا اینکہ
بنی اسرائیل نی جسم فرعون کو دیکہا کہ دریا مین موج مارتا ہی تا اینکہ کنارے پر پہنچا بعد اسکی
تسلی موسی اور انکو ہوئی زاد المسیر مین لکہا ہی کہ نقشائی تمام فرعون کہ مصر مین تہی غرق فرعون کی بعد گر گئی
اور کہتی تہی کہ جزیرہ ہای بحر مین … مشغول ہی حق تعالی نی بہیجی دریا کو کہ فرعون کو
کنارہ دریا پر پہینک دی تا اہل مصر دیکہین مطابق حکم الہی کی دریا نی اوسکو … لا اطراح کی …

وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ

اور ہم نی جگہہ دی بنی اسرائیل کو جگہہ اچہی … ملک شام اور بیت المقدس اور روزی دی انکو چیزین پاکیزہ …

فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّى جَاءَهُمُ الْعِلْمُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

پس اختلاف کیا اونہون نی تا اینکہ آیا اونکو علم توریت کا … بیشک پروردگار تیرا حکم کریگا درمیان اونکی دن قیامت کی …

فيما كانوا فيه يختلفون ۝ فان كنت في شك مما انزلنا

بیچ اوس چیز کے کہ تھے وہ بیچ اوسکی اختلاف کرتے پس اگر ہی تو بیچ شک کے بالفرض اوس چیز کے کہ نازل کیا ہم نے

اليك فسئل الذين يقرءون الكتاب من قبلك لقد

طرف تیرے ای محمد پس سوال کر تو اون لوگون سے کہ پڑھتے ہین کتاب کو [illegible]

جاءك الحق من ربك فلا تكونن من الممترين ۝ ولا تكونن

آیا تجکو حق رب تیرے سے پس نہ ہو تو شک کرنیوالون سے اور نہ ہو تو

من الذين كذبوا بايات الله فتكون من الخاسرين ۝

اون لوگون سے کہ تکذیب کی اونہون نے آیات خدا کی پس ہوگا تو زیان کارون سے

ان الذين حقت عليهم كلمت ربك لا يؤمنون ۝ و

ہر آئینہ وہ لوگ کہ واجب ہوا ہے اوپر اونکے حکم پروردگار تیرے کا کہ [illegible] کہ نہ ایمان لاوینگے وہ اور

لو جاءتهم كل اية حتى يروا العذاب الاليم ۝ فلولا كانت

اگرچہ آئی اونکو کوئی آیت تا اینکہ دیکھیں عذاب دردناک پس کیون نہ تھے

قرية امنت فنفعها ايمانها الا قوم يونس لما امنوا كشفنا

اہل قریہ کہ ایمان لاوین پس نفع دیوے اونکو ایمان اونکا مگر قوم یونس کی جسوقت کہ ایمان لائے وہ دور کیا ہمنے

عنهم عذاب الخزي في الحيوة الدنيا ومتعناهم الى حين ۝

اون سے عذاب رسوائی کو بیچ زندگانی دنیا کی اور فائدہ مند کیا ہمنے اونکو تا اجل

ولو شاء ربك لامن من في الارض كلهم جميعا افانت

اور اگر چاہتا پروردگار تیرا ہر آئینہ ایمان لاتے وہ جو بیچ زمین کی ہین سب کے سب آیا پس تو

افانت تكره الناس حتى يكونوا مؤمنين ۝ وما كان

آیا پس تو اکراہ کرتا ہی لوگونکو تا اینکہ ہوویں وہ ایمان لانیوالے اور نہیں ہے

لنفس ان تؤمن الا باذن الله ويجعل الرجس على الذين

واسطے کسی نفس کے یہہ کہ ایمان لاوے مگر ساتھ توفیق خدا کے اور گردانتا ہے عذاب کو اوپر اون لوگونکی

لا يعقلون ۝ قل انظروا ماذا في السموات والارض

کہ نہیں سمجھتے ہین کہہ تو ای محمد کہ دیکھو تم کیا ہے بیچ آسمانون اور زمین کے

وما تغني الايات والنذر عن قوم لا يؤمنون ۝ فهل

اور نہیں دفع کرتی آیتیں اور کلام خوف اوس گروہ سے کہ نہیں ایمان لاتے پس نہیں

ينتظرون الا مثل ايام الذين خلوا من قبلهم قل فانتظروا

امید رکھتے یہہ مشرک کہ مثل اون ایام کے کہ ہلاک ہوئی کفار کہ گذرے ہیں آگے اونکے کہہ تو ای محمد پس منتظر رہو تم

اني معكم من المنتظرين ۝ ثم ننجي رسلنا والذين امنوا

ہر آئینہ میں ساتھ تمہارے انتظار کرنیوالون سے پس نجات دیتے ہیں پیغمبرون اپنے کو اور اون لوگونکو کہ ایمان لائے

ع كذلك حقا علينا ننج المؤمنين ۝

اسیطرح سے سزاوار ہے اوپر ہمارے کہ نجات دین ہم مومنون کو

فائدہ فان كنت في شك مما انزلنا الآیہ معنی اسکی مین چند قول مین اول یہہ

کہ یہہ خطاب شامل ہی پیغمبر اور خلق کو بنابر اسکی آیہ یہہ ہی ان كنتم في شك

فاسئلوا اور دلیل اسپر قول حق تعالی ہی کہ بیچ آخر اس سورہ کی ہی يا ايها الناس ان كنتم

في شك من ديني الخ اور دوسرا یہہ ہی کہ خطاب طرف جناب نبی کی ہی اگرچہ شک میں [illegible]

تھا اونھوں نے اور حق تعالی بھی جانتا تھا کہ یہہ شک کرنیوالا نہیں ہے لیکن کلام عرب
کا ہے مثل قول قائل کی واسطے بندے اپنے کی اِنْ کُنْتَ عَبْدِیْ فَاَطِعْنِیْ یعنی اگر ہے تو
بندہ میرا پس اطاعت کر تو میری بنابر اسکی اول یہہ ہوئی لَوْ کُنْتَ فِیْ شَکٍّ
فَسْئَلِ الَّذِیْنَ الخ اور تیسرا یہہ ہے کہ معنی اس آیت کی یہہ ہیں کہ اگر ہے تو اے
سننے والے بیچ شک کی اوس چیز سے کہ نازل کی ہم نے طرف تیری اوپر زبان نبی ہماری محمد
کی پس اس صورت میں خطاب غیر نبی کی طرف ہے اور چوتھا یہہ ہے کہ ان معنی ما کی ہے لیکن واسطے
اطمینان تیری کی کہتے ہیں ہم مثل اس قول کی کہ حق ابراہیم میں نازل ہوا ہے اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ
لِیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ قولہ کَلِمَةُ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ مراد کلمہ رب سے یہہ ہے کہ لوح محفوظ میں
لکھا گیا ہے کہ یہہ کفر پر مرینگے یا دوزخ میں ہمیشہ رہینگے اور ملائکہ کو اس سے آگاہ کیا تھا اور
بعضوں نے کہا ہے کہ معنی کلمہ کی یہہ ہیں لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ الخ قولہ اِلَّا قَوْمَ یُوْنُسَ لَمَّا اٰمَنُوْا
اور کیفیت اس قصہ کی بنابر روایات صحیحہ کی مجملا یہہ ہے کہ حق تعالی نے یونس کو طرف اہل نینوی
کہ وہ زمین موصل میں مشہور ہے بھیجا اور ایک مدت وہ نہوں نے اونکو طرف اسلام کی دعوت کی اور وہ
ایمان نہ لائے اور بہت سی ایذا دی آخر یونس نے شکایت اونکی خدا سے کی حق تعالی نے فرمایا کہ
اے یونس قوم اپنی کو آگاہ کر کہ اگر آج سے تین دن میں ایمان نہ لاوینگے عذاب تم پر نازل ہوگا
یونس نے مطابق فرمودہ الہی آگاہ کیا اور آپ اون میں سے باہر گئے اور ایک شگاف کوہ میں
پنہاں ہوئے ہرگاہ روز سوم کہ ہنگام وعدہ عذاب تھا پہونچا حق تعالی نے مالک دوزخ کو حکم کیا کہ ایک
ایک بال کی سموم دوزخ سے اس قوم پر بہیج مالک دوزخ مطابق فرمان الہی بجالایا اور سموم دوزخ
کو بصورت ابر سیاہ ساتھہ دود غلیظ کی اور شرارہ آتش کی گرد شہر نینوی کا گھیر لیا ہرگاہ

قوم یونس صبح کو اوٹھی اور عذاب کو دیکھا ترسان اور لرزان ہوئی اور بطلب
صدق گفتار یونس کو متوجہ طرف بادشاہ اپنی کی ہوئی اور تدبیر دفع اس عذاب کی اوس سے
درخواست کی ہرگاہ کہ وہ مرد عاقل تھا اوسنے کہا کہ حضرت یونس کا تفحص کرو ہر چند کہ تفحص
کیا اونکو نہ پایا بادشاہ نے کہا کہ اگر گیا تو وہ خدا کہ جسکی طرف دعوت کرتا تھا وہ باقی ہے کہ
شنوا ہے اور دانا ہے آؤ ہم اور تم سب صحرا کو چلیں اور عجز و شکستگی اور تضرع اور
زاری طرف درگاہ باری کی مناجات کریں ہم تا شاید کہ حق تعالی ہم پر رحم کرے بعد اسکے
سر و پا برہنہ متوجہ صحرا ہوئے اور لباس ٹاٹ پہن لیا اور اطفال کو اونکی ماؤں سے جدا کیا اور
چارپاؤں کو بھی اسی طرح سے کیا اور یکبارگی خروش اور فریاد کیا اور اظہار ایمان کیا
جسطرح سے کہ حضرت یونس کہتے تھے اور اسی حال پر رہے اول ذی الحجہ سے دسویں محرم تک بعد اسکے
بادشاہ نے سجدہ کیا اور دعا کی کہ خداوندا ہم چاہتے تھے کہ یونس کو دفع اس عذاب میں شفیع بنا
کریں لیکن بسبب شامت گناہ ہمارے کی ہم سے جدا ہوئے اب ہم نے رجوع طرف درگاہ تیری کی کی
اور بتصدیق تمام اقرار وحدانیت تیری کا کرتے ہیں ہم خدایا ساتھہ رحمت واسعہ اپنی کی اور
ساتھہ جاہ اور منزلت یونس کی اس عذاب کو ہم سے دفع کر اور ہر ایک ساتھ انواع مختلف
تضرع اور زاری کرتی تھی کہ ایک پیر بس بقیہ علما اونمیں سے تھا کہا اوسنے کہ تم اسطرح سے
دعا کرو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ وَیَا حَیُّ مُحْیِ الْمَوْتٰی یَا حَیُّ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اَنْتَ تا عذاب تم سے دفع ہو سب مطابق کہنے اوسکی کی عمل میں لائے اور ساتھہ برکت
ان کلمات کی عذاب اون سے دفع ہوا القصہ روز چہلم کہ روز جمعہ تھا اور روز عاشورا
تھا آثار سحاب عذاب کی دفع ہوئے ہرگاہ یونس آئے اور دفع عذاب کو دیکھا عجب

ہوی اور وہ اسی جلتا اسکے کنارہ دریا پر پہنچی ایک کشتی کو دیکھا کہ وہ اسی روانہ ہوا چاہتی
ہی سوال کیا کہ مجھی سوار کرلو پس سوار کرلیا ہر گاہ وہ کشتی وسط دریا میں پہنچی حق تعالی
نی ایک مچھلی بزرگ کو بھیجا پس اہل کشتی نی بالکلیہ قرعہ ڈالی ہر مرتبہ تیر باسم یونس نکلا پس
یونس کو دریا میں ڈال دیا اور مچھلی نی یونس کو نگل لیا اور بعضوں نے کہا ہی کہ ملاحوں نی قرعہ
ڈالا اور آپس میں کہا کہ کوئی بندہ بھاگا ہی پس قرعہ سات مرتبہ نام یونس نکلا اوس وقت
یونس نی کہا کہ میں بندہ گریختہ ہوں اور اپنی تئیں پانی میں ڈال دیا اور مچھلی نی نگل لیا پس حق
حق تعالی نی طرف مچھلی کی کی کہ نہ ایذا دیجیو بال اسکی کو اور طعام تیرا انہیں مقرر کیا ہی انکو
پس ہی شکم اوسکی میں کئی دن اور بعضوں نے کہا ہی کہ سات روز اور بعضوں نی کہا ہی کہ چالیس دن
منقول ہی کہ ایک یہودی نی امیر المومنین علی علیہ السلام سی سوال کیا قید خانہ سی کہ سیر صاحب اپنی
اطراف میں میں پھر حضرت نے فرمایا کہ ای یہودی وہ مچھلی ہی کہ یونس کو اپنی شکم میں لیکر دریا کی
قلزم میں داخل ہوئی اور نکل جاکر مصر میں اور وہاں بحر طبرستان میں آئی اور بعد اسکی نکل جا کے
دجلہ میں بعد اسکی شکم ماہی سی باہر آئی اور روز کہ یونس کا شکم حوت میں تھا کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ حق تعالی نی برکت اسکی سی اونکو نجات دی اور کنارہ
دریا میں اونکو ڈالدیا اور پیچی ایک درخت کدو کی رہی تا اینکہ طاقت ہوئی بعد اسکی وہ درخت خشک ہوگیا
حضرت یونس رونی لگی حق تعالی نی وحی کی طرف انکی کہ تو روتا واسطی ایک درخت کی کہ خشک ہوگیا ہی اور
نہ رویا واسطی جم غفیر کی کہ قریب لاکھ کی تھی یا زیادہ تھی رو دیا بعد اسکی یونس اپنی قوم میں آئی اور دعا
اور ایمان لائے تتمہ اور بھی تکملہ رکوع ۵ سپارہ یازدہم ہو مع الآیات چھ حرف میں بیانہ اسکی میں
تھہر ہوئی میں نکل دس سی یہ عبارت ہٰؤلاء علی بن ابی طالب و الٰہ الا ہو ذکر کیا

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ دِينِي فَلَا أَعْبُدُ
کہہ تو ای محمد کہ اوآدمیان اگر ہو تم بیچ شک کی دین میری کی پس نہیں عبادت کرتا ہوں
الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ أَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ
انکی کہ عبادت کرتی ہو تم ورای خدا کی اور لیکن عبادت کرتا ہوں میں اوس خدا کی ایسا خدا کہ وفات دیتا ہی تمکو
وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ
اور حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ ہوں میں ایمان لانے والوں سی اور یہ کہ راست کر منہ اپنا کو
لِلدِّينِ حَنِيفًا وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ
واسطی دین تیری کی درحالیکہ وہ خالص اور نہ ہو تو مشرکوں سی اور نہ بلا تو ورای
اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ
خدا کے کہ نہیں نفع دیتا ہی تجکو اور نہ ضرر کرتا ہی تجکو پس اگر کری تو پس بیشک تو اوس ہنگام میں
الظَّالِمِينَ ۝ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا
ستمکاروں سے ہوگا اور اگر پہنچے تجکو جانب خدا سے کوئی ضرر پس نہیں ہے کوئی دفع کرنے والا اوس کا مگر
هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ
وہ خدا اور اگر چاہی ساتھ تیری بہتری کو پس نہیں ہے کوئی رد کرنے والا فضل اسکی کو پہنچاتا ہی فضل اپنا جس کسی کو چاہتا ہی
مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ
بندوں اپنی سے اور وہ خدا بخشنے والا مہربان ہے کہہ تو ای محمد اگر وہ آدمیان تحقیق کہ
جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَنْ
آیا تمکو حق نزدیک رب تمہاری کے پس جس شخص نے ہدایت پائی پس بیشک ہدایت پائی واسطے نفس اپنی کے اور جس

ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَا اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ○ وَاتَّبِعْ مَا
گمراہ ہوا سو اپنے ہی برے کو گمراہ ہوا اور میں نہیں ہوں تم پر نگہبان اور پیروی کر تو اوسکی جو حکم
يُوْحٰى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ ○ ع
کیا وحی کی گئی طرف تیرے اور صبر کر تو تا اینکہ حکم کرے خدا اور وہ بہتر حکم کرنے والوں کا ہے

اٰيَاتُهَا كَلِمَاتُهَا سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ حُرُوْفُهَا رُكُوْعُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
سورہ ہود کی ہے اور اس میں ایک سو تئیس آیتیں ہیں

الٓرٰ كِتَابٌ اُحْكِمَتْ اٰيَاتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ
میں ہون خدا دیکھتا یہ کتاب ہے کہ محکم کی گئی آیتیں اوسکی پھر بیان کی گئی نزدیک حکمت والے خبردار کے
اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰهَ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا
کہ نہ عبادت کرو تم مگر خدا کی بیشک میں واسطے تمہارے جانب سے اوسکی ڈرانے والا ہون اور خوشخبری دینے والا اور یہ کہ بخشش مانگو
رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ
رب اپنے سے پھر توبہ کرو تم طرف اوسکی کہ فائدہ دیوے گا تمکو فائدہ نیک مدت مقرر تک اور دیوے خدا
كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ
ہر ایک صاحب فضل کو ثواب اوسکا اور اگر منہ پھیرو تم پس تحقیق کہ میں ڈرتا ہون اوپر تمہارے عذاب
يَوْمٍ كَبِيْرٍ ○ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ اَلَاۤ اِنَّهُمْ
روز بزرگ سے طرف خدا کی ہی ہے رجوع تمہارا اور وہ خدا اوپر ہر شے کے قادر ہے آگاہ ہو بیشک وے

حمٓ

اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ اَلَا حِيْنَ
موڑتے ہیں سینے اپنے تاکہ چھپاوین وے اوس سے آگاہ ہو جسوقت
يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ
اوڑھتے ہیں کپڑے اپنے جانتا ہے خدا جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں تحقیق وہ جاننے والا ہے سینوں کی باتوں کا

الجزء الثاني عشر

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا
اور نہیں کوئی چلنے والا بیچ زمین کی مگر اوپر خدا کے ہے روزی اوسکی
وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ○
اور جانتا ہے جای قرار اوسکی اور جای امانت اوسکی سب بیچ لوح محفوظ کے ہے
وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ
اور وہی خداوند ہے کہ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو بیچ چھ روز کی اور تھا
عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَلَئِنْ قُلْتَ
عرش اوسکا اوپر پانی کی تاکہ آزماوے تمکو کون تم میں سے بہتر ہے از روی عمل کی اور اگر کہی تو تحقیق
اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا
بیشک تم اوٹھائے جاؤ گے پیچھے مرگ کی ہراینہ کہیں گے وہ لوگ کہ کافر ہوے
اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ
نہیں یہ مگر جادو روشن اور اگر تاخیر کرینگے ہم اون سے عذاب کو
اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ
ساتھ گنی ہوئی مدت کے ہراینہ کہیں گے کیا چیز روکتی ہے اوسکو آگاہ ہو جس روز آوے گا اون پر نہ

ع ۱

مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ

پہیرا جاوی گا عذاب اونسے اور احاطہ کریگی اونکو وہ چیز کہ تہی وہ ساتہہ اوسکی استہزا کرتے

ابی بن کعب نے سید عالم سے روایت کی ہی جو کوئی کہ اس سورہ کو پڑہی حق تعالی بعدد تصدیق
نوح اور ہود اور صالح اور شعیب اور لوط اور ابراہیم اور موسی کی اور بعدد تکذیب انکی کی
انکی واسطی لکہی جاتی ہین اور روز قیامت مین سعید و متقی ہوگا اور عیاشی نی حسن بن علی
سی روایت کی ہی کہ ابی جعفر نی فرمایا ہی کہ جو شخص پڑہی سورہ ہود کو ہر جمعہ کو مبعوث کریگا خدا
اوسکو روز قیامت مین بیچ گروہ انبیا کی اور حساب کیا جایگا بحساب سہل اور نہ دیکہا
جایگا اوسکی نامہ عمل کا کوئی سیئہ اور ثعلبی نی روایت کی ہی ابی اسحاق سی کہ پوچہا کسیا
یا رسول اللہ کہ پیری نی جلدی آپ مین اثر کیا فرمایا بوڑہا کیا مجہکو سورہ ہود نی اور بروایت
انس سورہ حاقہ اور سورہ واقعہ اور سورہ عم یتساءلون اور بیچ ایک حدیث کی تشبیہ
کی اسواسطی کہ ان سورونمین شدائد قیامت اور اہوال اوسکی بہت سی بیان ہوئی ہین اور
اس سورہ مین حکم ہوا ہی فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ یعنی مستقیم ہو جسطرحسی کہ حکم کیا گیا
ہی قولہ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ الخ معنی اسکے مین کئی وجہین ہین ایک یہہ ہی کہ محکم کی گئی
ہین آیتین اسکی اور نہین منسوخ ہوئی اور نہین کوئی آیت جسطرحسی کہ منسوخ ہوئی کتب اور شرایع بعد اسکے
مفصل کی گئین ساتہہ بیان کرنی حلال اور حرام اور سائر احکام کے اور دوسرے
یہہ ہی کہ محکم کی گئی ہین آیتین اوسکی ساتہہ امر و نہی کی اور مفصل کی گئی ہین ساتہہ وعد
اور وعید اور ثواب اور عقاب کے اور تیسری یہہ ہی کہ محکم کی گئی آیتین اوسکی ساتہہ اور
تفریق کی گئی مین بیچ نازل کرنی کی کہ ایک آیہ بعد ایک آیہ کی نازل کی گئی تا کہ مکلف کو سہل ہو

ہو فکر اور اوسمین اور چوتہی یہہ ہی کہ محکم کی گئی ہین آیتین اوسکی از راہ نظم اور فصاحت کی اور اسلئے معجز
ہو بعد اوسکی تفصیل کی گئی ساتہہ شرح اور فوائد کی اور پانچوان یہہ ہی کہ استوار کی گئی ہین
آیتین اوسکی کہ باطل اور خلل کو اوسمین راہ نہین ہی اور تفصیل کی گئی ہین وہ آیتین اسطرح سی
کہ گردانی گئین بعض اوسکی بعض پر قولہ ذِي فَضْلٍ ابن مسعود نی کہا ہی کہ زاد فضل و خیر
ہی کہ حسنات اوسکی فاضل ہون سیئات پر اور اوسنی کہا ہی جو کوئی گناہ کری ایک گناہ
لکہتی ہین اور جو کوئی کہ حسنہ کری دس حسنہ لکہتی ہین اور اگر بعد حسنہ کی کوئی گناہ عمل مین
لایا ہو اور دنیا مین مواخذہ اوسکا کیا ہو دس حسنہ خالص واسطی اوسکی باقی رہتی ہین اور اگر عقوبت
دنیا مین کی ہو ایک حسنہ مقابل ایک سیئہ کے جاتا رہتا ہی اور نو حسنہ باقی رہتی ہین اور ابن
عباس نی کہا ہی کہ جسکی حسنات اور سیئات برابر ہون وہ اہل اعراف سی ہوگا اور اگر حسنات
زیادہ ہین تو بعد اسکی داخل بہشت ہوگا قولہ صُدُورَهُمْ منقول ہی کہ ایک جماعت منافقون کی
کہ عداوت حضرت رسالت کی رکہتی تہی اور جہت مصلحت وقت اخفا اوسکا کرتی تہی اگر وہ زیارت کو
ملاقات کے کہاں وہ ہون نی ہر گاہ کہ پردی ڈال دیتی جاتی ہین اور لباس سہا کی اپنی تئین پوشیدہ
کرین اور سینونمین عداوت محمد کو قرار دین کسطرحسی کوئی معلوم کریگا اور سو قسمین حق تعالی کی
یہہ آیت نازل کی قولہ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ بعضی تفاسیر مین مذکور ہی کہ ابتدائی آفرینش مین
ایک یاقوت سبز پیدا کیا اور بنظر ہیبت طرف اوسکی دیکہا وہ یاقوت سبز پانی ہو گیا بعد اسکی ہوا کو
پیدا کیا اور پانی کو ہوا پر قرار دیا اور عرش کو بالای آب قرار دیا اور عرش مانند کشتی کی اوپر
پانی کی حرکت کرتا تہا بعد اسکی لوح اور قلم اور ایک فرشتہ پیدا کیا اور فرشتی کو حکم کیا کہ جو کچہ
موجود انکو لوح پر لکہہ دی اوس فرشتہ نی موافق حکم کی لکہا بعد اسکی اوس فرشتی نی ہزار برس

تسبیح خدا کی اور بعد ہزار برس کی جمیع موجودات کو پیدا کیا تتمہ اول سپارہ دوازدہم

قوله ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ نو حرف بین بینات اوسکی ایک سو ستائیس ہین جو

بین نکلی اوس سی یہہ عبارت وَهُوَ عَلِيٌّ ١٢٧ قوله أُمَّةٌ مَّعْدُودَةٌ وہ

نو حرف بین بینات اوسکی تین سو اکتالیس ہوتی ہین نکلی اوس سی عبارت

وَهُمْ أَصْحَابُ الْمَهْدِيِّ وَمَوَالِيهِ

٥١ ١٤٢ ٩٨

وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ

اور البتہ اگر چکھاوین ہم انسانکو نزدیک اپنے سی رحمت بعد اسکی لی لین ہم اوسی رحمت کو اوسسے بیشک وہ البتہ نا امید ہونیوالا

كَفُورٌ ۝ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ

اور بہت کفر کرنیوالا اور البتہ اگر چکھاوین ہم اوسکو نعمت بعد سختی کی کہ پہنچی ہو اوسکو البتہ کہیگا وہ

ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ ۝ إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَ

کہ گئین برائیان ہم سی بیشک وہ آدمی البتہ بہت خوش ہونیوالا فخر کرنیوالا مگر وہ لوگ کہ صبر کیا اونہون نے

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ فَلَعَلَّكَ

اور عمل کئی اونہون نے نیک یہہ ہین کہ واسطی اونکی آمرزش ہے اور مزدوری بزرگ ہے پس شاید کہ تو

تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَى إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَنْ

ترک کرنیوالا ہو بعض اوس چیز کو کہ وحی کی گئی طرف تیرے اور تنگ ہونیوالا ہو ساتھ اوسکی سینہ تیرا اسبب کہ

يَقُولُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ إِنَّمَا أَنْتَ

کہتے ہین کیون نہ نازل کیا گیا اوپر اوسکی گنج یا آئے ساتھ اوسکی فرشتہ نہین ہے تو

أَنْتَ نَذِيرٌ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ

تو ڈرانیوالا اور خدا اوپر ہر چیز کی نگہبان ہے آیا کہتے ہین وہ وضع کیا اسکو پیغمبر نے کہہ

فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ

پس لاؤ تم دس سورتہ مثل اس قرآن کی بنائی گئی ہوئی نزدیک تمہارے اور بلاؤ تم جس شخص کو کہ چاہو

دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ

سوای خدا کے اگر ہو تم راست گو پس اگر نہ قبول کیا واسطی تمہارے

فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنْزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

پس جانو تم کہ نہین نازل کیا گیا مگر ساتھ علم خدا کی اور یہہ کہ نہین کوئی خدا مگر وہی پس آیا ہو تم ثابت رہنیوالی اسلام پر

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ

جو شخص کہ چاہے گی زندگانی دنیا اور زینت اوسکی کو تمام کرتی ہین طرف اونکی جزای اعمال اونکی اونکا

فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۝ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي

بیچ دنیا کی اور وہ بیچ اوسکی نہ نقصان دیے جاوینگے یہہ وہ گروہ ہین کہ نہین ہی واسطی اونکی بیچ

الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا

آخرت کے مگر آتش دوزخ اور باطل ہوئی وہ چیز کہ کیا تہا اونہون نے بیچ دنیا کی اور باطل ہے وہ چیز کہ تہی وہ

يَعْمَلُونَ ۝ أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ

عمل کرتی آیا پس کوئی شخص ہے کہ ہو اوپر حجت روشن کی جانب سے رب اپنی کی اور پڑھے اسکی آدمی ایک گواہ

مِنْهُ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى إِمَامًا وَرَحْمَةً أُولَئِكَ يُؤْمِنُونَ

اوس سے مثل اوس شخص کی ہی کہ شاہد ہے قرآن کتاب موسی بھی ہا کیا پیشوا اور رحمت یہہ وہ لوگ ہین کہ ایمان لاتے

بِهٖ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ فَلَا تَكُ فِيْ

ساتھ اوسکی اور جو شخص انکار کری ساتھ اوسکی گروہونسی پس آتش دوزخ وعدہ گاہ اوسکا ہے پس ہو تو بیچ

مِرْيَةٍ مِّنْهُ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

شک کی اوس سے تحقیق وہ سچ ہے طرف رب تیرے کی اور لیکن اکثر لوگ نہیں

يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اُولٰٓئِكَ

ایمان لاتے ہین اور کون شخص ستمگارتر ہے اوس شخص سے کہ باندہے اوپر خدا کے جھوٹ کو یہہ وہ لوگ ہین

يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا

کہ عرض کیے جاوینگے اوپر رب اپنے کے اور کہینگے گواہ یہہ وہ لوگ ہین کہ جھوٹ باندہا

عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ

اوپر رب اپنے کی آگاہ ہو کہ لعنت خدا کی ہے اوپر ستمگارونکی وہ لوگ کہ بازرکھتی ہین

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

راہ خدا سی اور طلب کرتی ہین اوسمین کجی حالانکہ وہ ساتھ آخرت کے انکار کرنیوالے ہین

اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ

یہہ کفار نہین ہین عاجز کرنیوالے خدا کو بیچ زمین کے اور نہین ہے واسطے اونکی

وقف لازم

دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ مَا كَانُوْا

سواے خدا کے کوئی دوست دوچند کیا جاتا ہے واسطے اونکی عذاب نہ تھے وہ کہ

يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

طاقت رکھتی سننے حق کو اور نہ تھے وہ کہ دیکھین یہہ وہ لوگ ہین

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

وہ لوگ ہین کہ زیان کیا نفسون اپنی کا اور گم ہوا اونسے وہ چیز کہ تھی وہ باندہتے

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بیشک وہ بیچ آخرت کے از این کارہین بدرستیکہ وہ لوگ کہ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ

اور عمل نیک کئی اور آرام لیا اونہون نے طرف رب اپنے کی یہہ اہل بہشت ہین

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ

کہ وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہینگے مثل اون گروہ کی مانند اندہے اور بہری کی ہے

ع

وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

اور مانند بینائی اور سننیوالی کی ہی آیا برابر ہین یہہ دونون ازروی مثل کیا پس نہین پند لیتی ہو

قالوا وباطل ما كانوا يعملون حضرت رسالت سی منقول ہی کہ روز قیامت مین اول تین شخص کو بلاوینگی ایک حافظ قرآن اور دوسرا شہید اور تیسرا صاحب مال کو حق تعالیٰ حافظ قرآن سی کہیگا کہ مینی تجھکو توفیق دی کہ تو حافظ ہوا وہ کہیگا کہ آری بعد اسکی حق تعالیٰ کہیگا کہ کیا کہا تو نی اس قرآن کو وہ کہیگا کہ بار خدایا تمام شب مین پڑہتا تھا مین اور شب کو تلاوت کرتا تھا مین حق تعالیٰ فرمایگا کہ آری اسی طرح سی ہی لیکن خالص واسطی میری نہین کیا تھی تو نی بلکہ واسطے تعریف کرنی لوگونکی تو نی کیا ہی آج کی دن کوئی حق مجھ پر نہین ہی اور مزدوری تیری وہی تعریف لوگونکی [illegible] بعد اسکی شہید سی کہیگا کہ مینی تجھکو قوت دی وہ کہیگا کہ آری [illegible] اوس قوت کی جہاد کیا مینی اور شہید ہوا مین حق تعالیٰ اوس سی کہیگا کہ غرض تیری شہادت

سی تعریف کرنا لوگونکا ہی کہ یہہ شجاع ہی بس سوای مدح کی تیری واسطی کچہہ نصیبہ نہین ہی
بعد اسکی صاحب مال سی پوچہی کا کہ مال کو تونی کہان صرف کیا وہ کہی کا مینی خرچ کیا
اور تصدق کیا حق تعالی کہی کا کہ غرض تیری تعریف سخاوت کی تہی سوای تعریف واسطی تیری
کچہہ نصیبہ نہین ہی بعد اسکی حق تعالی کہی کا کہ تینونکو جہنم مین لیجاو وقولہ یتلوہ شاہد منہ
بروایات متواترہ فریقین معلوم ہوتا ہی کہ مراد بینہ سی جناب پیغمبر خدا ہین اور شاہد سی جناب
امیر المومنین علیہ السلام ہین اور ثعلبی کہ امام اصحاب حدیث او رعلماء اہل سنت سی ہی تفسیر
اپنی مین لکہا ہی کہ کلبی نی ابو صالح سی روایت کی ہی اور اوسنی عبد اللہ بن عباس سی
اور حبیب بن یاسر نی بہی زاذان سی روایت کی ہی کہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نی فرمایا
بحق اوس خدا کی کہ زیر زمین دانہ شگافتہ کرتا ہی اور رحم مین تصویر بناتا ہی اگر میری واسطی مسند
بناوین اور مجکو اوسپر بٹہلاوین حکم کرونمین درمیان اہل توریت اور اہل انجیل کی ساتہہ
توریت اور انجیل کی اور اہل زبور کو ساتہہ زبور کی اور اہل قرآن کو ساتہہ قرآن کی اور
کوئی قریشی نہین ہی مگر یہہ کہ جانتا ہون مین کہ کونسی آیت اوسکی حق مین نازل ہوئی ہی کہ وہ اوسکو
کرتی ہی دوزخ کی یا بہشت کی پس ایک شخص اوٹہہ کہڑا ہوا اور پوچہا کہ کونسی آیت تمہاری حق
مین نازل ہوئی ہی فرمایا کہ وہ یہہ ہی اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَیَتْلُوْهُ
شَاهِدٌ مِّنْهُ بینہ رسول خدا ہین کہ اوپر حجت روشن کی ہین نزدیک خدا کی اور شاہد
مین ہون کہ اونسی ہون اور تابع اونکی ہون اور یعقوب بن جعفر بن سلمان نی ہی کہ علماء
اہل سنت اور جماعت سی ہی روایت کی ہی باپ اپنی اور اوسنی علی بن عبد اللہ اور اوسنی باپ اپنی
عبد اللہ بن عباس سی کہ اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَةٍ سی رسول خدا ہین اور مراد شَاهِدٌ

شَاهِدٌ مِّنْهُ سی علی بن ابی طالب ہین چنانچہ فخر رازی نی بعد ذکر کرنی اس روایت کی
کہا ہی کہ حق تعالی نی واسطی شرف اور جلالت شاہد کی فرمایا کہ وہ شاہد اوس سی ہی یعنی
خصوصیت اوس سی رکہتا ہی بمنزلہ پارہ تن اوسکی کی مولف کہتا ہی ہرچند کہ فخر الدین رازی
نی مراد ہونا شَاهِدٌ سی علی بن ابی طالب کا ازجملہ احتمالات ثلثہ گردانا ہی اور دو احتمال
یہہ ہین کہ مراد شَاهِدٌ سی ممکن ہی کہ جبرئیل ہون یا زبان مبارک جناب نبی ہو لیکن اقرب
بصواب یہہ ہی کہ سوای مراد یعنی علی بن ابی طالب کی شَاهِدٌ سی اور احتمالات بعید از
عقل ہی اسواسطی کہ کہنا فخر رازی کا کہ مراد مِنْهُ سی جلالت شَاهِدٌ کی معلوم ہونی
مقتضی اس امر کو ہی کہ زبان کا شَاهِد عبث ہوتا ہی اس جہت سی کہ زبان شخص کو
کہنا کہ یہہ زبان اوس سی ہی مقام مدح مین بی معنی ہی اور ثانیا اس جہت سی کہ حامل
کلام الہی یہہ ہی کہ سوای حضرت محمد کی کوئی ایسا نہین ہی کہ وہ حجت روشن پر ہو جانب
رب اپنی کی اور شاہد اوسکا اوس سی ہو اور در صورت مراد ہو جبرئیل یا زبان کی حضرت
ذات مبارک جناب کی مین نہین ہی بلکہ اور انبیا بہی شریک ہین کہ زبان یا جبرئیل شاہد
واسطی اونکی ہو پس اس صورت مین تکذیب خدا لازم آتی ہی پس ہرگاہ کہ یہہ دونو احتمال
باطل ہوئی باقی رہا احتمال ثالث کہ مراد لینا علی بن ابی طالب کا ہی شَاهِدٌ سی وہذا ہو المقصود
اور موید اس احتمال کا یہہ قول خدا ہی کہ درباب مباہلہ نازل ہوا ہی اور وہ یہہ ہی تَعَالَوْا
نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ الخ اور بالاتفاق
وبنص ثابت ہی کہ مراد اَنْفُسَنَا سی جناب علی بن ابیطالب ہین اور ہرگاہ اس آیہ سی علی
بن ابی طالب کو بالنفس تعبیر کیا پس شَاهِدٌ مِّنْهُ سی بطریق اولی علی بن ابی طالب ہو

اور یہی مؤید اس احتمال کی یہہ حدیث ہی کہ جناب نبی نی حق علی بن ابی طالب میں فرمایا

انت منی وانا منک کہ یہہ حدیث کتب فریقین میں مشہور ہی اور پوشیدہ نرہی

یتلوہ سی معلوم ہوتا ہی کہ تالی رسول تھی بلافصل یعنی خلیفہ رسول بلافصل تھی و

الا لازم تہا حق تعالی کو کہ تالی خلفای ثلثہ کیا ہوتا کہ تالی رسول در معنی تال کی لغت میں

یہہ ہیں من یکون غیرہ علی اثرہ من غیر فصل بینہما یعنی جو شخص کہ ہو پیرایی کی

اور اثر اوسکی کی بدون فصل اور تقدیر آیت کے اسطرح سی ہی افمن کان علی بینۃ من ربہ

کمن لا بینۃ لہ ولا شاہد منہ قال فی ہذا المقام تکملہ رکوع دوم سپارہ دوازدہم

قولہ افمن کان علی بینۃ من ربہ ایسی حرف ہیں جیات وسکی سات سو چھتیس ہی اور نکلی اس کی

عبارت علی سید المرسلین وہو محمد اور قولہ ویتلوہ شاہد منہ تیرہ حرف ہیں

اوسکی تین سو چہاسٹھ موتی ہیں نکلی اوس کی یہہ عبارت ہو علی بن عم الاحمد

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ أَن

اور ہر آینہ تحقیق کہ بہیجا ہمنے نوح کو طرف قوم اوسکی کی بدرستیکہ میں واسطے تمہارے خوف دلانیوالا ظاہر ہون کہ

لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ۝

نہ عبادت کرو تم کسیکی مگر اللہ کی بدرستیکہ میں خوف کرتا ہون اوپر تمہارے عذاب روز قیامت دردناک سے

فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا

پس کہا بزرگان اون لوگون نے کہ کافر ہوی تہی قوم نوح سے نہیں دیکھتی ہم تجکو مگر

بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا

انسان مثل ہمارے اور نہیں دیکھتی ہم تجکو کہ پیروی کی ہو تیری کسی نے مگر وہ لوگ کہ وہ رذیل ہمارے ہیں

أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ

رذیل ہمارے ہیں بیچ ظاہر عقل کی اور نہیں دیکھتی ہم واسطے تمہارے اوپر اپنے بزرگی ہے بلکہ

نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ۝ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ

گمان کرتے ہیں ہم تمکو دروغگو کہا نوح نے اے قوم آگاہ کرو تم مجکو اگر ہون میں اوپر حجت کی

مِّن رَّبِّي وَآتَانِي رَحْمَةً مِّنْ عِندِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا

جانب رب اپنے کی اور دیا ہو مجکو رحمت نزدیک اپنے سے پس پوشیدہ کی جاوے اوپر تمہارے آیا لازم کرون میں تمکو

وَأَنتُمْ لَهَا كَارِهُونَ ۝ وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا إِنْ

اور حالانکہ تم ہو واسطے اوسکی کراہت کرنیوالے اور اے قوم نہیں سوال کرتا میں تمسے اوپر تبلیغ رسالت کی مال کو نہیں ہے

أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّهُم مُّلَاقُو

اجر میرا مگر اوپر خدا کی اور نہیں ہون میں دور کرنیوالا اون لوگون کو کہ ایمان لائے ہیں بدرستیکہ وہ ملاقات کرنیوالے ہیں

رَبِّهِمْ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ۝ وَيَا قَوْمِ مَن يَنصُرُنِي

رب اپنے کی اور لیکن میں دیکھتا ہون تمکو گروہ کہ جہالت کرتی ہو تم اور اے گروہ میری کون شخص ہے کہ مدد کرے میری

مِنَ اللَّهِ إِنْ طَرَدتُّهُمْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي

عذاب خدا سے اگر دور کروں میں ان کو آیا پس نہیں پند لیتی تم اور نہیں کہتا میں واسطے تمہارے کہ نزدیک میرے

خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَلَا أَقُولُ

خزانی علم خدا کے ہیں اور نہیں جانتا میں غیب کو اور نہیں کہتا میں بدرستیکہ میں فرشتہ ہون اور نہیں کہتا میں

لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ لَن يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا

واسطے اون لوگون کی کہ حقیر جانتی ہیں ان کو آنکھیں تمہاری کہ ہرگز نہ دیگا ان کو خدا نیکی خدا خوب جانتا ہے ساتھ اوس چیز

فِي أَنْفُسِهِمْ إِنِّي إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۝ قَالُوا يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا

کیا ہی منسوب [illegible] اس ہنگام مین بر آئینہ ظالمون سی ہونگا کہا اونہون نی ای نوح تحقیق کہ جھگڑا کیا تونی ہم سی

فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ

پس بہت کیا مخاصمہ ہمارے ساتھ پس لا تو اوس چیز کو وعدہ کیا ہی تو نی عذاب کا ہمسی اگر ہی تو راست گویوں سی

قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُمْ بِهِ اللَّهُ إِنْ شَاءَ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ۝ وَلَا

کہا نوح نی نہیں لاتا ہی تمہارے عذاب کو مگر خدا اگر چاہتا ہی اور نہیں ہو تم عاجز کرنی والی خدا کی اور نہیں

يَنْفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ إِنْ كَانَ اللَّهُ يُرِيدُ

نفع دیتی تمکو نصیحت میری اگر چاہون مین کہ نصیحت کرون تمکو اگر ہو کہ خدا چاہی

أَنْ يُغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ

یہہ کہ گمراہ کری تمکو وہ رب تمہارا ہی اور طرف اوسکی رجوع کی جاؤگی آیا کہتی ہین وہ کہ وضع کر لیا ہی نوح نی اسکو

ع قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي وَأَنَا بَرِيءٌ مِمَّا تُجْرِمُونَ ۝

کہہ تو ای نوح اگر وضع کیا ہی مینی وحی کو اوپر میری ہی ہی گناہ میرا اور مین بیزار ہون اوس چیز سی کہ گناہ کرتی ہو تم

قولہ الا بشرا مثلنا الخ حاصل اونکی طعن کا یہہ ہی کہ کوئی فضیلت اور بزرگی تیری واسطے

نہین دیکھتی ہین کہ جسکی سبب سی تیری اطاعت پیمبر جب ہو مگر دیکھتی ہین ہم کہ تو بشر ہی

مثل ہماری اور نہین دیکھتی ہم تجھکو کہ پیروی کرتی ہون تیری مگر وہ لوگ کہ جو اراذل ہین کہ

بظاہر اور بی تحقیق تیری اطاعت کرتی ہین اور جواب اس طعن کا معلوم ہوتا ہی بعضی خطبات جناب

امیر المومنین سی کہ حاصل مضمون اوسکا یہہ ہی کہ اگر حق تعالی چاہتا انبیا اپنی کو مبعوث کرتا

ایسی حال سی کہ ساتھہ اونکی ہوتی کنجہای طلا اور کانہای یاقوت وغیرہ اور طلا اور روئین

ہو بستان اور دنیا بیچ اونکی ہوتی پرند اور چرند لیکن اسصورت مین آزمایش ساقط ہوتی اور وہ جزا

کہ ہو غرض ہی اوپر آزمائش کی باطل اور قائمین حق کو ثواب مبتلا ہونی والونکا نہوتا اور

اسی طرح سی اگر کوئی آیت آسمان سی نازل ہوتی جمیع مردمان طرف اوسکی سر جھکاتی اور خاضع

ہوتی اور آزمائش ساقط ہوتی پس بنا بر اسکی حق سبحانہ و تعالی نی انبیا اپنی کو مبعوث کیا

درحالیکہ نیات درست رکھتی ہین اور محکم اور ظاہر حالات اونکی ضعیف کمال قناعت اور

فقر اور تنگدستی مین اسواسطی کہ اگر انبیا صاحب مال و دولت ہوتی مخلوقات طرف اونکی

واسطی طمع اور خوف کی اطراف عالم سی آتی اور کوئی شخص استکبار اور گردن کشی نکرتا اور

اسواسطی خوف جان اور طمع مال کی ہر ایک دین کو قبول کرتا پس نیکی و درستی نیت باطن

ثابت نہوتی مولف کہتا ہی کہ شاید تم کہو کہ سلطنت حضرت سلیمان اور حضرت سکندر کی ساتھہ نبوت

کی مخالف قول جناب امیر المومنین علیہ السلام ہی اس وجہ سی کہ اگر کسی انبیا کو

سلطنت نہوتی تو اکثر مخلوقات کا زعم یہہ ہوتا کہ ریاست ساتھہ دین کی جمع

نہین ہوتی چنانچہ قول شاعر کا ہی شعر ہم خدا خواہی ہم دنیای دون این خیال است و محال است و جنون

وَأُوحِيَ إِلَى نُوحٍ أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ

اور وحی کی گئی طرف نوح کی بدرستیکہ وہ ہرگز ایمان نلاوینگی قوم تیری سی مگر وہ شخص کہ ایمان لایا ہی پس غمگین نہو

بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا

ساتھہ اوس چیز کی کہ وہ کرتی ہین اور بنا تو کشتی کو ساتھہ حفاظت ہماری کی اور وحی ہماری کی اور نہ

تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ ۝ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا

خطاب کر تو ساتھہ میری بیچ حق اون لوگوں کی کہ ظلم کیا ہی اونہون نی بتحقیق وہ غرق کی جاوینگی اور بناتا تہا کشتی کو اور جس وقت

مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا
گذرتی تھی اوپر اوسکی بڑے لوگ قوم نوح سی ہنستی تھی اوس پر کہا نوح نی اگر ہنستے ہو تم ہم سی پس ہم بھی ہنسینگے تم
نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ۝ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ
ہنسی لی تم سی جسطرح سی کہ تم ہنستی ہو پس تحقیق کہ جانو گے تم جس شخص کو آوے اوسکو عذاب
يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ
رسوا کریگا اوسکو اور نازل ہوگا اوپر اوسکی عذاب دائم یہانتک کہ جب آیا حکم ہمارا اور جوش مارا
التَّنُّورُ ۝ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن
تنور نی کہا ہم نی کہ اوٹھا لی اس کشتی کی ہر نر و مادہ سی دو عدد اور اہل اپنی کو مگر وہ شخص
سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ۝ وَقَالَ
کہ سبقت کی اوپر اوسکی وعدہ ہلاکت ہماری نی اور اوس شخص کو کہ ایمان لایا اور نہیں ایمان لایا ساتھ اوسکی مگر تھوڑی اور کہا
ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا ۚ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝
کہ سوار ہو تم بیچ اسکی ساتھ نام خدا کی ہی وقت چلنی اوسکی اور ٹھہرنی اوس کشتی کی تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا مہربان ہی
وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي
اور وہ کشتی چلتی تھی ساتھ انکے درمیان موج کی مانند پہاڑوں کی اور آواز دی نوح نی فرزند اپنی کو اور تھا وہ بیچ
مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَب مَّعَنَا وَلَا تَكُن مَّعَ الْكَافِرِينَ ۝ قَالَ سَآوِي
کنارے کی ای فرزند میری سوار ہو تو ساتھ ہماری اور نہ ہو تو ساتھ کافروں کی کہا اوس نی قریب ہے کہ جا لگونگا
إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ
طرف پہاڑ کی کہ بچا لیگا مجھکو غرق ہونی پانی سی کہا نوح نی کہ نہیں ہی بچانیوالا آج کی دن عذاب خدا کی

إِلَّا مَن رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ ۝ وَقِيلَ
مگر وہ شخص کہ رحم کیا خدا نی اور حائل ہوئی درمیان اون دونوں کی موج پس ہوا وہ غرق ہونیوالوں سی اور کہا گیا
يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ
کہ ای زمین نگل جا پانی اپنی کو اور ای آسمان تھم جا اور کم کیا گیا پانی اور جاری کیا گیا
الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ ۖ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝
حکم اور ٹھہری کشتی اوپر کوہ جودی کی اور کہا گیا کہ دوری ہی واسطی قوم ستمگاروں کی
وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ
اور پکارا نوح نی پروردگار اپنی کو پس کہا ای پروردگار میری تحقیق بیٹا میرا اہل میری سی ہی اور تحقیق وعدہ تیرا
الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ ۝ قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۖ
سچا ہی اور تو بہتر حکم کرنی والوں کا ہی کہا خدا نی ای نوح تحقیق وہ نہیں ہی اہل تیری سی
إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۖ إِنِّي أَعِظُكَ
تحقیق عمل اوسکا برا ہی پس نہ سوال کر تو مجھسی جسکا نہیں ہی تجھکو علم اوسکا تحقیق میں نصیحت کرتا ہوں تجھکو
أَن تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝ قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
یہ کہ ہو تو جاہلوں سی کہا نوح نی ای رب میری تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سی
أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي
یہ کہ سوال کروں تجھ سی اوس چیز کا کہ نہیں واسطی میری علم اوسکا اور اگر نہ بخشیگا تو مجھکو اور نہ رحم کریگا مجھ پر
أَكُن مِّنَ الْخَاسِرِينَ ۝ قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ
ہونگا میں زیان کاروں سی کہا گیا ای نوح اوتر کشتی سی ساتھ سلامتی کی ہم سی اور برکتوں کی

عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ۭ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا

اوپر تیرے اور اوپر گروہون کے اون لوگون کہ ساتھ تیرے ہین اور کئی گروہ ہین کہ فائدہ دینگے ہم اونکو بعد اسکے پہونچیگا اونکو ہماری طرف سے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ

عذاب دردناک — یہ قصہ کا اخبار پوشیدہ سے ہین کہ وحی کی ہمنی اوسکو طرف تیرے — نہ تہا تو

ع تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ ھٰذَا ڛ فَاصْبِرْ ڜ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝

جانتا اوسکو تو اور نہ قوم تیری آگی سے — پس صبر کر تو بدرستیکہ عاقبت واسطی نیک پرہیزگارون کے

فوائد وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۣ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ۭ قَالَ

اِنْ تَسْخَرُوْا — ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے ہرگاہ کہ حق تعالیٰ نے ارادہ ہلاکت قوم نوح کیا رحم
زنان کو عقیم کیا چالیس برس تک منقول ہے ہرگاہ کہ نوح نے حق تعالیٰ سے کشتی طلب کی
حکم الٰہی ہوا کہ کشتی درخت ساج ہو عرصہ بیس برس مین وہ درخت طیار ہوا کہ اس اثنا مین
کوئی فرزند قوم اونکی سے پیدا نہوا اور اس مدت مین اطفال اونکی بالغ ہوئے بعد اوسکے نوح بنانی
کشتی مین مشغول ہوئے اور قوم نوح جس وقت کہ اوسکو دیکہتی تہی استہزا کرتی تہی اور کہتی تہی
کہ پانی کہان ہے کہ تم کشتی طیار کرتے ہو اور بعضی از روی طعن کہتی تہی کہ آگی تو نبی تہا اور اب
نجار بنا کہا نوح نے کہ تم مسخرہ کرتی ہو ہم تمسے استہزا کرینگے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے
منقول ہے کہ نوح اپنی قوم مین نوسے پچاس برس جیے اور اس مدت مین قوم اپنی کو بخدا دعوت کرتی
تہی اور قوم اونکی کہتی تہی کہ گہر بناتی ہین وہ سطح رستا کی کہ تا سر اسے شادی ہوون اور بعضی
کہتی تہی کہ خانہ مخفیہ بناتی ہین اور بعضی کہتی تہی کہ انبار خانہ بناتی ہین اور بعضی کہتی تہی کہ یہ
دیوانہ ہوا ہے کہ خشکی مین کشتی بناتا ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ نوح نے تخت دو برس مین کشتی کو

ع تیار کیا کہ طول اوسکا تین سے گز تہہ کا تہا اور بعضون نے کہا ہے کہ بارہ سے گز تہہ درعرض
اوسکا پچاس گز تہہ اور بعضون نے کہا ہے چہہ سے گز تہہ کا تہا اور بلندی اوسکی تیس گز تہی کہ
یا کچہ زیادہ اور تین درجے اوسمین بنائی تہی اور روغن قیر اوسپر لگایا تہا اور بحکم الٰہی ایک ایک جوڑہ
حیوانات سے جمع کیا نیچے کی درجے مین جانوران وحشی اور درندے وغیرہ اور بیچ کی درجے مین
جانوران چوپائی مثل اسپ وغیرہ کی اور درجہ اوپر کا واسطے انسان کی اور حکم الٰہی یہ تہا
کہ ابتدای طوفان ایک تنور سے ہوگا کہ جو روٹی پکاتی ہے اوسوقت تم کشتی مین سوار ہونا نوح منتظر
اس حال کی تہی کہ ناگاہ پانی نے اوس تنور سے جوش مارا ابو عبد اللہ سے منقول ہے کہ وہ جانب
دست مسجد کوفہ کی خانہ ایک پیرزن تہا سمین راوی نے پوچہا کہ اس ستون مسجد کوفہ کا وہ بنا دن نوح
حضرت نے فرمایا کہ تہی کہ وہ مصلّا انبیا ہے شب معراج مین حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کو کہا جبرئیل نے
کہ یا رسول اللہ اس جگہ تنزل اجلال فرمائیے کہ یہ مسجد ہے تمہاری دم کی باپ حضرت نوح اس جگہ اوترے اور
دو رکعت نماز ادا کی اور بعد اسکی جبرئیل اونکو آسمان لی گئی اور عین ابو جعفر سے منقول ہے کہ مسجد کوفہ
ایک وصی نے وضو کیا اسمین ایک نماز اوسمین برابر ہزار رکعت کے اور تنور مسجد مین تہا اوسمین نماز کی
اور بعد اسکی بحکم الٰہی اہل اپنی کو سوار کیا مگر کنعان اور والدہ کہ مادر کنعان تہی اور بعد نوکاوری کی
اون لوگونکو کہ ایمان لائی تہی سوار کیا اور وہ معدودہ چند تہی منقول ہے کہ قوم
نوح سے اسی شخص مومن تہی اور ایک روایت مین ہے کہ کل تیا مین اتنی آدمی ایمان لائی تہی اور اہل
اونکی مین سے ایک زن مسلمہ تہی اور تین بیٹے اور تین بہوین تہین سام اور حام اور یافث اور سام
اور بالای کشتی ایک سر پوش تہا پاٹہا کہ اوس سے کشتی کو ڈہانک یا تہا اور اپنی فرزند کسی کیا
کہ اپنی زوجہ سے کشتی مین مقاربت نکریے حام نے مخالفت کی اور اپنی زوجہ سی مقاربت کی نوح نے

بد دعا کی کہ خداوند نطفہ اسکی کو متغیر کر فرزند کہ پیدا ہو سیاہ ہو اور نسل اوسکی سے ہی جمیع حبش
اور ہند میں اور روم اور عرب اور فارس اور اصناف عجم فرزندان سام سے ہیں اور ترک اور چین
اور صقالبہ یاجوج اور ماجوج فرزند یافث سے ہیں قولہ تعالی بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا الخ
ابی عبد اللہ سے مروی ہے کہ نوح اول روز رجب کو سوار کشتی ہوئے پس حکم کیا کہ اس روز کو
روزہ رکھیں اور اونحضرت نے فرمایا کہ جو اس دن روزہ رکھے آتش جہنم دور ہوتی ہے بقدر ایکسالہ راہ کی
منقول ہے ہر گاہ کہ نوح ارادہ چلنے کشتی کا کرتے تھے بسم اللہ کہتے وہ وقت روان ہوتی تھی اور
ہر گاہ کہ خواہش ٹھہرنے کی کرتے تھے بسم اللہ کہتے تھے ٹھہر جاتی تھی بعضی احادیث میں وارد ہے کہ طوفان
آب اس مرتبہ پر ہوا کہ مابین آسمانوں اور زمین پر آب ہوا بحدیکہ کشتی قریب آسمان پہونچی جاتا
علی بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ زمانہ طوفان میں چالیس شبانہ روز
آسمان سے پانی برسا اور زمین سے چشمے بہم پہونچے تا اینکہ کشتی بلند ہوئی اور بلندی اوسکی اس حد کو
پہنچی کہ آسمان سے متصل ہوئی تھی پس بنا بر اسکی چاہیے کہ جاری ہو نکتے توجیہ کا درمیان … کی
کہ شاید گو وہ کہیں قبل متصل ہوتی آسمان سے ہو لیکن بنا بر حدیث روضہ کافی کی کہ حضرت صادق
سے مروی ہے کہ بلندی پانی کی پہاڑ سے بقدر پندرہ گز کی تھی اور کوئی نسخہ اسمیں … نہیں رہا
قولہ تعالی نُوحٌ ابْنَهٗ اور بعضوں نے کہا ہے کہ نام اوسکا کنعان تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ نام اوسکا
یام اور اخبار اہلبیت علیہم السلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پسر نوح نہ تھا بلکہ پسر زن تھا اور بعضے
مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے ابنہا پڑھتے تھے بنا بر اس گمان کی ضمیر
ہے طرف زوجہ نوح کی اور محمد بن مسعود اور عیاشی نے صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ
اونحضرت نے فرمایا لَيْسَ بِابْنِهٖ اِنَّمَا هُوَ ابْنُ امْرَاَتِهٖ نہیں ہے وہ بیٹا اوسکا مگر بیٹا زوجہ اوسکی کا

کا اور یہ ہوا کہ موافق لغت طی کی ہے کہ ابولی زن اپنی پسر کو ابنہ بفتح ہا پڑھتی ہیں اور بنا بر اس حدیث
کے احتیاط تکلف حذف کرنے الف کے نہیں ہے اور عیون اخبار الرضا میں حسن بن علی الوشاء سے
منقول ہے کہ اوسنے کہا کہ میں نے خدمت جناب امام رضا میں عرض کی کہ بعضے نفی کرتے ہیں حضرت نوح کی
کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کلا لقد کان ابنہ یعنی ہرگز ایسا نہیں ہے تحقیق کہ وہ پسر نوح
تھا لیکن ہر گاہ کہ عصیان کیا حق تعالی نے فرزندی نوح سے اخراج کیا قولہ تعالی وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا
اور کنارے تھا پسر نوح ایک قطعہ زمین میں کہ نوح اوسمیں تھے یا یہ کہ پسر نوح نے کنارہ کیا
دین پدر اپنے سے یا کنارہ کیا کشتی سے حاصل کلام یہ ہے کہ پسر نوح نے عدول کیا تھا
جانے ساتھ نوح سے یا عدول کشتی سے کیا تھا یا دین پدر سے قولہ تعالی اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ
مِنَ الْمَاۗءِ کتاب علل الشرائع میں جناب صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ نجف
ایک پہاڑ تھا اور یہ وہی زمین ہے کہ بلند تر اوس پہاڑ سے کوئی پہاڑ نہ تھا پسر نوح نے قصد اوس
جبل کا کیا حق تعالی نے وحی کی طرف اوس پہاڑ کی کہ یہ پناہ لیتا ہے طرف تیری ایک گنہگار گنہگاران
میری سے پس وہ جبل ریزہ ریزہ ہوا سبب اس خطا کی خیلہ ریزہ ہوا ایک پارہ اوسکا ارض شام میں گیا اور ریگ ہوگیا
اور پانی مانند قلعی کی … جہل کر دریای عظیم ہوا اور اوس دریا کو نی کہتے ہیں ساتھ فتح نون اور تشدید
یا کی بعد اسکی وہ دریا خشک ہوگیا اسواسطے لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ نی جف یعنی بسبب
کثرت استعمال کی واسطے سہولت تلفظ کی نجف کہتے ہیں قولہ تعالی مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ حضرت صادق
علیہ السلام سے مروی ہے کہ طوفان نوح میں جمیع دنیا غرق ہوئی سوائے موضع بلد معروف
اور مکہ معظمہ کو بیت عتیق کہتے ہیں اس جہت سے کہ وہ غرق ہونے سے آزاد ہوا قولہ تعالی وَقِيْلَ
يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَاۗءَكِ محمد بن مسعود عیاشی نے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے روایت

کیا ہی جسوقت کہ حق تعالی نی فرمایا کہ ای زمین اپنی پانی کو پی جا زمین کو ما ہو ئی اور کہا کہ مرتبہ
ہو تیجن نی پانی کو پی لیجاؤن صدسکی نہیں پانی اپنی کو پی لیگئی اور پانی آسمان کا باقی رہا کہ اوسنی طرف اوسکی
کمر لیا تہذیب الاحکام مین جناب امام محمد باقر سی مروی ہی ہر گاہ کہ نوح کشتی مین سوار ہو ئی حکم الہی
ہر کا و کشتی تمہاری نزدیک کعبہ معظمہ پہنچی سات مرتبہ طواف کرایا پس نوح موافق حکم الہی بجالائی اور
اس اثنا میں حضرت نوح کشتی سی نیچی اترے اور زانو تک پانی مین گئی اور وہ تابوت کہ ہڈیان آدم
اوسمین ہی باہر لائی اور اوسکو کشتی مین کہ بنا ہر گاہ کشتی برابر وسط مسجد کوفہ کی پہنچی حق تعالی نی
ارادہ کیا اول مرتبہ پانی جس جگہ سی نکلا تھا اوسی کو جاوی خطاب بنہ زمین کی کیا کہ یا ارض ابلعی
ماءک پس زمین نی ابتدا غایب کرنی پانی کی مسجد کوفہ سی کی قولہ واستوت علی الجودی وقیل بعدا
بعضی احادیث مین وارد ہی کہ کوہ جودی موصل مین ہی اور بعضی احادیث مین وارد ہی کہ کوہ جودی
نجف کوفہ ہی محمد بن مسعود عیاشی نی حضرت امام رضا علیہ السلام سی اور شیخ طبرسی نی کتاب میں
حضرت امام موسی علیہ السلام سی اس مضمون کی روایت کی ہے کہ حق تعالی نی طرف پہاڑون کی وحی کی کہ
سفینہ نوح کو اوپر ایک پہاڑ کی تم مین سی ٹھہراؤنگا پس اسکی تمام پہاڑون نی سرکشی کی بخلاف جودی کی
کی کہ اوسنی تواضع اور فروتنی کی پس سفینہ نوح بامر الہی متوجہ کوہ جودی ہوا اور اوس پر ٹھہرا اور وقت
حضرت نوح نی کہا کہ یا ماریا اتقن اور معنی اسکی زبان عربی مین ای رب اصلح کی ہین یعنی ای پروردگار
میرے اصلاح حال کر تو میری اور روضہ کافی مین لکھا ہی کہ جودی فرات کوفہ ہی ظاہرا مراد
اس سی یہہ ہی قرب فرات کوفہ ہی اسواسطی کہ اخبار مین وارد ہوا ہی کہ جودی نجف کوفی کا ہی
اور نجف قریب فرات ہے نزدیک قولہ یا نوح اہبط بسلام الخ حدیث وارد ہی کہ بعد حطاب
نوح اہبط کی حضرت نوح ہمراہ ہی آدمیون کی نیچی کشتی کی آئی نیچی موصل کی کہ کوہ جودی سی اتر

ہی اوتری اور اونکی شہر بنا کئی اور نوح کی ایک بیٹی تھی کہ نسل مردم اوسی دختر سی شروع ہوئی
نوح کی المسمعی حدیث مین وارد ہی کہ ایک شخص نی سوال کیا کہ کس جہت سے حق تعالی نی تمام
اہل دنیا کو غرق کیا اور حالانکہ قوم نوح مین ایک جماعت تھے کہ لائق عذاب و غرق کی
نہ تھی مانند اطفال اور ان لوگوں کی کہ جن سی گناہ صادر نہوا تھا حضرت نے فرمایا ہر گاہ کہ حق تعالی نی
چالیس برس قبل از نزول عذاب کی مادرون کو عقیم کیا تھا اور تولد و تناسل موقوف کیا تھا کہ وقت کی غرق کی ایک طفل بھی
باقی نہ تھا لیکن جو لوگ کہ گنہ کار تھی اونکو حق تعالی نی غرق کیا لیکن بسبب ہم صحبت اون لوگون کی غرق مرتکب گناہ

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ

اور بھیجا طرف قوم عاد کی بھائی اونکی ہود کو کہا ہود نی ای قوم میری عبادت کرو تم خدا کی نہین ہی واسطی تمہارے کوئی خدا

غَيْرُهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ○ يَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ

سوا اوسکی نہین ہو تم مگر جھوٹ اختیار کرنی والی ہو ای قوم نہین سوال کرتا مین تم سی اوپر اس کی

أَجْرًا إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ وَيَا قَوْمِ

مزدوری کچھ نہین ہے اجر میرا مگر اوپر اوس شخص کی کہ پیدا کیا مجھکو کیا پس نہین سمجھتی ہو تم اور ای قوم

اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا

طلب مغفرت کرو تم رب اپنی سے بعد اسکی رجوع کرو تم طرف اوسکی تا بھیجی آسمان سے اوپر تمہارے باران بکثرت

وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ○ قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا

اور زیادہ کری قوت کو ساتھ قوت تمہاری کی اور نہ منہ پھیرو تم درحالیکہ گناہگار ہو کہا اونہون نی ای ہود نہین لایا تو ہمارے پاس

بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ

کوئی حجت اور نہین ہین ہم ترک کرنی والی خدایان اپنی کو کہنی سی تیری اور نہین ہین ہم واسطی تیرے

إِن نَّقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ ۚ قَالَ

ایمان لانے والی نہیں کہتی ہم مگر یہہ کہ تجکو بعض خدایان ہمارے ساتھہ بدی کی

إِنِّي أُشْهِدُ اللَّهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ۝ مِن دُونِهِ

گواہ کرتا ہون خدا کو اور تم گواہ رہو بدرستیکہ مین بیزار ہون اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہو تم خدا سے

فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ ۝ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَ

پس مکر کرو تم ساتھہ میرے سب پس نہ مہلت دو تم مجکو بدرستیکہ مین نے توکل کیا اوپر خدا کے کہ رب میرا اور

رَبِّكُم ۚ مَّا مِن دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ

رب تمہارا ہے نہین کوئی خلق مگر یہہ کہ خدا لینے والا ہے موی پیشانی اوسکی کا بدرستیکہ رب میرا اوپر راہ

مُّسْتَقِيمٍ ۝ فَإِن تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ

راست کی ہے پس اگر اعراض کرو تم پس بدرستیکہ پہنچایا مین نے تمکو اوس چیز کو کہ بھیجا گیا تہا مین ساتھہ اوسکے طرف تمہاری

وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا ۚ إِنَّ رَبِّي

اور جانشین تمہارا کر یگا رب میرا ایک گروہ غیر تمہارے کو اور نہین ضرر پہنچا سکتے اوس خدا کو کسی چیز سے بدرستیکہ پروردگار

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ۝ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ

اوپر ہر شی کی نگہبان ہے اور جبکہ آیا حکم عذاب کا ہمارے نجات دی ہمنے ہود کو اور اون لوگوں کو

آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنَاهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝

کہ ایمان لائے ساتھہ اوسکے بسبب رحمت کے ہم سے اور نجات دی ہمنے اونکو عذاب سخت سے

وَتِلْكَ عَادٌ ۖ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ

اور یہہ قبیلہ عاد کا کہ انکار کیا اونہون نے ساتھہ آیات پروردگار اپنے کی اور نافرمانی کی اونہون نے رسولون اوسکی کی اور پیروی کی حکم

جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۝ وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً

ہر گردن کش اور عناد رکہنے والے کی اور پیچہے لائے گئی بیچ اس دنیا کی واسطے لعنت کی

وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ ۝

اور بیچ روز قیامت کے آگاہ ہو بدرستیکہ قوم عاد نے انکار کیا رب اپنے کا آگاہ ہو کہ دوری ہے واسطے عاد کی کہ قوم ہود ہے

قوله وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ بعضی جناب معویہ سے روایت ہے کہ حسن بن علی علیہما السلام

سے عرض کی کہ مین مال بہت سا رکہتا ہون اور فرزند نہین ہے کوئی چیز تعلیم فرمایئے کہ

برکت وسے اوسکی سے فرزند عطا کرے فرمایا کہ استغفار بہت سا کرو وہ مرد ہمیشہ استغفار کرتا تہا

ہر روز سات سو بار استغفار کرتا تہا حق تعالی نے اوسکو دس بیٹے عطا کئے یہہ خبر معاویہ کو پہنچی

لہذا کہ تونے اونسے استفسار کیا کہ یہہ کیا ہے اوس شخص نے اونحضرت سے پوچہا کہ منشا اسکا کیا ہے

حضرت نے فرمایا کہ تونے نہین سنا کہ حق تعالی نے قصہ ہود مین فرمایا ہے وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ

قُوَّتِكُمْ اور قصہ نوح مین وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ قوله وَيَزِدْكُمْ یعنی تمکو فرزندان عطا کرے

بعد از فرزندان سابق کی یا مال عطا کرے بعد از مال کہ حاصل ہے یہی کہ زیادتی قوت کی اوس طرح سے

قوله عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ مراد اس سے یہہ ہے کہ پروردگار میرا ساتھہ غالب ہونی کی

قادر ہونی کی طریقہ عدل و درستی پر نگاہ رکہتا ہے اور اصلا ظلم اور جور اپنی بندون پر نہین کرتا

چنانچہ محمد بن مسعود عیاشی سے مروی ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد

قول حق تعالی إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

سے یہہ ہے کہ حق تعالی اوپر حق کی ہے اور جزا دینے کی نیک و بد کی ہے اور جزا دیتا ہے اور عذاب

کی دیتا اور بخشتا ہے جسکو کہ چاہتا ہے قوله مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ مراد عذاب غلیظ سے

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ

اور طرف ثمود کی بہایا اونکی صالح کو کہا صالح نے ای قوم میری عبادت کرو تم خدا کی نہین ہی تمہاری کوئی خدا سوا اوسکی

هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا

وہی ہی پیدا کیا تمکو زمین سے اور عمر دراز کی تمہاری بیچ زمین کی پس طلب مغفرت کرو تم اوس سے پھر توبہ کرو

إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُجِيبٌ ۝ قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنْتَ فِينَا

طرف اوسکی تحقیق پروردگار میرا نزدیک قبول کرنیوالا ہی کہا اونہوں نے ای صالح تحقیق تہا تو بیچ ہمارے

مَرْجُوًّا قَبْلَ هَٰذَا أَتَنْهَانَا أَنْ نَعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا

امید کیا گیا پہلے اس سے کیا منع کرتا ہی تو ہمکو یہ کہ عبادت کرین ہم اوسکو جسکو عبادت کرتے تہی باپ ہمارے اور تحقیق ہم

لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۝ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ

البتہ بیچ شک کی ہین اوس چیز سے کہ بلاتا ہی ہمکو طرف اوسکی بہت شک میں ڈالنے والا کہا صالح نے ای قوم بہلا دیکہو تم اگر

كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَآتَانِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَنْصُرُنِي

ہون مین اوپر حجت روشن کی پروردگار اپنی سے اور دی ہو مجکو نزدیک اپنی سے پیغمبری پس کون شخص ہی کہ مدد کرے میری

مِنَ اللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ فَمَا تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ ۝ وَيَا قَوْمِ

عذاب خدا سے اگر نافرمانی کرون مین اوسکی پس تم نہ زیادہ کرو گی مجکو سوائے نقصان کے اور ای قوم میری

هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ وَلَا تَمَسُّوهَا

یہ اونٹنی خدا کی ہی واسطے تمہاری نشانی پس چھوڑو تم اوسکو تا کہ کہاوی بیچ زمین خدا کی اور نہ ہاتھ لگاؤ

بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ ۝ فَعَقَرُوهَا

ساتھ برائی کے پس پکڑیگا تمکو عذاب نزدیک پس پانو کاٹے اوسکے

فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ذَٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ

پس کہا صالح نے فائدہ اوٹہاؤ تم بیچ گہرون اپنی کی تین دن یہ وعدہ ہی کہ نہین

مَكْذُوبٍ ۝ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا

دروغ کیا گیا پس جب آیا حکم ہمارا نجات دی ہمنے صالح کو اور اون لوگون کو کہ ایمان لائی

مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ

ساتھ اوسکی ساتھ بخشش کے ہمسی اور رسوائی اوس روز سے تحقیق پروردگار تیرا وہ قوی ہی

الْعَزِيزُ ۝ وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ

غالب ہی اور پکڑا اون لوگون کو کہ ظلم کیا تہا اونہون نے آواز نے پس ہو گئی بیچ گہرون اپنی کی

ع جَاثِمِينَ ۝ كَأَنْ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا أَلَا إِنَّ ثَمُودَ كَفَرُوا رَبَّهُمْ أَلَا بُعْدًا لِثَمُودَ

ہلاک ہو نیوالی گویا کہ نہ بسی وی بیچ اوس مکان کے آگاہ ہو تحقیق قوم ثمود کفر کیا اونہون نے ساتھ رب اپنی کی آگاہ ہو دوری ہی واسطی ثمود کی

قوله فی دیارهم جاثمین ۔ رادالمسیر وغیرہ مین لکھاہی بیچ اوس مین ان کی وصف جو لکھی ہی کہ قوم ثمود اپنی قبرین کھودین اور منتظر عذاب کی تہی ہر گاہ کہ روز چہارم آفتاب طلوع ہوا اور عذاب نازل نہوا اپنی منازل سی باہر آئی اور آپس مین گفتگو کرتی تہی کہ ناگاہ جبرئیل بصورت اصلی اپنی ظاہر ہوئی اس حیثیت سی کہ پانو اونکی اوپر زمین کی اور سر متصل آسمان کی اور پر دونکو اپنی کشادہ کیا مشرق سی مغرب تک کہ پانو اونکی زرد تہی اور بازو سبز اور دانت سفید چمکتی ہوئی اور پیشانی منور اور رخسارہ درخشان اور بال سر کی سرخ تہی ان ملکوں

دیکھ کر ابھی گھروں میں گئی اور قبروں میں داخل ہوئی جبرئیل نے ایک نعرہ مارا اور کہا
کہ موتوا علیکم لعنۃ اللہ پس وے سب یکبار مر گئی اور زلزلہ آیا کہ تمام شہر ان پر گر پڑیں فقط

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا
اور بیشک تحقیق کہ آئی فرستادگان ہماری فرشتوں سے طرف ابراہیم کی ساتھ بشارت کے کہا انہوں نے کہ سلام ہو ابراہیم

قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ۝ فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ
کہا ابراہیم نے کہ سلام ہو اور تمہارے پس نہیں دیر کی یہ کہ لائی گوسالہ بریان پس جب کہ دیکھا ابراہیم نے ہاتھ انکے

لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۚ قَالُوْا لَا تَخَفْ
نہیں پہنچتی طرف گوسالہ کی نا معلوم کیا انہوں نے اور لایا دل میں اپنے ان سے خوف کہا فرشتوں نے کہ نہ خوف کرو

اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ۝ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا
بیشک ہمکو بھیجا گیا طرف قوم لوط کی اور زن ابراہیم کی کھڑی تھی پس وہ ہنسی پس بشارت دی ہم نے اوسکو

بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۝ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى
ساتھ اسحاق کی اور بعد اسحاق کے ساتھ یعقوب کی کہا اوس زن نے ای وائی عجب

ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ۭ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ
آیا جنوں گی میں اور حالیکہ میں پیر زن ہوں اور یہ شوہر میرا بڈھا ہی بیشک یہ شی عجیب ہے

قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ
کہا فرشتوں نے کہ آیا تعجب کرتی ہی تو حکم خدا سے رحمت خدا کی اور برکت اوسکی اوپر تمہارے ای اہل

الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ
بیت بیشک خدا قابل شکر اور بزرگ ہے پس جب کہ دور گیا ابراہیم سے خوف

الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ
خوف اور آئی اوسکو بشارت کرنے لگا جھگڑا ہمسے بیچ قوم لوط کی بیشک ابراہیم بردبار

اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ۝ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ
آہ کرنے والا گناہ سے رجوع کرنے والا ای ابراہیم منہ پھیر اس جدال سے بیشک آیا فرمان

رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ۝ وَلَمَّا جَآءَتْ
رب تیرے کا اور بیشک انکو آنے والا ہے عذاب کہ نہ رد کیا جائیگا اور جبکہ آئی

رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ
فرستادے ہمارے طرف لوط کی برا معلوم ہوا اونکو اور تنگ ہوا سبب انکی سینہ اور کہا لوط نے کہ یہ روز

عَصِيْبٌ ۝ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ۭ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
سخت ہی اور آئی نزدیک لوط کی قوم اوسکی درحالیکہ جلدی کرتے تھے طرف اوسکی اور آگے اسسے تھے کہ عمل کرتے

السَّيِّاٰتِ ۭ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
بدی کہا لوط نے کہ ای قوم یہ دختران میری ہیں وہ پاکیزہ تر ہیں واسطے تمہارے پس ڈرو تم خدا سے

وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ۭ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۝ قَالُوْا
اور شرمندہ نہ کرو مجکو بیچ حق مہمان میری کی آیا نہیں تم میں کوئی مرد نیک کہا انہوں نے

لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ۝
ہر آئنہ جانتا ہے تو نہیں ہے واسطے ہمارے بیچ دختران تیری کوئی حاجت اور بیشک تو جانتا ہے اوس چیز کو کہ چاہتے ہیں ہم

قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ۝ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا
کہا لوط نے اگر بیشک ہوتا واسطے میرے اوپر تمہارے زور یا پناہ لیتا طرف قبیلہ قوی کی کہا انہوں نے ای لوط بیشک ہم

رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ

فرستادہ رب تیرے کی ہیں ہرگز نہ پہنچیں گے وہ بطرف تیرے پس لیجا اہل اپنے کو ساتھ ایک پارہ شب سے

وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ

اور نہ ملتفت ہو تم میں سے کوئی طرف پشت اپنی کی مگر عورت تیری کہ پہنچنے والا ہے اسکو وہ جو پہنچے گا انکو

اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ○ فَلَمَّا جَآءَ

بدرستیکہ وعدہ عذاب انکا صبح کو ہے آیا نہیں ہے صبح نزدیک پس ہرگاہ کہ آیا

اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ

فرمان عذاب ہمارے کا کر دیا ہمنے سرنگون اور برسایا ہمنے اوپر اوسکی سنگ

سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ع

گل سخت پے در پے اور برابر آئے ہوئے تھے حالانکہ در خط سیاہ و سپید کی تھی نزدیک پروردگار تیرے کی اور نہیں ہے وہ ستمگاروں سے دور

قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى عدد ملائکہ میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ نو تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ بارہ تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ آٹھ تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ سات تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ تین فرشتے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل کہ بصورت امردان کے ابراہیم کے ساتھ بشارت تولد ہونے اسمعیل کی ہاجرہ سے چنانچہ مجمع البیان میں لکھا ہے کہ حضرت ابی جعفر سے مروی ہے کہ یہ بشارت تولد اسمعیل تھی ہاجرہ سے قولہ تعالیٰ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ خبر میں آیا ہے جسوقت کہ فرشتے نزدیک ابراہیم کے آئے بصورت زیبا اور دلکش اور کہا اونہوں نے کہ یا خلیل اللہ مہمانی کر سکتا تو فرمایا کہ آؤ انکو ہمراہ لیا اپنے اور گھر میں لائے اور سارا سے کہا کہ ایسے خوش رو مہمان اور عزیز تمام عمر میں نہیں دیکھے میں اونکے واسطے کھانا طیار کیا چاہیے

چاہیے سارا نے کہا کہ اسوقت کچھ طعام نہیں ہے اور گوشت بھی موجود نہیں کہ اوسکو پکا کریں لیکن ایک گوسالہ ہے کہ تمنے اوسکو پرورش کیا ہے اور دوست رکھا اوسکو [illegible] ہے اور مہرہ اوسکے گلے میں ڈالا ہے ابراہیم نے اوسکو ذبح کر کے بریان کیا اور نزدیک اونکے لائے اونہوں نے دست دراز نہ کیا اوسکی طرف پس داخل ہوا دل ابراہیم میں ایک خوف اسواسطے کہ اوس زمانہ میں معمول یہ تھا جو کوئی کہ قصد آزار کسیکا رکھتا تھا تناول طعام اوسکے سے انکار کرتا تھا اوسوقت فرشتوں نے خوف ابراہیم کو دریافت کیا کہا اونہوں نے کہ نہ ڈرو ہم بھیجے گئے ہیں واسطے ہلاک کرنے قوم لوط کے بیجا ہیں اور ہم کھانے طعام سے ابنیا زمین اور زن ابراہیم اوسوقت پس وہ کھڑی تھی پس ہنسی وہ ازروے تعجب کے اور یہ معنی کتاب علل الشرائع میں طرف امام جعفر صادق کی منسوب کئے ہیں اور تفسیر علی بن ابراہیم میں مذکور ہے کہ سارا کو [illegible] اضطراب بہم پہنچا اور حائض ہوئیں باوجود اسکی کہ حیض کی مدت مدید سے موقوف ہو گیا تھا اور اسیطرح کتاب معانی الاخبار میں حضرت صادق سے روایت ہے کہ ضحکت یعنی حاضت کے آیا ہے اور فرا نے کہا ہے کہ نہیں سنا کسی ثقہ سے کہ اس سے مجازا حیض مراد لیا ہو امام نے اسواسطے کہ حیض گاہ مستلزم فرح اور شادمانی کو ہے اسلئے امید فرزند کی لہذا بطریق کنایہ ضحک سے حیض مراد لی ہے اور وجہ خوف ابراہیم میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا ہے کہ [illegible] ہونے کی جہت سے خوف تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ گمان اونکو یہ ہوا کہ یہ از قسم بشر نہیں ہیں اور امر عظیم کے واسطے آئے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ خوف انکو اسواسطے ہوا کہ وہ سمجھے تھے کہ واسطے عذاب قوم کے آئے ہیں اور یہ وجہ اقرب بصواب ہے اسواسطے کہ لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ دال اسپر ہے اور یہی خوف کرنا نبی کا عذاب اور قہر الہی سے البتہ ممکن ہے اور اور کسی کے خوف

کرنا شایان نبی نہین ہی قولہ تعالی وَاَنَا عَجُوزٌ منقول ہی کہ سن سارا کا اٹھانوی یا ننانوی برس کا
تھا اور سن ابراہیم کا ننانوی برس کا یا سو برس کا تھا اور بعضون نی کہا ہی کہ ایک سو بیس برس کے
تہی اور سن اتنا مین کبھی انکی واسطی فرزند نہوا تھا قولہ تعالی اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
مجمع البیان مین لکھا ہی کہ محسوب کرنا سارا کا اہل بیت ابراہیم سی دلالت نہین کرتا کہ زوجہ کے
اہل بیت و سکی ہی اسواسطی ہر گاہ کہ سارا دختر عم ابراہیم یا دختر خالہ تھین لہذا حق تعالی نی
اونکو اہل بیت ابراہیم سی شمار کیا اور کتاب علل الشرایع مین حضرت امام محمد باقر سی روایت
ہی کہ لوط فرزند خالہ ابراہیم کی تہی اور سارا زوجہ ابراہیم ہمشیرہ لوط تھین بنا بر اسکی سارا دختر
ابراہیم ہوتی مین دختر عم اور وجہ محسوب کی نی سارا کی اہل بیت سی کہ صاحب مجمع البیان
نی ذکر کیا ہی بظاہر واسطی دفع توہم اہل خلاف کے کہ مبادا عائشہ کو محسوب اہل بیت کی کرین چند
کہ دفع و خلل اس توہم کا ہی لیکن یہ احتمال وہ نہین سکتی مین اس جہت کے کہ بروایت مشکات و
جامع الاصول سی معلوم ہوتا ہی ہر گاہ کہ آیت مباہلہ نازل ہوی رسول خدا نی علی و فاطمہ
اور حسنین کو طلب کیا اور کہا اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ بار الہا یہ مین اہل بیت میری ہیں و
قطع نظر اسکی ہر گاہ کہ بسبب نا اہلی کی حق تعالی نی پسر نوح کو اہل بیت ہونی سی خارج کیا جو چنانچہ
قول یا نوح انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح مین سی بری ہی ورنا ام المومنین
عائشہ کی وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا سی ثابت ہی اور کیا خبر قبیح تر اس سی
ہو گی کہ پیغمبر خدا نی حکم باخفای سر کیا ہو اور اوسکو ظاہر کر دیا ہو عائشہ اور حفصہ نی چنانچہ بالاتفاق
و قصص ثابت ہوا ہی کہ افشا راز اونہی سی ہوا ہی اور کمال محل تعجب ہی کہ باوجود نازل ہونی
اس آیت يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ

ضعفین اس خطر سی وہ نہی افشا راز ہوی ہو قولہ تعالی یُجَادِلُنَا کتاب کافی مین بیان مجادلہ
حضرت امام جعفر الباقر علیہ السلام سی اس طرح سی روایت کیا ہی کہ ابراہیم نی فرشتون سی سوال کیا
کہ تم کس واسطی آئی ہو کہا اونہون نی کہ واسطی ہلاک کرنی قوم لوط کی بعد اسکی ابراہیم نی کہا کہ اگر
درمیان قوم لوط کی سو مومن ہون تم اونکو ہلاک کرو گی جبرئیل نی کہا کہ نہین بعد اسکی کہا کہ اگر
درمیان انکی پچاس مومن ہون تم ہلاک کرو گی جبرئیل نی کہا کہ نہین بعد اسکی حضرت ابراہیم نی کہا
درمیان انکی تیس مومن ہون تم اونکو ہلاک کرو گی جبرئیل نی کہا کہ نہین بعد اسکی کہا کہ اگر بیس مومن ہون
تم اونکو ہلاک کرو گی جبرئیل نی کہا کہ نہین بعد اسکی کہا کہ اگر پانچ ہون تم اونکو ہلاک کرو گی جبرئیل
نی کہا کہ نہین بعد اسکی کہا کہ اگر ایک مومن ہو جبرئیل نی کہا نہین بعد اسکی ابراہیم نی کہا کہ لوط درمیان
اوس قوم کی ہین فرشتون نی کہا کہ ہم دانا تر ہین ساتھ اون لوگون کی کہ درمیان اوس قوم کی
ہین بعد اوسکی اہل اوسکی کو نجات دین گی ہم مگر زن اوسکی کو اور مجمع البیان مین لکھا ہی ہر گاہ کہ مراد ابراہیم
کا کمال مستغنی تہا اسواسطی سوال کو جدال نام رکھا اور مجادلہ ابراہیم کا اس جہت سے تہا کہ
ابراہیم بہت بردبار تہی اور تعجیل انتقام بدکارون مین نہین کرتی تہی اور بہت آہ کرنی والی تہی اور
اصول کافی مین ابی جعفر سی منقول ہی کہ معنی اواہ کی دعا کی ہین ای کثیر الدعا اور محمد بن
مسعود عیاشی نی بہی حضرت صادق سی معنی اواہ کی دعا کی نقل کی ہین اور کتاب معانی الاخبار
مین بہی اوسی ابی اسحاق خزاعی سی نقل کیا ہی اور راوی نی اپنی باپ سے روایت کی ہی
ہین ایک روز ہمراہ حضرت صادق کی واسطی عیادت ایک اہل ایمان ورود دستان حضرت کے
گیا ایک شخص کو دیکھا مین نی کہ بہت آہ کرتا ہی کہا مین نی کہ اے میری گریہ پروردگار اپنی کا کر
پناہ ساتھ اوسکی لیجا کہنی آہ سی کہ فائدہ نہین ہی حضرت صادق نی فرمایا برسکہ اواہ انہا

ہی اسامی الٰہی سی ہر رگ مین اسما اوسکی جو شخص کہ آہ کرے نام خدا کا اوس نی در استغاثہ
بسا ہے اوسکی کیا بنابر اس حدیث شریف کی محتمل ہی کہ مراد آہ سی اسی آیہ کریمہ مین بہت گزر ہوئی
ہون اسم الٰہی کی قولہ تعالیٰ ضاق بہم ذرعا اور تنگ ہوئی سینہ اونکی کی بجہت مہمانداری کی نہ تھی طاقت
سی تہی کہ یہہ مہمان بڑی ہی خوشرو اور صورتوالی تہی اول کشتی آئی تہی اور بدی قوم اپنی سی اندیشناک تہی
اور قوم اونکی نی شرط کی تہی کہ کسی غریب کی مہمانی نکیجیو منقول ہی کہ حق تعالیٰ نی ملائکہ سی فرمایا
جبتک کہ لوط چار مرتبہ بدی قوم اپنی کی گواہی نی دے اونکو ہلاک مت کرو بعد اسکی لوط نی انکو کہا کہ تمکو خبر
نہین پہنچی ہی کہ افعال اس شہر کی بہت بد ہین کہا اونہون نی کہ انکی افعال کیا ہین لوط نی ازروی
شرم کی تصریح افعال انکی نکی اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ یہہ قوم بدترین اہل عالم کی ہی جبرئیل نی
میکائیل سی اشارہ کیا کہ اب ایک گواہی ہم پہنچی بعد اسکی لوط ہمراہ اونکی متوجہ شہر ہوئی سر کالیکہ
دروازہ شہر پہنچی سخن اول کہا اور جسوقت کہ شہر مین داخل ہوئی پھر وہی سخن فرمایا اور اسیطرح
جسوقت گھر مین پہنچی پھر فرمایا کہ چار گواہیان حاصل ہوئین بعضون نی کہ مہمان لوط کو دیکھا
اور انکو پہنچانا اور بعضی کہتی ہین کہ لوط ہمراہ انکو ایسی وقت لائی کہ کسی نی انکو نہ دیکھا سوی
زن لوط کی کہ انکو دیکھا اور بالائی بام آئی اور آگاہ کیا کہ سرای لوط مین مہمان آئی ہین کہ کسی نی مثل انکی
جمال انکی کی نہین دیکھا اور کتاب علل الشرایع مین لکھا ہی کہ ایک شخص نی حضرت صادق
سی سوال کیا کہ قوم لوط آنی مہمانون سی کسطرحسی مطلع ہوئی حضرت نی فرمایا کہ زن لوط
اوسوقت باہر آئی اور صفیر بجاتی تہی اور صفیر اوسکی سی قوم لوط آگاہ ہوئی اور خانہ لوط
مین آئی اور اسی واسطی بجانا صفیر کا مکروہ ہی اور علی ابن ابراہیم نی لکھا ہی کہ علامت
آنی مہمانونکی خانہ لوط مین یہہ تہی کہ اگر شبکو مہمان آتی تہی تو پشت بام آتش روشن کرتی تہی زن

اوسکی اور اگر دنکو آتی تہی تو پشت بام پر دہوان کرتی تہی اور ہر گاہ کہ جبرئیل ہمراہ ملائکہ کی
خانہ لوط مین آئی زن اوسکی نی پشت بام آتش روشن کی قوم اوسکی واقف ہوکر ہر طرف سی متوجہ خانہ
لوط ہوئی اور مہمانونکو طلب کیا کہا لوط نی کہ ای قوم یہہ دختران میری مین کہ وہ بہترین و اطہر
تمہاری ہی کہ نکاح مین لاؤ انکو اور اس حکم تزویج کی دو احتمال مین ایک یہہ ہی کہ حکم تزویج کا انسان
ہوا کہ یہہ شریعت اونکی مین تزویج ساتھ کفار کی جائز ہو چنانچہ اول اسلام مین جناب نبی نی
دختر اپنی کو ابو العاص سی کہ کافر تہا نکاح کیا اور بعد اوسکی یہہ حکم منسوخ ہوا اور بعضی کہتی ہین
کہ مراد بناتی سی دختران امت ہین چنانچہ علی ابن ابراہیم نی اپنی تفسیر مین لکھا ہی اور وجہ کہنی کی
یہہ ہی کہ انبیا بمنزلہ پدران اونکی کی ہین شفقت اور حرمت مین کتاب تہذیب الاحکام مین مروی
ہی کہ ایک شخص نی حضرت امام رضا علیہ السلام سی سوال کیا دبر زوجہ سی حضرت نی فرمایا کہ
حلال کیا ہی اس وطی کو ایک آیہ نی کتاب اللہ کی کہ وہ قول لوط کا ہی کہ ہؤلاء بناتی ہن
اطہر لکم اسواسطی کہ لوط جانتی تہی کہ خواہش انہین کی نہین ہی بیچ فرج اونکی اور رغبت انکو نہین
ساتھ نکاح بنات کے دال اس پر کہ وطی دبر زن حلال ہی فائدہ اس آیہ سی دو امر مستفاد ہوتی
ہین ایک یہہ ہی کہ بر تقدیر تسلیم تزویج علی ابن ابیطالب ام کلثوم ساتھ خلیفہ ثانی کی دلیل کفر
خلیفہ ثانی نہین ہی اور دوسرے یہہ ہی کہ ہم بستر ہوئی سی کوئی خوبی نہین کہا ہی باوجود لفظ
کی چنانچہ جمع ہوئی زن لوط نی مرد شی علی ہذا القیاس حال عائشہ کا اور جسطرحسی زن لوط نی
افشا سر مہمانان لوط کیا اسطرحسی عائشہ نی بہی افشا اسرار جناب کے کیا قولہ تعالیٰ لو ان لی بکم قوۃ او اوی الی رکن شدید
کتاب اکمال الدین و اتمام النعمت مین لکھا ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا کہنا لوط
کا لو ان لی بکم قوۃ آرزو کرنا ہی قوت قائم آل محمد کا اور رکن شدید سی کلیسا ہی اصحاب

اوس حضرت کا اسواسطی کہ قوت ایک کی اونمین سی برابر قوت چالیس مرد کی تہی اور دل ایک کا بہی
سی سخت تر تہی آہن سی اگر کوہ تی آہن پر گذرین اوسکو پارہ کرین اور شمشیرای کو غلاف مین کرتی
مین جب تک کہ رضای الٰہی ثابت ہوا ور یہہ تین سی تیرہ شخص مین چنانچہ علی بن ابراہیم نی جناب صادق
سی روایت کی ہی کہ قوت سی قائم مراد ہین اور رکن شدید سی تین سی تیرہ اصحاب ہین اور سارا
معنی آیہ کریمہ کی یہہ ہین کہ کاش کہ میری واسطی قوت قائم آل محمد ہوتی یا یہہ کہ پناہ لیجاتا مین ساتہ
اصحاب قوی کی اوس حضرت کی تا دفع تمکو کرتا مین کتاب کافی مین حضرت امام محمد باقر سی مروی ہی کہ حضرت
نی فرمایا کہ رحمت کری حق تعالی لوط کو اگر وہ جانتی کہ گہر مین اونکی کون مین ہرآینہ جانتی کہ حضرت اونکے
واسطی تہی اور قوم کو قوت داخل گہر کی نہی اسواسطی کہ کون سا رکن سخت تر جبرئیل سی ممکن تہا اور ایک حدیث
مین آیا ہی کہ جبرئیل نی ہرگاہ کہ لوط سی اس قول کو سنا کہا کاش کہ تیرا رکن شدید ہی کچہہ غم نکر رسول
ہی کہ لوط نی در خانہ اپنی کو بند کیا تہا اور پس سی سوال کرتی تہی قوم اونکی نی دیوار کو منہدم کرکی
ارادہ کیا کہ گہر مین داخل ہوں لوط اوسوقت نہایت مضطر تہی اور اندوہناک ہوی ملائکہ
نی ہرگاہ کہ اضطراب انکا دیکہا کہا اونہوں نی کہ اے لوط ہم فرستادہ خدا ہین ہرگز پہنچا نسکینگے
کی ضرر کو طرف تیری بعد اسکی وہ قوم گہر مین داخل ہوی اور قصد فرشتوں کا کیا اونہوں نے
جبرئیل آگی بڑہی اور پر اپنی اونکی منہ پر مارے سب کور ہو گئی اور خانہ لوط سی باہر دوڑے اور
کہتی تہی کہ ڈرو مہمانان لوط جادوگر ہین اور ہمکو بسحر کور کیا بعد اسکی جبرئیل نی کہا کہ اے لوط
لیجا اہل اپنی کو آخر کی شب مین اور تفسیر عیاشی مین حضرت صادق سی مروی ہی کہ حضرت
امیر المومنین علیہ السلام اس آیہ کو بقطع من الیل مظلما پڑہا ہی اور جبرئیل نی کہا
کہ نہ متوجہ ہو کوئی تم مین طرف پشت اپنی کی مگر زن تیری ہمیشہ بد ہوئی اوسکی منقول ہی کہ زن لوط

لوط کی طرف پشت اپنی کی دیکہا اور بشدت عذاب قوم اپنی کو مشاہدہ کیا از روی تاسف کی کہا
وا قوماہ فی الحال ایک سنگ آسمان سی سر اوسکی پر آیا اور سر اوسکی پریشان کیا اور اس
تفسیر کی لازم آتا ہی کہ لوط نی زن اپنی کو ہمراہ لیا تہا اور بعضی کہتی ہین کہ لوط نی
اپنی زن کو ہمراہ نہ لیا تہا بنا بر اسکی معنی لا یلتفت کی لا یتخلف کے ہوگی یعنی چاہئے کہ
تخلف نکری تم مین سی کوئی مگر زن تیری کہ وہ تخلف کریگی اور شہر مین رہ جاویگی اسواسطی
بعضون نی کہا ہی کہ الا امراتک استثنا فاسر باھلک سی ہی یعنی کہ لیجا لوگون اپنی کو
مگر زن کو اوسکو شہر مین چہوڑ جا اور موید اس معنی کی قرات عبد اللہ بن مسعود کی ہی یا قرات
ابی کی ہی انہوں نی اس آیہ کو اسطرح سی پڑہی فاسر باھلک بقطع من الیل الا
امراتک اور صاحب مجمع البیان نی لکہا کہ اونکی قرات مین ولا یلتفت منکم احد
نہین ہی اور دو معنی صاحب مجمع البیان نی اور بہی لکہی ہین ایک یہہ ہی کہ نہ ملتفت ہو کوئی
تم مین سی طرف مال اپنی کی اور دوسرے معنی یہہ ہین کہ نہ ملتفت ہو کوئی تم مین سی جسوقت کہ
سنے اضطراب اور رونی انہیں قوم کو اور گرنی اور مرنی اونکی کو خدا نی فرمایا ان موعدھم
الصبح منقول ہی کہ ہرگاہ لوط نی جبرئیل سی عجلت واسطی عذاب کیا جبرئیل نی کہا کہ چونکہ
وعدہ عذاب انکا صبح کو ہی اور ہمکو تخلف وعدہ کا ممکن نہیں ہی آیا صبح نزدیک نہیں کتاب
کلینی مین حضرت امام محمد باقر سی مروی ہی کہ لوط نی فرشتوں کو کہا میری کچہہ جلدی کرو فرشتوں نی کہا
وہ حاجت کیا ہی لوط نی کہا وہ حاجت میری یہہ ہی کہ اس ساعت مین قوم پر ہمکو عذاب کرو
کیواسطی کہ ڈرتا ہون مین کہ جانب پروردگار سی حق انکی مین کوئی امر بدا واقع ہو اسکی
فرشتوں نی کہا کہ وعدہ عذاب صبح ہی اور طلوع صبح نزدیک ہی آیہ در قضای خدا تعالی کہا

ہی کہ إن موعدهم الصبح … فأسر بأهلك سی … أليس الصبح

بقريب کو کہا ہی کہ جواب سوال لوط ہی کذا فی بعض التفاسیر جعلنا عاليها

سافلها یعنی جس وقت کہ آیا حکم ہمارا ساتھ عذاب قوم لوط کی کہا یعنی جبرئیل کو کہ اپنی کو

نیچی شہر کی … اس شہر کو بلند کر چنانچہ بموجب فرمودہ الٰہی اس قدر اوس شہر کو بلند کیا

کہ اہل آسمان آواز مرغ اور کتوں کی سنتے تھی بعد اسکی حکم کیا یعنی کہ اوس شہر کو

سرنگون کرو اور برسایا یعنی اوپر اونکی ایک سنگ کل تھے سی

وإلى مدين أخاهم شعيبا قال يا قوم اعبدوا الله ما لكم من

اور بھیجا طرف اہل مدین کے بھائی انکی شعیب کو کہا شعیب نے کہ ای قوم میری عبادت کرو تم خدا کی کہ نہیں ہی واسطے تمہارے

إله غيره ولا تنقصوا المكيال والميزان إني أراكم بخير وإني أخاف

کوئی خدا سوا خدا کی برحق کے اور نہ کم کرو تم پیمانہ کو اور ترازو کو بدرستیکہ میں دیکھتا ہوں تمکو ساتھ فراخی کے اور … ڈرتا ہوں

عليكم عذاب يوم محيط ۝ ويا قوم أوفوا المكيال والميزان

اوپر تمہارے عذاب اوس دن کا کہ احاطہ کرنیوالا ہوگا اور ای قوم میری تمام کرو تم پیمانہ کو اور ترازو کو

بالقسط ولا تبخسوا الناس أشياءهم ولا تعثوا في الأرض

ساتھ عدل کی اور نہ کم کرو تم لوگوں سی حق اونکی کو اور نہ فساد کرو تم بیچ زمین کے

مفسدين ۝ بقيت الله خير لكم إن كنتم مؤمنين

درحالیکہ تباہ کرنیوالے ہوویں … کو بقیہ خدا کا بہتر ہی واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان لانے والے

وما أنا عليكم بحفيظ ۝ قالوا يا شعيب أصلاتك تأمرك

اور نہیں ہوں میں اوپر تمہارے نگہبان کہا انہوں نے کہ ای شعیب آیا نماز تیری امر کرتی ہی تجکو

تأمرك أن نترك ما يعبد آباؤنا أو أن نفعل في أموالنا

امر کرتی ہی تجکو یہ کہ ترک کریں ہم اوس چیز کو کہ عبادت کرتی تھی … باپ دادے ہمارے اوسکی یا یہ کہ ترک کریں بیچ اموال اپنی کی

ما نشاء إنك لأنت الحليم الرشيد ۝ قال يا قوم أرأيتم

اوس چیز کو کہ چاہتے ہیں ہم … بدرستیکہ تو البتہ تو ہی بردبار رشید ہی کہا شعیب نے ای قوم میری خبر دو تم

إن كنت على بينة من ربي ورزقني منه رزقا حسنا وما

کہ اگر ہوں میں اوپر حجت کی جانب رب اپنی سے اور روزی دی ہی میرا … روزی نیک اور نہیں

أريد أن أخالفكم إلى ما أنهاكم عنه إن أريد إلا الإصلاح

چاہتا میں یہ کہ مخالفت کروں … اوس چیز کو کہ منع کرتا ہوں تم … نہیں چاہتا ہوں مگر اصلاح کو

ما استطعت وما توفيقي إلا بالله عليه توكلت وإليه

جس قدر کہ ہو سکی مجھسے اور نہیں ہی توفیق میری مگر ساتھ خدا کی توکل کرتا ہوں میں اور طرف اوسیکے

أنيب ۝ ويا قوم لا يجرمنكم شقاقي أن يصيبكم مثل ما أصاب

بازگشت کرتا ہی اور ای قوم میری نہ … کری تمکو دشمنی میری … پہنچے تمکو مانند اس چیز کی کہ پہنچی

قوم نوح أو قوم هود أو قوم صالح وما قوم لوط منكم ببعيد ۝

قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح کو اور نہیں ہی قوم لوط اتم سی دور

واستغفروا ربكم ثم توبوا إليه إن ربي رحيم ودود ۝ قالوا

اور طلب … تم رب اپنی سی بعد اسکی رجوع کرو تم طرف اوسکی بدرستیکہ رب میرا مہربان ہی لطف کرنیوالا کہا انہوں نے

يا شعيب ما نفقه كثيرا مما تقول وإنا لنراك فينا

کہ ای شعیب نہیں سمجھتی ہیں ہم اکثر اوس چیز کو کہ کہتا ہی تو اور بدرستیکہ ہم البتہ دیکھتی ہیں تجکو بیچ اپنی …

وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ وَمَا أَنتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ○ قَالَ يَا قَوْمِ

اور اگر نہ ہوتی قوم تیری البتہ سنگسار کرتے ہم تجھکو اور نہیں تو اوپر ہمارے غالب کہا شعیب نے اے قوم میری

أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا إِنَّ رَبِّي

کیا قوم میری زیادہ عزیز ہے اوپر تمہارے اللہ سے اور پکڑا تم نے اوسکو پیٹھ پیچھے اپنی مثل بھولی ہوئی چیز کی بیشک رب میرا

بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ○ وَيَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ

ساتھ اوس چیز کی کہ عمل کرتے ہو احاطہ کرنے والا ہے اور اے قوم میری عمل کرو تم اوپر مکان اپنے کی بدرستیکہ میں بھی عمل کرنیوالا ہوں

سَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ

قریب ہے کہ جانوگے تم جس شخص کو کہ آویگا عذاب ایسا کہ رسوا کریگا اوسکو اور اوس شخص کو کہ وہ جھوٹا ہے

وَارْتَقِبُوا إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ ○ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا

اور انتظار کرو تم بدرستیکہ میں ساتھ تمہارے انتظار کرنیوالا ہوں اور جبکہ آیا حکم عذاب ہمارا نجات دی ہم نے شعیب کو

وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ

اور اون لوگوں کو کہ ایمان لائے ساتھ اوسکے ساتھ بخشش کے ہم سے اور لیا اون لوگوں کو کہ ظلم کیا اونہوں نے آواز سخت نے

فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ○ كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا

پس ہوئے وہ بیچ گہروں اپنے کی ہلاک ہونے والے گویا کہ نہ تہی وہ بیچ اوسکی

أَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ

آگاہ ہو کہ دوری ہے واسطی اولاد مدین کے جسطرح کہ دور ہوئے قوم ثمود

قوله وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا منقول ہی کہ مدین اسم قبیلہ کا ہی بنام ہی اوس شہر کا

کہ جسمین وہ بستی تہی اور بعضوں نی کہا ہی کہ مدین ابن ابراہیم نی بنا کی اوس شہر کی بنا اور علما

ابراہیم نی کہا ہی کہ ... بیچ راہ شام کی اور شعیب اوس بستی اوس قوم کی تہی قوله عَذَابَ

يَوْمٍ مُّحِيطٍ مراد اوس سی عذاب روز قیامت کے ہر گاہ کہ وہ روز مشتمل ہی اوپر عذاب ہر ایک کو تہا

کفار اوس سی نجات نہیں پایگا اور اوس روز کو باحاطہ موصوف کیا ہی لا احاطہ عذاب صفت ... قوله

بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اوس کی احتمال ہیں ایک یہ ہی کہ بعد تمام ... کرنی کی

حق تعالی نی واسطی تمہاری حلال سی بہتر ہی کم کرنی کیل اور وزن سی اور معنی ابن عباس کی ...

اور ابن جبیر نی کہا ہی نعیم باقیہ حق تعالی بہتر ہی اوس نفع سی کہ ... کیل سی حاصل ہوتا ہے

حسن اور مجاہد نی کہا ہی کہ ثواب باقیہ طاعت خدا بہتر ہی واسطی تمہاری اوس سی کہ تم

باقی ہی اور دنیا فانی ہی اور مولانا طبرسی علیہ الرحمہ نی کہا ہی کہ موید اسکا قول حق تعالی ہی

الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا اور تفسیر ... نی کہا

ہی بقیۃ اللہ سی مراد رزق حلال ہی اور کتاب کمال الدین میں حضرت امام محمد باقر سی مروی ہی کہ

کہ قائم آل محمد خروج کرینگی اور پشت مبارک اپنی خانہ کعبہ سی متصل کرینگی اور تین سو تیرہ شخص

رکاب آنحضرت میں حاضر ہونگی پس وہ حضرت کہینگی کہ انا بقیۃ اللہ و حجتہ و خلیفتہ

عليكم اور بعد اسکی کوئی شخص آنحضرت پر سلام نکریگا مگر یہ کہ کہیگا السلام علیک یا بقیۃ اللہ فی ارضہ

قوله أَنتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ اس کی دو معنی ایک یہ کہ کنایہ ہی کہ ہر آئینہ تو شعیب جاہل ہی

اور دوسرا ... یہ ہر گاہ وہ قوم جانتی تہی کہ وہ حضرت موصوف ہیں دو صفت میں ... برخلاف

... اسطرح کی باتیں زبان پر لاوین اور جواب اس شرط کا یہ ہی پس آیا ممکن ہی ...

یہ باوجود ان عقول کی خیانت و حیلہ کی کرو میں اور خلاف اسی ہو وہی کہ لاؤں ...

محذوف ہی قوله ضَعِيفًا جبائی نی کہا ہی کہ مراد ضعیف سی ضعیف البدن ہی اور سفیان ...

کہا ہی کہ ضعیف اسسے مراد ہی اور بعضوں نی کہا ہی کہ اعمی مراد ہی چنانچہ بعضی تفاسیر
سی معلوم ہوتا ہی کہ بلغت اہل حمیر ضعیف معنی اعمی کی ہی اور مراد اسسے یہ ہی کہ وہ کو
باین عیب مبتلا ہی کچھ ہمارا ضرر نہیں کر سکتا ہی اور بنا بر اس اعمی ہونی کی اور ضعیف بصر
ہونیکے قید دنیا فینا کا بوجہ ہوتا ہی سو ظاہر کہ دونو وصف بیبات [illegible]

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ○ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ
اور ہر آئنہ تحقیق کہ بھیجا ہمنی موسی کو ساتھ معجزات اپنی کی اور حجت روشن کے طرف قوم فرعون کے
وَمَلَئِهِ فَاتَّبَعُوا أَمْرَ فِرْعَوْنَ ۖ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ ○ يَقْدُمُ
اور سرداران اوسکی کی پس پیروی کی اونہوں نی حکم فرعون کی اور نہ تھا حکم فرعون کا نیک آگے ہوگا فرعون
قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۖ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ
قوم اپنی کی روز قیامت پس وارد کیا اونکو فرعون نی آتش دوزخ میں اور برا مکان ہی [illegible]
وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ ○
اور تابع کئی گئی وہ لوگ بیچ اس دنیا کی لعنت کو اور بیچ روز قیامت کے برا عطا ہی کہ دی گئی ہین
ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْقُرَىٰ نَقُصُّهُ عَلَيْكَ ۖ مِنْهَا قَائِمٌ وَحَصِيدٌ ○
یہ اخبار دیہات کی کہ ہلاک کئی گئی ہین کہ بیان کرتے ہین ہم اوپر تیری بعضی اون دیہات سی قائم ہین اور بعضی معدوم
وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ۖ فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ
اور نہین ظلم کیا ہمنی اونکو اور لیکن ظلم کیا اونہوں نی اوپر نفس اپنی کی پس نفع نہ پہنچایا اونکو
آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مِن شَيْءٍ لَّمَّا جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ
خدایان اونکے کی جنکو پکارتے تھی سواے خدا کے کسیطرح سی جسوقت کہ آیا حکم رب تیرے کا

وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ ○ وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا
رب تیرے کا اور نہ زیادہ کیا واسطے اونکی سواے ہلاکت کی اور اسیطرح ہی پکڑنا رب تیرے کا جسوقت
أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۚ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ ○ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لیا اہل دیہات کو حال اونکا اہل اوسکے ظالم تحقیق پکڑنا اوسکا دردناک ہی سخت بیچ اسکی
لَآيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ
ہر آئنہ عبرت ہی واسطی اوس شخص کی کہ خوف کری عذاب آخرت سی یہ روز قیامت وہ دن ہی کہ جمع کئی جاوینگی بیچ اوسکے لوگ
وَذَٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ ○ وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مَّعْدُودٍ ○
اور یہ روز قیامت وہ دن ہی کہ حاضر کئی گئی ہین اہل آسمان و زمین اور نہیں تاخیر کرتے ہم اوسکو مگر واسطے وقت گنے گئی کے
يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ ○
جس دن کہ آویگا [illegible] کلام کریگا کوئی شخص مگر ساتھ حکم اوسکی کی پس بعضی اونمین بدبخت ہین اور بعضی نیک بخت
فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ ○
پس لیکن وہ لوگ کہ بدبخت ہوئے پس بیچ آگ کے ہین واسطی اونکی بیچ آتش کے [illegible]
خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۚ
کہ ہمیشہ رہنی والے بیچ اوسکی جبتک کہ رہیں آسمان اور زمین مگر جو کچھ کہ چاہے رب تیرا
إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ○ وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ
تحقیق رب تیرا کرنیوالا ہی واسطے جس چیز کو کہ چاہتا اور لیکن وہ لوگ کہ نیک بخت ہوئی پس بیچ جنت کی ہین
خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ
کہ ہمیشہ رہنیگے بیچ اوسکی جبتک کہ رہین آسمان اور زمین مگر جو کچھ کہ چاہے رب تیرا

عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ ○ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰؤُلَاءِ

بخشش غیر منقطع پس نہ ہو تو بیچ شک کی اوس چیز سے کہ عبادت کرتے ہیں یہہ مشرک

مَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْبُدُ آبَاؤُهُم مِّن قَبْلُ وَإِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ

نہیں عبادت کرتے ہیں مگر جیسے کہ عبادت کرتے تھے باپ دادے انکے پہلے اور ہم البتہ پورا دینے والے ہیں انکو حصہ انکا [illegible]

غَيْرَ مَنقُوصٍ ○

بدون کمی کی

قوله لا تکلم نفس تقدیر اسکی لا تتکلم ہے بظاہر اس آیہ میں اور آیہ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ اور اس آیہ میں کہ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْأَلُ عَن ذَنبِهِ إِنسٌ وَلَا جَانٌّ باوجود کہ یہی حق تعالی کی وَقِفُوهُمْ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ تناقض معلوم ہوتا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ بعضی مقام روز قیامت میں ایسے ہونگے کہ جن میں اجازت کلام کی ہوگی اور بعضے ایسے ہونگے کہ [illegible] گفتگو سے [illegible] منع کئے گئے ہیں [illegible] اور بعضوں نے یہہ کہا ہے کہ نطق اور گویائی نہیں ہوتی واسطے دلیل کی اور تکلم ہوگی [illegible] اور جواب فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْأَلُ کا یہہ ہے کہ یہہ سوال کیا جاویگا کہ کوئی گناہ [illegible] واسطے پہچان کی اسواسطے کہ حق تعالی سب کے گناہوں کا جاننے والا ہے اور معنی وَقِفُوهُمْ الآیہ کی یہہ ہیں کہ وہ سوال کئے جاوینگے [illegible] توبیخ اور تخویف [illegible] وارد روز قیامت میں ہر گاہ کہ خلائق واسطے حساب کی ٹھہرائی جاوینگی اور جمیع انبیا اور صدیقین اور شہدا حاضر ہونگے اور ملائکہ صف باندہے ہونگے [illegible] ندا ہووے گی کہ کون ہے [illegible] کسی جاہے کہ ہو کوئی جواب دیگا پھر ندا ہووے گی [illegible] ملائکہ کہ جنہوں نے تمام عمر ابتدای خلق عالم سے تہانتک ایکساعت بھی غافل نہیں ہوئی ہیں یہان عجز عرض کرینگے سُبْحَانَكَ

سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ اور یہہ ملائکہ وہ ہیں کہ تمام عمر رکوع میں ہیں یا سجود میں ہیں یا تسبیح میں ہیں [illegible] مشغول ہیں [illegible] علامت سعادت کی [illegible] اور حضرت [illegible] شقاوت [illegible] مَا دَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ اس آیہ میں [illegible] برزخ ہے کہ قبر [illegible] قیامت کبری کی اہل شرک و نفاق اوس آتش میں جلیں گے اور معنی اس کی یہہ ہیں جب تک آسمان و زمین [illegible] باقی ہیں اوس آتش میں [illegible] کہ حق تعالی جانیگا کہ انکو عذاب برزخ [illegible] نکال کر [illegible] دوزخ میں لیجائیگا اور علمائے [illegible] اشکال [illegible] تجدید خلود [illegible] ساتھہ مدت دوام آسمان و زمین کی [illegible] إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ سے معلوم ہوتا ہے [illegible] ظاہر [illegible] علمانے [illegible] آسمان و زمین جنت و نار [illegible] نہیں ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ تقدیر اسکی یوں تھی مَا دَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ [illegible] کہا ہے [illegible] لَا أَفْعَلُ ذٰلِكَ مَا اخْتَلَفَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا دَامَتِ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ [illegible] کہ یہہ استثنا واسطے زیادتی مدت [illegible] اور زیادتی [illegible] نعمت اہل جنت کے اور تقدیر اس آیہ کی [illegible] إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ مِنَ الزِّيَادَةِ عَلٰى هٰذَا الْمِقْدَارِ اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہہ استثنا [illegible] محشر میں [illegible] حساب کی کھڑے کئے جاوینگے [illegible] دوزخ جنت کے [illegible] نار کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہہ استثنا ہے فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ سے [illegible] تقدیر اس آیہ میں [illegible] إِلَّا مَا

شاء ربك من اجناس العذاب الخارجة عن هذا الحصر يعني اور اس قبيل

اور اقوال نقل كئی ہین كہ خالی از تكلف نہین ہین اور علی بن ابراہیم نی تفسیر اس آیہ مین ذكر كیا

كہاہی كہ یہہ دو حكم بہی اور منكرین عذاب قبر كی اور ثواب و عقاب برزخ كی اور اكثر حمل اسكا بر بنا بر قیامت كرین

تو كابكا اخراج و كرنا یہی كہ معاد استثنا كا ہی غیر متصور لہذا علمائی توجیہ اسكی مین كلمات چند

بیان كئی ہین كہ خالی تكلف سی نہین ہی اور بعضی معاصرین اہل حدیث كثرہم الله تعالی كہاہی كہ

مراد اس سی ما دامت دنیاہی كہ برزخ قبر مین پیش از قیام قیامت كا معذب ہونگی اور متنعم ہونگی

اسواسطی كہ قیامت مین آسمان و زمین نہین اور اسی واسطی حق تعالی نی فرمایاہی النار یعرضون

علیها غدوا وعشیا اور حدیث مین وارد ہوا ہی كہ مراد اس نار سی نار برزخ ہی اسواسطی كہ قیامت

مین غدوا اور عشیا مقصود نہین اور تفسیر عیاشی مین حضرت صادق علیہ السلام سی وہی آیہ كی مراد

بار سی اس آیہ مین و سبی شیاطین بس ہی عدای آل محمد سی اور مراد جنت سی اتصاف مولات آل

محمد كی ساتہہ ہی معنی اس آیہ كی یہہ ہین كہ اہل شقاوت دوستی عدای آل محمد مین اور یہہ وہ لوگ

ہمیشہ متصف رہین تعالی مین كی مگر یہہ كہ حق تعالی فرقہ كی جایی بسعادت ولایت اہل بیت متصف ہوین

اور نا چہ سی جایی بشقاوت لابت آل محمد متصف ہین نعوذ بالله من هذا انتہی كلامہ اور ظاہر

یہہ آیہ جملہ متشابہات سی ہی لہذا معنی اسكی مطابق اخبار كی كہنا مناسب ہی قوله

فلا تك في مرية

بعضون نی كہاہی خطاب فلا تك كا اگرچہ بحسب ظاہر طرف پیغمبر كی ہی لیكن مراد امت آنحضرت كی

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

اور تحقیق دی ہم نی موسی كو كتاب پس اختلاف كیا گیا بیچ اوسكی اور اگر نہوتا قول سبقت ... آگے ہوا

سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ ○

گذرا ہوا جانب رب تیری سی البتہ حكم كیا جاتا درمیان اونكی اور بدرستیكہ وہ البتہ بیچ شك كی ہین اوسی قرآن كی

وَإِنَّ كُلًّا لَمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ○

اور بدرستیكہ یہ سب مومنین و كافرین البتہ تمام دیگا پروردگار تیرا جزا اعمال اونكی كو بدرستیكہ وہ ساتہ اوس كی كہ كرتی ہین خبردار ہی

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا إِنَّهُ بِمَا

پس مستقیم ہو تو جیسا كہ حكم كیا گیا تو اور جو شخص توبہ كری ساتہہ تیری اور نہ حد سی تجاوز كرو تم بدرستیكہ خدا ساتہہ اوس چیز كی

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ

كہ كرتی ہو تم بینا ہی اور نہ میل كرو تم طرف اون لوگون كی كہ ظلم كیا اور ہووین ... پس مس كری تم كو آتش دوزخ اور نہین واسطی تمہاری

مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ ○ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ

سوا خدا كی كوئی دوست بعد اوسكی نہ مدد دی جاوگی تم اور برپا ركہہ تو نماز كو دو طرف

النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ

دن كی اور ساعت شب سی بدرستیكہ نیكیان لیجاتی ہین بدیون كو

ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ ○ وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ

یہہ پند دینا ہی واسطی پند لینی والون كی اور صبر كر تو پرہیزكاری پر پس بدرستیكہ خدا نہین ضائع كرتا اجر

الْمُحْسِنِينَ ○ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ

نیكو كارون كا پس كیون نہ تہی اہل قرنون سے اگلی صاحبان عقل . كہ منع كرتی

عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ

فساد سے بیچ زمین كی مگر تہوری سے اون مین كہ نجات دی ہم نی اونكو ... اور پیروی كی

الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ۝ وَمَا كَانَ رَبُّكَ

اون لوگون نے کہ ظلم کیا اونہون نے اوس چیز کی کہ متنعم ہوئی تہی بیچ اوسکی اور تہی وہ کافر اور نہ تہا رب تیرا

لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ۝ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ

تاکہ ہلاک کرے بستیان کو ساتہ ظلم کی حال آنکہ اہل اونکی مصلح ہون اور اگر چاہتا رب تیرا البتہ کر ڈالتا

النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ۝ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ

لوگونکو ایک گروہ اور ہمیشہ ہین وہ اختلاف کرنیوالے مگر اوس شخص پر کہ رحم کری رب تیرا

وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ

اور واسطے اوسکی پیدا کیا اونکو اور تمام ہوا سخن رب تیرا کا البتہ بہر دونگا مین جہنم کو

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝ وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ

جن سے اور انسان سے سبکو اور ہر چیز کہ بیان کرتی ہین اوپر تیرے اخبار

الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ

پیغمبرون سے وہ کہ ثابت کرتی ہین ہم ساتہ اوسکی دل تیرے کو اور آیا تجکو بیچ اس سورہ کے حق اور پند

وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ وَقُلْ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَىٰ

اور یاد دہی واسطی مومنون کی اور کہہ واسطی ان لوگون کی کہ نہین ایمان لاتے عمل کرو تم اوپر

مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ ۝ وَانْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ ۝ وَلِلَّهِ

جگہ اپنی کی ہر آئینہ ہم عمل کرنیوالے ہین اور منتظر رہو تم ہر آئینہ ہم بہی منتظر ہین اور واسطی خدا کے

غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَ

غیب آسمانون اور زمین کا اور طرف اوسکی رجوع کرتی ہین سب امر پس عبادت کرو تم اوسکی اور

ع

وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

اور توکل کرو اوپر اوسکی اور نہین ہے رب تیرا غافل اوس چیز سے کہ عمل کرتے ہو تم

قولہ فاستقم کما امرت ومن تاب تفسیر مجمع البیان مین ابن عباس سے مروی ہی کہ کوئی آیہ
نازل نہین ہوئی تہی جنابؐ پر کہ شدید تر اس آیہ سے ہو اور بنابر اسکی ہر گاہ کہ اصحاب آنحضرت کی عرض کرتے
تہی جلدی اور سرعت سی پیری آپکو عارض ہوئی یا رسول اللہ حضرت یہہ جواب مین فرماتی تہی شیبتنی
سورۃ ہود والواقعۃ یعنی موجب پیری کی ہوئی سورہ ہود اور سورہ واقعہ اور جناب والد
ماجد علیین مکان نی کتاب مواعظ حسنہ مین لکہا ہی کہ وجہ پیر کرنی سورہ واقعہ کی مشتمل ہونا اوسکا ہی
اکثر احوال قیامت پر واللہ یعلم مخفی نہ ہی کہ اس آیہ وافی ہدایہ سی مستفاد ہوتا ہی کہ کسی کو نہ چاہیی
کہ بہ استحسان خود اختراع عبادت کری کیفیت اور کمیت اوسکی مین کمی اور زیادتی کرے کیونکہ ایسی
اختراع موجب دوری حق تعالی سی ہی اسواسطی کہ قرب وسوقت متصور ہوتا ہی کہ عبادت مطابق رضای
الٰہی ہو اور اس آیہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ اختراع عبادت موافق رضای حق سبحانہ تعالی نہین ہی اور
دال ہی اسپر بعضی وجوہ عقلیہ اور نقلیہ سی لیکن وجہ عقلی بس یہہ ہی کہ بسبب ظاہر ہونی کہ ادراک حسن وقبح
جمیع افعال عباد فوق طاقت بشر ہے اسواسطی کہ عقل انسان بدون سمع کی دریافت کرنا وجہ دو رکعت
ہونی نماز صبح کی اور چہار رکعت ہونی نماز ظہر کی اور تین ہونی نماز مغرب کی قاصر ہی اور علی ہذا القیاس
وجہ اسکی کیا ہی کہ ہر رکعت مین ایک رکوع ہو اور دو سجدی اور نماز صبح مین جہر واجب ہے اور ظہر مین
اخفات اور صوم روز عید حرام ہو اور روزہ آخر روز ماہ مبارک واجب الی غیر ذلک من الامور الکثیرۃ
کیونکر نہو کہ اگر عقل انسانی دریافت احکام شرع ممکن ہو پس حاجت کیا ہی بعثت انبیا عبث ہو پس معلوم ہوا
کہ فوق طاقت بشر کے کہ انسان دریافت کرے کہ کونسا فعل موجب قرب حق تعالی ہی اور کونسا فعل

موجب بعد حق تعالی سے ہی اور اوسکے ادراک سے کابعد ہونا بتوسط جناب سید المرسلین اور حضرت ائمہ معصومین
صلوات اللہ علیہم اجمعین کے جملہ متعذر ہے اور یہ امر عقلی بسبب ہیں انجملہ وہ حدیث ہے
کہ کلینی میں بسند صحیح ابان بن تغلب سے مروی ہے کہ ابی عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ سنت سے
بقیاس اور ظن اور تخمین یافت نہیں کر سکتی آیا نہیں دیکھتا تو زن حائض کہ ناغہ کرتی ہی قضائے روزہ
کرتی ہی اور قضائے نماز نہیں کرتی اوس بات سے کہ سبب وقت کہ سبب قیاس میں کچھ تقیہ سلام رہی نہیں
رہتا ہے اور یہی دس کتاب میں عثمان بن عیسی سے روایت ہے کہ سوال کیا میں نے امام موسی کاظم سے حال اقلیس
پس حضرت نے فرمایا کہ کیا کرتا تو قیاس کو حق سبحانہ تعالی سے سوال نہیں کیا جاتا کہ کس سبب سے کسی چیز کو حلال
کیا ہو اور کس چیز کو حرام کیا ہو اور اسی قبیل احادیث بہت ہیں پس ظاہر ہوا کہ بعضی جو دین کی
ریاضات شاقہ کرتے ہیں مثل اسکی کہ کاہی روزہ طی کہتے ہیں اور کبھی نماز منعکس کرتے ہیں اور گوشت
وغیرہ کو ماکولات لذیذہ سے کہ حق سبحانہ تعالی نے اپنے بندگان نیکی کی پیدا کی ہیں ترک کرتے ہیں اور
الا تحجروا اور ترک مقاربت نسوان کہ سنت پیغمبر کا جاتے ہیں اور اس امر کو موجب قربت حق تعالی معلوم کرتے
ہیں اور یہ سب اغراض دنیا اور اغوای شیطانی ناشی ہے اور احادیث کثیرہ میں وارد ہے کہ اسکی مذمت میں
میں وارد ہے کہ یہ ریاضت بعضا اور تعب میں ڈالنا باعث قرب حق تعالی ہو جاتا ہے جو کی اور انکی
رسوں تیشا کرتے ہیں جملہ متقدمان کا وہ حق سے ہوں اور رکھی جملہ اولیا اللہ سے ہوں اور کتاب
کافی میں محمد بن مسلم سے منقول ہے کہا کہ سوال کیا میں نے حضرت امام محمد باقر سے کہ ادنی چیز کیا ہے جس سے
مشرک ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ ادنی شرک وہ ہے کہ آدمی گٹھلی خرما کو کہے سنگریزہ ہے یا سنگریزہ کو
کہے گٹھلی خرما کی ہے اور ساتھ اسکے اعتقاد رکھے ہیں کہ وہ حقیقت حال اسطرح سے ہے کہ اسطرح جانا
ہو کہ آدمی اپنی جانب سے اختراع احکام اعتقادیہ و عملیہ کرے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ریاضات شاقہ

شاقہ موجب کشف بعضی چیزوں کا ہوتا ہے لیکن یہ کشف مخصوص اہل اسلام سے نہیں ہے بلکہ باتفاق کشف
کفار کو بھی بعض برہمنان اور جوگیوں کو بوجہ تمام حاصل ہوتی ہے اور دلیل پر تحقیقات ہیں اور یہ امر کہ
بعضی انواع ریاضات کے اور اعمال کی تسخیر بعضی شیاطین کا میسر ہوتا ہے اور بواسطہ انکی کبھی بعضی
اخبار مسافت بعید کو دریافت کر سکتے ہیں یہ امر وسیلہ دنیا اور تسخیر مرد مان نادان ہے لیکن باعث ویرانی دنیا و
دین برباد ہو کتاب کلینی میں معاویہ بن وہب سے منقول ہے کہ سنا میں نے حضرت امام جعفر صادق فرماتے تھے
کہ فرشتا نہایت دروغ سے بہتر ہے کہ وہ خبر دیتی آسمان اور مشرق اور مغرب کا مجھکو کہتا ہے اور ہر کا ایک مسئلہ
حلال اور حرام خدا کے پوچھے تو مطلق نہیں جانتا الحق یہ کلام دلیل ہے استبار کہ فی الواقع یہ کلام معصوم کا
اسوقت کہ نہایت عجیب ہے کہ حال اونکا کہ دعوا کرتے ہیں کہ ہر روز ملاقات خدا سے کرتے ہیں بلکہ بعضے
اونکی دعوا کرتے ہیں کہ عین خدا ہوئے ہیں اور احوال ہفت آسمان منکشف ہو گیا ہے اور باوجود اسکی اگر
کوئی شخص ایک مسئلہ اصول دین سے یا فروع دین سے پوچھے جواب باصواب نہیں دے سکتی انتہی کلامہ اعلی اللہ مقامہ
الجنان قولہ تعالی ولا ترکنوا الی الذین الایہ تفسیر علامہ المنہج میں لکھا ہے کہ معاونت ظلمہ کرنا داخل
شرکت ظلم اونکی میں ہے چنانچہ خبر میں آیا ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جو شخص ظالم کو دعا کرے اور بقای عمر
اوسکی کو دوست رکھتا ہو وہ عاصی ہے اور تعظیم کرنا ظلمہ کی اور اختلاط ساتھ انکے اور اظہار محبت کا
ساتھ اونکی اور طمع کرنا مال اونکی میں سب جملہ میل سے ہے ساتھ انکی سفیان ثوری نے کہا ہے کہ جو شخص کہ قلم واسطے
ظلمہ کی تراشتا ہے یا سیاہی دوات میں ڈالتا ہے کاغذ انکی ہاتھ میں دیتا ہے یا اونکی لیے دن خرچ کی کہ موجب ظلم کا ہو
وہ شخص ساتھ انکی شریک ہے مروی ہے کہ جہنم میں ایک صحرا ہے اوسمیں کوئی ساکن نہیں مگر گروہ قاضی کہ
ملازم سرکار سلطان رہتے ہیں قولہ تعالی لا تنقص ولکن خیر میں اروی ہے ہر کا یکہ روز قیامت ہوگا منادی
جانب رب العزت سے ندا کریگا کہ ظلمہ اور اعوان ظلمہ کہاں ہیں پس ان سبکو جمع کریگا اور ایک تابوت آتش میں

رکہین گی اور قعر دوزخ مین پہنچاوین گی اور مروی ہی کہ کوئی ترک تمنا اکی اس سی دشمن تر
نہین کہ کوئی عالم زیارت عمل دار کو جاوی اور منقول ہی کہ بیٹھنا سر دار پر بہتر ہی بیٹھنی سرای
ظلمہ سی سفیان سی لوگون نی پوچھا کہ اگر کوئی ظالم صحرا مین تشنہ ہو اور مشرف بہلاکت
ہو پانی اوسکو دی سکتی ہین کہا اوسنی کہ نہین بعد اسکی لوگون نی کہا اگر وہ مرجاوی کہا اوسنی کہ مرجاوی
مرقوم ہی کہ موفق زیر عراق عقب امام نماز پڑہتا تہا جب کلمہ امام اس آیہ کو پڑہا ولاترکنوا
آہ موفق نی نعرہ مارا اور گر پڑا ہر گاہ کہ وہ ہوش مین آیا لوگون نی اس حال سی سوال کیا کہا
اوسنی کہ یہہ آیہ حق اوس شخص مین ہی کہ تہوڑا سا بہی میل ظالم کی طرف رکہتا ہو پس حال
ظالم کا کیا ہوگا انتہی کلام صاحب خلاصۃ المنہج کتاب کافی مین جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہی جناب سید المرسلین نی
فرمایا ہی کہ جو شخص کہ واسطی رضای مخلوق کی نافرمانی خالق کی کری حق تعالی ستائش کنندہ اوسکی کو مذمت
کنندہ اوسکا کرتا ہی اور بیچ اوسی کتاب مین جناب صادق سی مروی ہی کہ ایک شخص نے عریضہ لکہا حضرت
امام زین العابدین کو باین مضمون کہ جناب معصوم واسطی اوسکی کلمہ قلمی فرماوین حضرت نے جواب مین لکہا کہ
جو شخص کہ واسطی رضای مخلوق معصیت حق تعالی کری پہر جاتی ہی اوس سی وہ چیز کہ توقع حصول اوسکی
اختیار معصیت کیا ہی اور جس چیز سی کہ بہاگتا ہی جلدی پہنچتی ہی اوسکو مرقوم ہی کہ غیاث بن ابراہیم
مجلس مہدی عباسی مین داخل ہوا ہر گاہ کہ مہدی کو دیکہا کہ رغبت بسیار ساتہہ کبوتر بازی کی رکہتا
ہی واسطی خوشامد اوسکی کی کہا اوسنی لاسبق الا فی خف او حافر او نصل او
جناح حالانکہ لفظ جناح داخل حدیث نہین ہی مہدی کو ملا یا اس لفظ کا خوش آیا اور حکم کیا
کہ دس ہزار درہم اوسکو دو جس وقت مجلس سی مرخص ہو کر باہر گیا بفراست مہدی نی
دریافت کیا کہ حال وحکایت اور کہا کہ گواہی دیتا ہون کہ پشت اسکی ویسی ہی کہ جیسی کہ

73

کوئی شخص پیغمبر خدا پر جہوٹ باندہی ہرگز پیغمبر نی نہین فرمایا ہی اور جناح کو نہایت یہہ کہ جانا اسپ
کر ساتہہ ہمارے باپ نے شاید زیادہ کی ہم پہنچاوی اوسوقت حکم دیا کہ کبوتر کو ذبح کرو اور کہا او
کہ کو باعث ہوا کہ اوسنی پیغمبر پر جہوٹ باندہا اور مقصود تہدید ان احادیث سی یہہ ہی کہ دنیا مین بیچ
چندان منفعت اعوان ظلم کی واسطی نہین ہی کہ بالغرض اتباع بہی ہو نا پسند ایج و ہلاکت کی
قولہ تعالی واقم الصلوۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل الآیہ تہذیب الاحکام مین حضرت ابی جعفر نی
فرمایا ہی کہ مراد طرفی النہار سی صبح اور مغرب ہی اور مراد زلفا من اللیل عشا ہی اور بیچ تفسیر
ابن عباس سی مروی ہی اسی طرح سی اور ابو البشر انصاری سی مروی ہی کہ ایک روز مین خرما بیچتا ہوا ناگاہ
ایک زن صاحب جمال کو دیکہا کہ خرما مول لینی کو آئی ہی کہا اوسنی کہ خرما اچھی ہمیری گہر مین ہمراہ
میری چل ہر گاہ وہ زن اوسکی گہر مین آئی ابو البشر اوس سی لپٹ گیا اور بوسہ لیا کہا اوس عورت نے
کہ خدا سی ڈر تو فی الحال وہ شخص پشیمان ہوا اور مجلس حضرت رسالت مین روتا ہوا آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ
کیا واقع ہوتا حق اوس شخص مین کہ زن بیگانہ کو اپنی گہر مین لاوی اور روبرو اسکی کری اور جماع نکری حضرت نے
کچہہ جواب نہ دیا اور منتظر وحی الہی تہی ناگاہ ایک وقت نماز دیگر داخل ہوا اور ابو البشر نماز عصر مین مشغول ہو جس حال
کہ نازل ہوئی ان الحسنات یذہبن السیئات بعد اسکی حضرت نے ابو البشر کو بلا کے پوچھا کہ نماز عصر تونے
ہمارے ساتہہ ادا کی اوسنی کہا کہ ہاں یا رسول اللہ پس حال مخصوص کی ہی فرمایا کہ نہین یہہ لمحہ کہ کفارہ
داخل ہین اور بیچ حدیث صحیح مین واقع ہوا ہی کہ ایک نماز سی دوسری نماز تک کفارہ گناہان کی درمیان
ان دو نمازون کی واقع ہوتی ہی اگر شرک نکیا ہو اور ابو حمزہ ثمالی نی نقل کیا ہی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام
نی فرمایا کہ جناب نبی نی ارشاد کیا ہی کہ یہہ آیہ واقم الصلوۃ الخ امیدوار ترین آیات الہی کی
ہی قسم اوس خدا کی کہ مجکو بشیر و نذیر مبعوث کیا ہی کہ اگر کوئی تم مین سی واسطی وضو کی قیام کری

معاصی اعضا اوسکی سی جھڑتی ہیں اور جسوقت کہ منہ اپنا اور دل اپنا متوجہ کرتا ہی طرف حق تعالی
کی بیچ نماز کی گناہ اوسکی جھڑتی جاتی ہیں حال اوسکا مثل حال اوسکی ہی کہ شکم مادر سی پیدا ہوا ہو وسی وزر دعید
اوسکی فرمایا کہ ای علی مثل نماز پنجگانہ و اسطی امت میری کی مانند اوس نہر کی ہی کہ در سرای تمہاری کی جاری ہو
پس جو شخص کہ اوسمیں پانچ مرتبہ غسل کری کثافت اوسکی مین نہین رہیگی اسطرحسی جو شخص کہ پانچ وقت نماز پڑہی
کثافت معاصی ان اوسکی سی دور ہوتی ہی قولہ تعالی وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ حضرت صادق علیہ السلام نی
تفسیر اس آیہ مین فرمایا ہی خَلَقَهُمْ لِيَفْعَلُوا مَا يَسْتَوْجِبُونَ رَحْمَتَهُ فَيَرْحَمَهُمْ یعنی پیدا کیا
اونکو تا کہ بجا لاوین وہ اوس چیز کو کہ سبب لائق رحمت اوسکی کی ہوین پس رحم کری خدا اونکو کتاب
کافی مین مرقوم ہی کہ ابو بصیر راوی نی کہا کہ حضرت صادق سی تفسیر اس آیہ کی وَلَا يَزَالُونَ
مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ سوال کیا میں نی حضرت نی فرمایا کہ ای ابا محمد
لوگ اختلاف کرتی ہیں بیچ قول حق کی اور وہ سب ہلاک ہین مگر اوس شخص کو کہ رحم کری تیرا
پروردگار اور وہ شیعہ ہین اور واسطی رحمت اپنی کی خلق کیا ہی اونکو اور یہی معنی ہین قول حق تعالی کی وَلِذٰلِكَ
خَلَقَهُمْ اور فرمایا واسطی طاعت امام کی یعنی حضرت نی فرمایا کہ لِذٰلِكَ اشارت ساتھ رحمت
کی ہی اور مراد رحمت سی طاعت امام ہی یعنی کہ واسطی طاعت امام کی انکو پیدا کیا قولہ تعالی
تکملہ دہم سپارہ سیزدہم قولہ تعالی مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ گیارہ حرف ہین مناسبت اسکا
بان سی دیہوتی ہین کلی وس سی یہ عبارت هٰؤُلَاءِ لِمَوَالِ آلِ الْمُصْطَفَى الْهَادِي
۵۱ ۲۹۱ ۱۱۴ ۴۳

آیاتہا ۱۱۱ کلماتہا ۱۷۷۶ سُورَةُ يُوسُفَ مَكِّيَّةٌ حروفہا ۷۱۶۶ رکوعہا ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا
میں خدا دیکھنی والا یہ آیات ہیں قرآن ظاہر کی بدرستیکہ نازل کیا ہمنی اس سورہ کو قرآن
عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ
عربی تا کہ تم سمجھو ہم بیان کرتی ہین اوپر تیری اچھا بہتر
الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْآنَ وَإِنْ كُنْتَ
قصص کو ساتھ وحی کرنی ہماری کی طرف تیری اس قرآن کو بدرستیکہ تہا تو
مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ ۝ إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ
قبل اسکی البتہ غافلوں سے وقتیکہ کہا یوسف نی واسطی باپ اپنی کے
يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ
ای باپ میری بدرستیکہ دیکھا میں نی گیارہ ستارہ اونکو اور آفتاب اور ماہتاب کو دیکھا میں اونکو
لِي سَاجِدِينَ ۝ قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ
واسطی میری سجدہ کرنی والی ہین کہا یعقوب نی ای فرزند میری نہ بیان کر تو خواب اپنی کو اوپر بھائیوں اپنی کی
فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝
پس مکر کرینگی وہ واسطی تیری کسی مکر کو بدرستیکہ شیطان واسطی انسان کی دشمن ہی ظاہر
وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ
اور اسیطرحسی برگزیدہ کریگا تجھکو پروردگار تیرا اور تعلیم کریگا تجھکو تعبیر خواب سے
وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ
اور تمام کریگا نعمت نبوت اپنی کو اوپر تیری اور اوپر فرزندان یعقوب کی جسطرحسی کہ تمام کی نعمت کو اوپر دو باپ تیری کی

ع مِن قَبلُ اِبرٰھِیمَ وَاِسحٰقَ اِنَّ رَبَّکَ عَلِیمٌ حَکِیمٌ ٥

کہ اس سے پہلے ابراہیم اور اسحاق میں ہم بدرستیکہ پروردگار تیرا دانا ہے محکم کار ہے
ابی بن کعب نے جناب رسالت مآب سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سکھاؤ تم لوگ اپنوں کو سورہ یوسف کو
بدرستیکہ جو مسلمان کہ تلاوت کرے اسکو اور اہل اپنے کو تعلیم کرے حق تعالیٰ اسکو سکرات مرگ و سختی آسان کرے گا اور
اسکو قوت عطا کرے گا کہ ہرگز کسی مسلمان پر حسد نہیں کرے گا اور ابو بصیر نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت
کی ہے جو شخص کہ سورہ یوسف کو قرائت کرے ہر روز یا ہر شب مبعوث کرے گا حق تعالیٰ روز قیامت
میں حالانکہ جمال یوسف کا ہوگا اور نہ پہونچے گا اوسکو خوف روز قیامت کا اور ہوگا صالحین سے محشور
ہوگا اور روایت کی ہے اسمعیل بن زیاد نے ابی عبد اللہ علیہ السلام سے اور اونہوں نے پدران اپنے سے کہا کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مت رکھو عورتوں کو مکانوں میں اور نہ سکھلاؤ تم اونکو
کتابت اور نہ تعلیم کرو تم اونکو سورہ یوسف اور سکھلاؤ تم اونکو کاتنا اور سورہ نور اور روایت ہے
تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ سورہ توریت میں مکتوب ہے قولہ تعالیٰ قُرءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُم تَعقِلُونَ
ابن عباس نے جناب رسالت سے روایت کی ہے کہ فرمایا او حضرت نے کہ حق تعالیٰ نے ... کو ... میں
یہ ... قولہ تعالیٰ لَمِنَ الغٰفِلِینَ ...
میں ... کہ نزول اس سورہ کا واسطے تسلی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کی بعد اطلاع واقعہ
حسنین علیہم السلام کے ہے اور صورت اسکی اسطرح سے تھی کہ ایک روز سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ
بیٹھے تھے اور حسنین علیہم السلام گود میں تھے کبھی لب و دہن حسن کے چومتے تھے اور کبھی گلوے حسین کے
منہ پر رکھتے تھے کہ ناگاہ بفرمان خدا جبرئیل امین آئے اور خطاب رب العالمین یوں پہنچایا کہ یا رسول اللہ آپ حسین کو
بہت دوست رکھتے ہو کہا کہ آری اَولادُنا اَکبادُنا یعنی کس طرح سے دوست رکھوں نہیں کہ یہ تو پارہ جگر ہیں

ہیں اور دونو نور بصر میرے ہیں جبرئیل نے عرض کی کہ اے سید کونین یاد رہے کہ دوستی جو تم ...
ہے نے فرمایا کہ اے دریتیم ہو وہ لؤلؤ ایک صدف کے ہیں ... آسمان شرف کا اور یہ ... ایک
کے ہیں اور ستارہ ایک برج کے ہیں ... گوشہ ... ہیں ... سید ...
سے ہیں اے ... جبرئیل ... میں ... کہتا ہوں جبرئیل نے کہا اے سید ...
حبیب ہی آگاہ ہو کہ ایک انمیں سے زہر سے شہید ہوگا اور دوسرا تیغ بیدریغ سے قتل ہوگا ...
سے قصہ ... حسن اور قصہ قتل حسین بیان کرنے لگے اور فرمایا کہ کون شخص اسطرح کی بیرحمی کریگا
جبرئیل نے کہا کہ ایک جماعت امت تیری سے ہیں کہ باوجود دعوی ایمان اور امید شفاعت کے
اس کار بد کو عمل میں لاوینگے حضرت نے فرمایا کہ اے جبرئیل امت میری کس جرم اور گناہ سے حسن کو
زہر بلاوینگے اور کس گناہ سے حسین کو قتل کرینگے ... جبرئیل ...
خورسند دل اور حضرت کی پیغام پہونچایا کہ نَحنُ نَقُصُّ اَحسَنَ القَصَصِ اور فرمایا ہے کہ
معاملہ عاصیان امت کے عجب نہیں اور واقعہ برادران یوسف سے فکر کرو کہ ...
سے ہی اگر یہ امت تیری ہے تو وہ برادر اوسکے ہیں پس حقیقت یہ سورہ واسطے تسلی دل مصطفے
کی اور بلاکشان کربلا کی نازل کی ہے اور روشن تر ہے کہ مصیبت جناب سید الشہدا کی عظیم تر
مصیبتوں سے ہے کہ ابتدائے آفرینش آدم سے تا این دم کوئی مصیبت نہیں گذرا کہ مصیبت اسکی مثل مصیبت
جناب سید الشہدا کی ہو اور حق سبحانہ تعالیٰ نے جمیع انبیا اور اوصیا کو قبل از وقوع حادثہ جانگداز
کربلا کے علم سے خبر دی ہے پس بنا بر اسکی نزول سورہ یوسف کا واسطے تسلی جناب نبی کی محل
تامل ہے بلکہ بعضی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ استماع مصیبت اسکے قبل از وقوع کی باعث
تسلے غمزدگان اور بلا رسیدگان ہوئی ہے چنانچہ کتاب صحاح میں لکھا ہے کہ ...

صلوات اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہر گاہ کہ زکریا نام نامی جناب سید الشہدا کا زبان پر لاتے تب حق تعالی سے
گریہ و زیر غلبہ کرتا تھا حق سبحانہ تعالی سے سبب اسکا پوچھا حق تعالی نے وحی کی کہ کلام کہیعص
کہ اس سے جو کرے گی معلوم کیا سو جلی کہ کاف نشان ہے اسم کربلا کا اور ہا نشانی ہلاکت عترت کا اور یا نشانی یزید
علیہ اللعنة والعذاب کہ قاتل حسین ہے اور عین سے مراد تشنگی انکی اور صاد سے صبر اونکا مراد ہے زکریا
بہت سا روئے اور بعد اسکے وہاب العطایا سے فرزند کی درخواست کیے اور استدعا کی کہ ویسی مصیبت
میں مجھے مبتلا کر جیسے حسین بہترین خلق نبی علی مرتضی اور فاطمہ زہرا کو ساتھ مصیبت حسین کی مبتلا
کیا تو حق تعالی نے یحیی کو پیدا کیا اور ساتھ مصیبت شہادت اونکی کے زکریا کو مبتلا کیا اور مدت
حمل یحیی اور امام حسین چھ مہینے کی تھی اور یہی تحقیق ہے کہ علمائے ارباب سیر سے کہ کوئی انسان سوا ان دونوں کے
کو قبل از وقوع اوسکی کے اور آزردہ کرے اسی طرح کی مصیبت میں تم بھی غمخوار ہوں چنانچہ اسی واسطے
ظاہر ہے اور ازین قبیل اور روایتیں ہیں کہ ذکر کرنا اونکا باعث طول کا ہے اور وہ روایتیں کہ بعض
انبیائے سابق کا معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہیں چنانچہ مروی ہے ہر گاہ کہ آدم علیہ السلام زمین پر آئے طلب حوا
میں گرد زمین پھرتے تھے تا اینکہ صحرائے کربلا میں عبور کیا اور جس وقت کہ داخل اوس صحرا میں ہوئے
حزن و اندوہ متوجہ طرف اونکی ہوئی اور ہر گاہ جائے قتل حسین پر پہنچے پاؤں اونکی ٹھوکر ایک سنگ سے
لگی کہ خون اوس سے جاری ہوا پس آدم نے منہ طرف آسمان کی بلند کیا اور عرض کی کہ پروردگارا تمام زمین
ہوں کسی جا مجھے ایسا اندوہ اور الم کہ اس زمین میں مجھے لاحق ہوا کہیں نہیں ہوا پس حق تعالی نے وحی کی
اس زمین میں فرزند تیرا حسین شہید ہوگا چاہا میں کہ تجھے اندوہ اور اذیت اوسکی میں شریک کروں
خون تیرا ساتھ خون اوسکے شریک ہے آدم نے عرض کی کہ خداوندا کشندہ اوسکا کون ہے حق نے
کہ کشندہ اوسکا یزید ملعون ہے کہ اہل زمین اور آسمان اوس پر لعنت کرتے ہیں پس آدم نے یزید پر

تکرار لعنت کی اور روانہ ہوئے اور حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام ہر گاہ کشتی پر
ہوئے اور کشتی تمام دنیا میں پھری کشتی تلاطم امواج سے مشرف بغرق ہوئی اور نہایت خوفناک ہوئے اور جناب
احدیت میں عرض کی کہ کسی جگہ ایسا تلاطم مجھے نہیں پہنچا جیسا اس زمین میں پہنچا پس جبرئیل
نازل ہوئے اور کہا کہ اے نوح یہ وہ جگہ ہے کہ فرزند خاتم المرسلین اور فرزند بہترین اوصیا شہید
ہوگا نوح نے عرض کی کہ پروردگارا کشندہ اوسکا کون ہے حق تعالی نے فرمایا کہ یزید لعین ہے کہ اہل آسمان
اور زمین اوس پر لعنت کرتے ہیں پس نوح نے اوس پر لعنت کی تا اینکہ کشتی غرق ہونے سے بچی اور کوہ جودی پر
ٹھہری اور حضرت ابراہیم نے ٹھوکر لی اور حضرت ابراہیم گرے اور سر مبارک اونکا سبب صدمہ کے شکستہ ہوا
اور خون جاری ہوا اور وہ حضرت استغفار کرنے لگے اور جناب احدیت میں عرض کی کہ مجھ سے کیا گناہ سرزد
ہوا ہے کہ لائق اس عتاب اور تادیب کے ہوا ہوں پس جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اے ابراہیم کوئی گناہ تجھ سے صادر
نہیں ہوا ہے لیکن یہ ایک وہ جگہ ہے کہ نور دیدہ محمد مصطفی و فرزند دلبند علی مرتضی علیہم السلام
اس زمین میں شہید ہوگا خدا نے چاہا کہ تو بھی اس الم میں موافقت اوسکی کرے اور خون تیرا بھی اس زمین
میں گرے اثنائے ابراہیم نے کہا کہ اے جبرئیل کون ہے کہ قاتل اوسکا جبرئیل نے کہا کہ وہ یزید ملعون ہے اہل آسمان
اور زمین اوس پر لعنت کرتے ہیں پس ابراہیم نے ہاتھ اوٹھایا اور اوس ملعون پر لعن کی اور بقدرت
حق تعالی اسب اوس حضرت کا بھی لعن میں ساتھ اونکی موافقت کرتا تھا اور آمین کہتا تھا ابراہیم اوس سے خطاب
کر کے کہا کیوں آمین کہتا ہے عرض کی واسطے اس جہت کے کہ بسبب اوسکی کے تجھے زمین پر گرایا میں اور تجھے خجالت
کھینچی میں اور ازین قبیل اور انبیا کی بھی روایات کتابوں میں ہیں اور ظاہر نہیں ہے کہ ہم اس میں اور عظمت
اس مصیبت کے ایسی ہے کہ کسی پر مخفی نہیں ہے چنانچہ علامہ تفتازانی کہ از مشاہیر علمائے اہل سنت
سے ہیں شرح مقاصد میں لکھتا ہے لیکن وہ خبر کہ جاری ہوئی ہے بعد اونکی اور پر اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ

چنانچہ حضرت یعقوب کو اسی جہت سی تہی یہین بعض ضامندی خدا کی ہی اور عمل مرضی الٰہی
اسکا خلاف مقتضای عقل و دین ہی اور ہمیشہ ہونا محبت کا بنا بر مفاسد و مضرت کی کہیں ہیں
والا حکمت جدال کرنا جہاد میں اور شہید ہونا شہید کا عبادت ہی تابع امام کی واسطی محبت اور تقویت کا
باعث ہوتا ہی اور یہی ممکن ہی جب اب اسکا اسطرح سے ممکن ہی کہ اون سے خیانت ہی کو جو جن خیرہ معلوم
ہوا ہو کچھ محبت کرنا ممنوع نہیں ہی اور یہی کہان سی معلوم ہوا اگر شہد محبت یوسف سی
یہہ مفاسد ہوتی چنانچہ قبل اس مفاسد کی کا ہی اونکو جانب بالفرض ہی تہی کہ بنا بر وسائل کی
مبتلای بلا ہو کا بس در حقیقت باعث اس مفاسد کا ر وسائل ہوئی کہ محبت اونکی واسطی یوسف کے
اور دوسری اشکال یہہ ہی باوجود فرمانی پدر شفیق نبی کی لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ سطر
فرمانی یوسف نی کی اور یہہ آیہ دال ہی مسلک اہل سنت و جماعت پر کہ انبیا سی خطا ہو
ہی جواب اسکا یہہ ہی ہرگاہ بادلہ قطعیہ عقلیہ و نقلیہ عظمت انبیا ثابت ہی لہذا معنی اس آیت کی
تاویل میں اور تاویل انکی بعد ذکر کرنی وہین دلائل عظمت کے مرقوم ہوتی ہی فائدہ اسکا تمام ہوا
نفع اسکا عام دلیل اول یہہ ہی بدرستیکہ واجب ہی کہ نبی منصوص علیہ جانب خدا سی ہو
جو کہ منصوص علیہ اوسکی طرف سی ہو واجب ہی کہ معصوم ہو اسواسطی کہ اگر بالفرض کوئی شخص
کہ ایک شخص معصوم [illegible] اختیار امام کیا جاتا ہو پس بالضرورت شخص اوسکو واسطی
امامت کی اختیار کریگا اور ہرگاہ کہ عصمت امور باطنی سی ہو اور علم اوسکا انسان کو متعذر
متعذر ہی لہذا بنا بر حکمت حکیم علی الاطلاق کی بطریق اولی واجب ہو کہ نبی معصوم کوئی
اور دلیل دوسری یہہ ہی کہ وجوب بعثت نبی سو اسطی ہی ہرگاہ کہ انسان سی خطا جایز ہی
واجب ہی کہ ایک رئیس ایسا ہو کہ جسکی ہونی سی خطائی و رہون نسبت ہوئی وسکی کی اوردرگو

وہ بھی معصوم نہو پس لازم ہی کہ اوسکی واسطی ایک اور رئیس ہو اور اسیطرح سی الی غیر النہایۃ تسلسل لازم آوے
اور یہہ باطل ہوا اپنی مقام پر اور یہی ہیں دونو دلیل ادلی تعیین عصمت ائمہ پر بہی دلالت کرتی ہیں
کما لا یخفی علی اللبیب اور بعضون کا شبہہ اسطرح کا ہی کہ در صورت اختیار عدالت تسلسل لازم نہ آوے
اما جواب اس شبہہ کا یہہ ہی کہ عادل سی جواز خطا اور صدور گناہ ممکن ہی بلکہ ہو سکتا ہی کہ عادل
کبھی فاسق ہو جاوی اور فاسق کبھی عادل ہو جاوی اور ایک شبہہ وہی کہ کون لی گیا ہی اور وہ یہہ ہے
ہرگاہ کہ نبی کا بہیجنا واسطی دور ہونی خطا کی ہی پس صورتیکہ ہر شہر اور دیار میں ایک نبی ہو
دوری خطا سی ہو گی نسبتا ایک نبی ہونی کی اور جواب اسکا یہہ ہی کہ اس صورت میں تو قیر انبیا کی
جاتی ہی اور علاوہ اسکی ہر نبی کی اطاعت دوسری نبی سی انکار کریگی اور معاملات وغیرہ کہ باہم ہونگے
ہونگی اونمین فساد ہو گا اور بہی بہیجنا ہر پیغمبر کا شہرہای مخصوص کو باوجود مساوی ہونی سب انبیا کے
ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہی اور یہی اگر ایک وقت عقلی کی جاوی پس کسو واسطی یہہ شبہہ کیا جاوی کہ
جمیع ناس معصوم ہون اور اگر بالفرض کسی وقت میں قدرت تعدد انبیا ہوا ہی کہان سی معلوم ہی
کہ واحد حاکم محکوم فرمان بکر نہ تہا فتامل اور تیسری دلیل یہہ ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی أَطِيعُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ پس قرین کرنا اطاعت رسول کو اطاعت اپنی سی معلوم ہوتا ہی کہ جمیع امور میں
اطاعت رسول کی مثل اطاعت خدا واجب ہی اور یہہ محال ہی کہ حق تعالی حکم کری کہ تم معاصی اور
خطا میں بہی اطاعت رسول کی کرو خصوصا اوس صورت میں کہ ارسال نبی معصوم اوسکی حیطہ قدرت میں
ہو اور بعد از ترجیح بلا مرجح ارسال نبی غیر معصوم میں لازم آتی ہی اور سوای اسکی اور بہت سے
ادلہ قاطعہ میں کہ جن سی عصمت انبیا اور ائمہ معلوم ہوتی ہی خوف طول کی مرقوم نہ ہوئیں اب تاویل
بیان کی جاتی ہی پس جاننا چاہیی کہ وہ جو کہ لا تقصص سی معلوم ہوتی ہی نہی تنزیہی ہی کہ وہ

اور خلاف تھی تنزیہی حرام نہین ہی اور قرینہ تنزیہی کا یہہ ہی کہ علت اسکی کید اوران [illegible]
اور اگر تاویل اسکی کیجیی بمنافات اسکی ساتہ آیاتِ اسی سورہ مین لازم آتی ہی اور وہ آیہ یہہ ہی کہ
وَاِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ اور دوسری یہہ ہی کہ وَكَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ
السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَاۗءَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ اور بھی اندہ و تواتر سی عصمت حضرت یوسف کی ثابت
ہوتی ہی قولہٗ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ نعمت سے مراد یا نعمت نبا ہی اور یا نعمت نبوت ہی [illegible]
وہ دونو فریق مین مرقوم ہین لیکن بنابر خطا برادران یوسف کی انبیا ہونا آل یعقوب کا مشکل ہی اور تاویل
اسکی یہہ ہی کہ مراد آل یعقوب سے وہ فرزندہای یعقوب ہون کہ جنسی خطا سرزد نہوئی ہو اور اکثر
مفسرین کا اعتقاد یہہ ہی کہ برادران یوسف انبیا تھی لیکن یہہ اعتقاد قریب بصواب نہین ہی اور سید مرتضی
رضی اللہ عنہ نی فرمایا ہی کہ کوئی دلیل قائم اسپر نہین ہی کہ برادران یوسف ایسی تھی کہ انبیا ہون باوجود
ارتکاب اس عمل قبیح کی اور ابن بابویہ رضی اللہ عنہ نی کتاب [illegible] مین ابن سدیر سی روایت کی ہی کہ کسی نی
کہا کہ مینی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی استفسار کیا کہ اولاد یعقوب انبیا تھی یا نہ حضرت نی فرمایا
انبیا نہ تھی بلکہ اولاد نبی تھی اور جملہ سعدا سی تھی اور عمل قبیح انہی سی تمام کیا تھا اور تفسیر عیاشی مین [illegible]
صالح کل سی منقول ہی کہ عرض کی مینی خدمت ابی عبد اللہ علیہ السلام مین کہ آیا انبیا تھی اولاد [illegible]
فرمایا کہ نہین اور فرمایا انبیا اور ابرار بھی محسوب تھی اور کیونکر محسوب ہی حال انکا کہ انہون نی [illegible]
کہ تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ اور سلیمان بن عبد اللہ طلحی سی روایت کی ہی کہ مینی عرض کی
خدمت ابی عبد اللہ علیہ السلام مین کیا حال تھا فرزندان یعقوب کا آیا خارج ہوی تھی ایمان سی کہا کہ آری تو
کہتا ہی کہ مینی عرض کی خدمت حضرت مین کیا کہتی ہین آپ بیچ حق آدم کی فرمایا حضرت نے کہ ترک کر [illegible]
کو ہکذا فی مجمع البیان وغیرہ اور ظاہر نزدیک مترجم کی یہہ ہی کہ قول [illegible] ہوئی برادران یوسف کا [illegible]

نہایت بعید ہی خصوصًا بنابر مسلک امامیہ کی کہ وہ عصمت انبیا و ائمہ کی قائل ہین ہر چند کہ ترک اولی [illegible]
انکی انبیا سی متصور رکہتی لیکن ترک اولی امور مباح مین ممکن ہی کہ معاصی مین اور [illegible]
وجوہ بعد قائل ہونی نبوت برادران یوسف سی کہ مرقوم ہوتی مین ظاہر ہوتا ہی اور وہ وجوہ یہہ ہین [illegible]
اول یہہ ہی کہ عدم اطمینان [illegible] لازم آتا ہی اور یہہ مشکل ہی خصوصًا جس وقت کہ [illegible]
پدر اور فرزند ہون اسواسطی کہ وہ دونو حال ایک دوسری کی [illegible] آگاہ ہوئی تفصیل اسکی یہہ ہی کہ فرمانا
یعقوب کا يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓي اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا دال ہی اسپر کہ
پدر کو سوء ظن اپنی اولاد سی حق یوسف مین تھا بسبب اسی تنبیہ ہی کہ اولاد نبی کو سوای یوسف کے
انبیا نہ جانتی تہی اور وجہ دوسری یہہ ہی کہ کہنا اس کلمہ کا کہ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ
ایسی پدر بزرگوار کی حق مین کہ وہ یقینًا محسوب از جملہ انبیا تھی ساتھ قول [illegible] برادران یوسف کی [illegible]
ہوتا بلکہ منافی ابرار ہونی کا بہی ہی اور وجہ تیسری یہہ ہی کہ حسد برادران یوسف معلوم ہوتا ہی اور انبیا حسد
سی مبرا ہوتی ہین اور وجہ چوتھی یہہ ہی کہ کہنا برادران یوسف کا اقْتُلُوْا يُوْسُفَ باوجود [illegible]
کہنی سی محال ہی کہ بی سابقہ جرم کی کہ موجب قتل ہو حکم اسکی قتل کا کری خصوصًا اس صورت کہ وہ [illegible]
از جملہ انبیا ہو اور وجہ پانچوین یہہ ہی کہ کہنی لَا تَاْمَنَّا عَلٰي يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ [illegible]
اور کید معلوم ہوتا ہی اور انبیا کذب اور کید سی مبرا ہوتی ہین اور وجہ چھٹی یہہ ہی کہ کہنی اَرْسِلْهُ مَعَنَا
غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ سی خلف وعدہ ثابت ہوتا ہی کہ انہون نی خلف وعدہ [illegible]
کیا بلکہ ایذا اونکو پہنچائی اور وجہ ساتوین یہہ ہی کہ خبر دینی [illegible] وَجَاۗءُوْ عَلٰي قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ [illegible]
انبیا لازم آتی ہی اور وجہ آٹھوین یہہ ہی کہ شروہ ثمن بخس سی معلوم ہوتا ہی کہ یوسف کو عوض بیع
مین لائی اور بیع آزاد کی درست نہین ہی خصوصًا جس وقت مین کہ اولاد نبی سی ہو اور وجہ نوین [illegible]

وراں حق تعالی سی کذلك لنصرف عنه السوء والفحشاء معلوم ہوتا ہی کہ حق تعالی نی
حضرت یوسف سی تصریف بدی اور فحشا کی پس اگر ارادہ ان یوسف ہی ابتدا ہوتی کہ اوسی تصریف
اور فحشا کرنا والا ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہی اور وجہ دوسری یہہ ہی کہ فرمانا حق تعالی کا انه من
عبادنا المخلصین حق یوسف میں ورنہ کہنا صحیح ہو اور ان بکر میں اس سی معلوم ہوتا ہے کہ ارادہ یوسف

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ ○
البتہ تھا بیچ یوسف کے اور بھائیوں اوسکی کی نشانیاں واسطے سائلین کے

إِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَى أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ
جس وقت کہا اونھوں نے البتہ یوسف اور بھائی اوسکا دوست تر ہی طرف باپ ہمارے کی ہمسی حالانکہ ہم قوت دار ہیں

إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ○ اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا
تحقیق باپ ہمارا البتہ بیچ خطا ظاہر کی ہی قتل کرو یوسف کو یا ڈالو اوسکو بیچ زمین کے

يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ ○
خالی رہی واسطے تمہارے روی باپ تمہارے کا اور ہوجاؤ تم بعد یوسف کی گروہ نیک بختان

قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ
کہا ایک کہنے والی اونمیں سے نہ قتل کرو تم یوسف کو اور ڈالو تم اوسکو بیچ قعر چاہ کے

يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ○ قَالُوا
تا اٹھالیوی اوسکو بعضے گذرنے والی راہ کی اگر ہو تم کرنے والی کہا اونھوں نے

يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَى يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ ○ أَرْسِلْهُ
اے باپ ہمارے کیا ہی واسطے تیرے کہ نہیں اعتبار کرتا تو ہمکو اوپر یوسف کے حالانکہ ہم واسطے اوسکی البتہ خیرخواہ ہیں بھیج تو اوسکو

مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ○ قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَنْ
ساتھ ہمارے کل کی کہ میوی کھاوی اور بازی کرے اور ہم اوسکے نگہبان ہیں کہا یعقوب نے تحقیق غمگین کرتا ہی مجھکو یہہ کہ

تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ
لیجاؤ تم اوسکو واسطے مفارقت کی اور ڈرتا ہوں میں اس بات سے کہ کھاوی اوسکو بھیڑیا اور تم اوس سے

غَافِلُونَ ○ قَالُوا لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا
بے خبر ہو کہا اونھوں نے اگر کھاوی اوسکو بھیڑیا اور حال یہ کہ ہم قوت دار ہیں تحقیق ہم اوسوقت

لَخَاسِرُونَ ○ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ
البتہ زیانکار ہوں گے پس جب لے گئے یوسف کو اور متفق ہوئے وہ یہہ کہ ڈالیں اوسکو بیچ قعر

الْجُبِّ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ هَذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ
کوئیں کی اور وحی کی ہمنی طرف یوسف کی البتہ آگاہ کریگا تو اونکو ساتھ امر اونکے ہذا اور حال یہ کہ وہ نہیں جانتی

وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ ○ قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا
اور آئی نزدیک باپ اپنی کی وقت عشا کی روتی تھی کہا اونھوں نے اے باپ ہمارے تحقیق ہم گئے تھی

نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا
آگی پیچھی دوڑتی تھی اور چھوڑ گئی ہم یوسف کو نزدیک متاع اپنی کی پس کھالیا اوسکو بھیڑیی نی اور نہیں ہے

أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ○ وَجَاءُوا عَلَى قَمِيصِهِ بِدَمٍ ثلثه
تو باور کرنیوالا واسطے ہمارے اگرچہ ہیں ہم راست گو اور لائی اوپر کرتے اوسکی کی لہو

كَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ
جھوٹ کو کہا یعقوب نے بلکہ آراستہ کیا واسطے تمہاری نفسوں تمہاری نی کام بزرگ کو پس صبر نیک ہی اور اللہ

الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ○ وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا

امانت ڈہونڈہی جاتی ہی اوپر اوس چیز کی کہ صفت کرتی ہو تم اور آیا ایک کاروان پس بہیجا اونہون نے

وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ قَالَ يَا بُشْرٰى هٰذَا غُلَامٌ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً

پانی لانی والا اپنی کو پس ڈالا اوسنی ڈول اپنی کہا اوس شخص نی یہ بشارت ہی کہ یہہ ایک لڑکا ہی اور چہپایا اوسکو واسطی تجارت کے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ○ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ

اور خدا دانا ہے ساتہ اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہین وہ اور بیچا برادران اوسکی نے ساتہ قیمت کم کی کہ درم ہین چند گنتی

وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزَّاهِدِيْنَ ○ ع

اور تہی وہ برادران حق یوسف مین عدم رغبت کرنے والون سے

قولہ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ الخ منقول ہی کہ برادران یوسف کی بن یامین تہی اور وہ برادر عینی یوسف کی تہی اور باقی علاتی تہی اور روایت مین آیا ہی کہ حق تعالی نی چہار حصہ حسن یوسف کو عطا کیا تہا اور دو حصہ مین سب خلایق شریک تہی ابو سعید خدری کی پیغمبر خدا سی روایت کی ہی کہ حضرت فرماتی تہی کہ شب معراج آسمان پر دیکہا مین یوسف کو کہ نہایت حسن و لطافت رکہتی ہین متعجب ہوکر اونسی پوچہا مین کہ یہہ کون ہین کہا مجہی کہ یوسف ہین اصحاب و حضرت نی سوال کیا کہ یوسف کی حسن کو کیا آپنی فرمایا کہ مثل شب چاردہ کی درمیان ستارون کی اور کعب الاحبار روایت کرتے ہین کہ حق تعالی نی صورت سب پیغمبرونکی آدم کو دکہلائی ہرگاہ کہ طبقہ ششم آسمان مین حضرت یوسف کو دیکہا کہ تاج خار سر پر رکہی اور لباس بادشاہی پہنی اور ردا کرامت دوش پر رکہی تہی اور دست راست اونکی سر پر از فرشتی استادہ اور علی ہذا القیاس سب جب کو بہی اور سب آواز تسبیح و تہلیل مین مشغول تہی اور آگی اونکی ایک درخت سعادت کہتی تہی اور جس وقت کہ وہ چلتی تہی وہ درخت اونکی ساتہ حرکت کرتا تہا آدم نی

آدم نی عرض کی کہ بار خدایا یہہ کون ہی ندا ہوئی کہ ایک شخص ہی ذریت تیری کی جمیع مردم حسد اوسکا کرینگی بجہت اوس حسن کی کہ مین اوسکو عطا کرونگا آدم نی پوچہا کہ بار خدایا کیا چیز دیکہا تو فرمایا کہ حسن جبین وہ نکالا تب آدم نی معانقہ کیا اوس سی اور بوسہ اونکی جسم پر دیا اور فرمایا حضرت آدم نی کہ لا تاسف یا بُنَیَّ وَاَنْتَ یُوْسُفُ یعنی اندوہ مکر تو ای فرزند میری کہ تو یوسف ہی پس اوس دن سی اس شخص کی یوسف نام رکہا آدم تہی اور خبر مین ہی کہ آدم علیہ السلام اول خلقت مین مثل جمال صورت یوسف کے تہی ہرگاہ کہ گندم کو تناول کیا حسن و نور اونسی زایل ہوا اور حق تعالی نی وہ یوسف کو دیا اور منقول ہی کہ شبتار روشنی اونکی ہی مثل ورز روشنی ہوتی تہی اور کہونکر والی بال تہی اور فراخ چشم تہی اور ابرو کہ تہی اور باریک بینی تہی اور دانت چہوٹی تہی اور داہنی رخسار پر ایک خال سیاہ تہا اور درمیان دو چشم کی ایک علامت نورانی تہی مثل ماہتاب کی ہرگاہ کہ تبسم کرتی تہی نور اونکی دانتون سی چمکتا تہا کہ در و دیوار کو روشن کردیتا تہا اور لطافت اندام اسوجہ پر تہا ہرگاہ کہ میوہ کہاتی تہی جلد سی معلوم ہوتی تہی العرض یوسف نی خواب کو اپنی باپ سی بیان کیا اور وہ بہائیون سے پوشیدہ رکہنی کا حکم کیا اور اتمام نعمت کی خبر دی ہرگاہ کہ اونکی بہائیون نی اظہار کیا رشک حسد و ان حرکت مین آئی اور تدبیر اونکی منع کی سی سطر حسی کہ حق تعالی نی فرمایا وَاِذْ قَالُوْا لَیُوْسُفُ وَاَخُوْهُ قولہ قَالُوْا یَا اَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا مروی ہی کہ بزرگ یعقوب کے جہہ کہانا پکایا تہا اور ہمسایہ مین اونکی ایک درویش تہا کہ بوی طعام اوس تک پہنچی اور اوسکو اوس طعام سی باخطا آیا کہ ای یعقوب ہرگاہ اوس درویش کو طعام سی محروم کیا تو بلیس تہہ طاہر کی آفتی اوسی انکو یوسف نی خواب دیکہا القصہ برادران یوسف و یک روز بزرگوار اپنی کی آئی اور عرض کی کہ فصل بہار ہی اور زمین سبز ہی کیا قباحت ہی کہ اگر یوسف کو ہماری ساتہ صحرا کو بہیجو تم یعقوب نی فرمایا کہ مین نی بہار رخسار یوسف مثل بلبل خزان دیدہ ہون کار روا نہو کہ تم سیر گلعذار مین ہو اور مین زحمت یوسف مین گرفتار

ہون فرزندان یعقوب انکی اونکی سی محروم ہوی اور نزدیک یوسف کے آئے اور اونکو بانواع حیل غریب کیا
اور بزبان حال کہنی لگی کہ موسم گل و سنبلہ وزہ ہی غنیمت جانا چاہئی بعد اسکی ایام خزان بیوفا کی
ہرگاہ کہ نام تماشا سنا خاطر مبارک اونکی متوجہ تماشا ہوئی اور ہمراہ برادران اپنی رخصت کے خدمت
پدر بزرگوار میں آئی اور اجازت چاہی اوس وقت یعقوب متفکر ہوا اور کہا برادران یوسف نی یا ابانا مالک
بلدا فی بعض التفاسیر بنا بر روایت صحیح معتبر کے بطرحسی سطور ہی ابوحمزہ روایت کرتا ہی کہ روز
جمعہ مسجد نبوی میں نماز صبح ہمراہ امام زین العابدین کی بجالایا میں ہرگاہ نماز اور تعقیب سے فارغ ہوئی
دولتخانہ اپنی کو تشریف لی گئی اور میں ہمراہ اونحضرت کی تہا بعد اسکی اونحضرت نے طلب کیا ایک
کنیزک اپنی کو کہ نام اوسکا سکینہ تہا فرمایا کہ جو سائل دروازہ میری جاتی ہی اوسکو کہانا دینا کہ آجکا دن روز جمعہ
کا ہی میں عرض کی کہ ہر طرحسی نہیں ہی کہ ہر سوال کنندہ مستحق ہو فرمایا ای ثمالی خوف کرتا ہون کہ بعض
سوال کنندہ مستحق ہی محروم اور میں اوسکو کہانا نہ دون پس نازل ہو وہی چیز جو نازل ہوئی یعقوب اور آل یعقوب پر
طعام ماحاجتی اور ہر ستیکہ یعقوب ہر روز ایک گوسفند ذبح کرتی تہی اور تصدق کرتی تہی بعضکو
مصرف سائلین میں لاتی تہی اور بعض مصرف عیال میں پس ایک شب جمعہ کو ہنگام افطار ایک سائل
روزہ دار مسافر غریب کہ نزدیک خدا کی منزلت عظیم رکہتا تہا در یعقوب پر آیا اور ندا کی کہ طعام دو اور
بہ سنتی تہی اور چند بار ندا کی اون لی وارا اونہوں نی نہ دیا مایوس ہو کر وہ پہرا اور کہا اوسنی کہ انا
للہ و انا الیہ راجعون رو دیا اور گرسنہ سورہا روز دیگر روزہ رکہا اور گرسنگی پر صبر کیا اور حمد
خدا بجالاتا تہا یعقوب اور اونکی آل نے شب کو شکم سیر سورہی ہرگاہ کہ صبح طالع ہوئی دیگ اونکی باولی
طعام شب کے باقی رہ گئی تہی بعد اسکی وحی کی حق تعالی نی طرف یعقوب کے اوسی وقت کہ ای یعقوب بیشک
ذلیل کیا تونی بندہ میرا کو ساتہہ اپنی مرات کے کہ سبب اوسکی مستحق تادیب و غضب میرا کا ہوا تو یعقوب اور آل تیرا

ابتلا میری تجہ اور فرزندان تیری پر نازل ہوگئی ای یعقوب بدرستیکہ محبوب تر بندہ میرا پیغمبران اور کرام سے
نزدیک میرا اونکا نزدیک میری وہ شخص ہی کہ رحم کری مساکین و بیچارگان پر اور اونکو نزدیک
کری اور کہانا دی ای یعقوب تو رحم نہ کیا تونی دمیال بندہ میرا کہ عابد تہا اور قانع باندک طعام حلال دنیا
تہا تو ای یعقوب اور فرزندان تیری سیر ہو کر سور ہی حال اونکہ زیادتی طعام کی نزدیک تہی تہی اپنی تجہ کو
بلا ساتہہ دوستون میری کی نزدیک تر ہی دشمنون سی بعزت خود قسم کہاتا ہون میں کہ نازل کرونگا تجہ پر بلا
تیری بلا اپنی کو پس بہیجا ساتہہ بلا میری کی رحمت ابوحمزہ ثمالی نی کہا کہ عرض کی میں آپ پر کس وقت خواب میں
یوسف نے خواب دیکہا تہا فرمایا کہ اوسی شب کو کہ یعقوب اور آل یعقوب سیر ہو کر سور ہی تہی پس اوس
قالوا لئن اکلہ الذئب و نحن عصبۃ الخ ہرگاہ یعقوب نے مبالغہ فرزندان کا دیکہا اور نہ ہوا جنکی
یوسف واسطی سیر کی ساتہہ ان بہائیوں کے یوسف کو دیا اور بقضای قضای الہی راضی ہو کر فرمایا کہ یوسف کو غسل دو
اور بالوں میں شانہ کرو کی تو شانہ کیا نہلایا اور وہ پیراہن حضرت ابراہیم کا تہا کہ جبرئیل بہشت لائی تہی
اور بوقت کرائی اونکی کی آگ میں پہنایا تہا اور میراث یعقوب کو پہنچا تہا پہنایا اور اونکو بازو کی ساتہہ
کردیا اور فرمایا کہ لیجاو اور دیکہو شجرۃ الوداع کی شہر جب تک کہ میں تمہاری طرف آؤن اور شجرۃ الوداع ایک
درخت تہا جو کوئی کہ سفر کو جاتا تہا ہمراہ اسباب و متعلقہ کے اوسکو وداع کرتی تہی فرزندان جب سنا وہ
بجالائی پس یعقوب نی عمامہ سفید سر پر رکہا اور کمر باندہی اور عصا ہاتہ میں لیکر روانہ ہوئی اور لگنا
یعقوب کا خلاف معمول تہا اہل شہر کہ دیکہتا تہا تعجب کرتا تہا ہر گاہ کہ یعقوب پہنچی فرزندان اونکی واسطی تعظیم
کی اوٹہی اور قدم بوسی کی اور یعقوب نے یوسف کو گلی لگایا اور فرزندان بکر سی کہا کہ اس پسر کی برابر سے
جدا ہو کر سوا کہتا ہون اپنی واسطی بہ نزدیک اونکی سی علاقہ نہیں ہی میں بعد اسکی کہا کہ ای فرزند ارجمند
نوشی لی در درد [illegible] سکتا تو میں تجہکو دن ہی سوار کرتا اور لیجاتا اور پہرا لاتا میں لیکن

ضعیف و نحیف ہی اور منتظر دیدار بزرگ تیر کاری لگا ہر شب تک جنگل مین رہو اور دل مین آہ جن
فراق خراش نکیجو بس اگر آجکی شب صحرا مین رہیگا تو خوف جلا دینی آتش فراق کا ہی یوسف جھکی
واسطی چومنی قدم باپ نی کی یعقوب نی سر مبارک انکا اوٹھایا اور پیشانی نورانی پر بوسہ دیا اور
کہا کہ ای قرۃ العین یہی ایک ساعت میری گود مین بیٹہ تو کون جانی کہ کل تقدیر ہماری کیا ہی کیا یوسف
تجھی چار وصیت کرتا ہون کہ ان چار ونکو خاطر اپنی سی فراموش کرنا اول یہ ہی کہ خدا کو کسی حال مین
فراموش کرنا آئے دوسرے ہر بلا مین توکل بفضل خدا کرنا اور تیسری حَسْبِیَ اللّٰهُ نِعْمَ الْوَکِیل
بہت سا پڑھنا کہ اس کلمہ کی جہت سی ابراہیم خلیل کو آتش سی نجات ہی ہی اور وصیت آخر یہ ہی کہ مجکو فراموش
نکرنا کہ مین تجکو فراموش نکرونگا مخفی نہ ہی کہ یوسف کی ایک بہن تہین کہ نام انکا دینا تھا وقت انکی
کی سونی تہین کا وہ خواب مین دیکھا کہ دس بہیڑی یوسف کو کنارہ پر ہی لی جاتی ہین جو خواب سی جھکر اوٹھ
اونہین اور پوچھا کہ یوسف کہان ہی تجکو کون نی کہا کہ ساتھ بہائیونکی صحرا کو گئی کہا کہ باپ نی اجازت
کہا لوگون نی کہ ہان اجازت دی کہا وا مصیبتا کہ زمانہ بیوفا اور روزگار جفائی ہماری تمنا
مفارقت وہی یوسف مین گرفتار کیا اور دوڑی حیران اونکی کا دل مین بیتی لاپس تحمل تمام ہر طرف دوڑی کہا
بہی وہ رخصت تنجہ و الوداع کی بہین کہا کہ یعقوب یوسف سی گفتگو کرتی مین دیکہ آئین اور پاپی یوسف پر سر
اور متعجب ہو کر ون یوسف مین ڈالا اور کہا ای اور جان برادر سا معلوم کر اور کنیزان اپنی ہی جان تو مجھی
ساتھ لیجل جہان کہین تجکو لیکر و کی ہم خاک اوس جگہ کی مژگان سی جہاڑو کی مین اور جس وقت کہ پانی ہو گی
لہری ہو کر دونو ہاتھ تیری کاسہ کی رکہونگی اور اگر احتیاج کہانا کہانی کی ہو گی تو لکڑیان چن کر کہانا پکاونگی
مین ای خورشید فلک جمال اور گوہر صدف یعقوبی اگر ہمراہ مجھی لیجاؤ گی ہر گز دل اس طرح کو درد فراق سی
مبتلا نہ کری تو اور حال اس ضعیفہ کو ساتھ آگ آہ کی نہ جلا دیتی تو اور زیادہ ایک شب سی وہ فراق جلا

کرتا ہو نقصان نا تو بسی ونی لگی پس یعقوب نی یوسف کو گود مین لیا روتی ہوئی آواز الفراق کی یوسف
با بکمیر روتی دیکہا قطرات اشک کی برسانی لگی اور کہا ای میری بزرگوار بیٹی تمنی تمہارا بیکا کیا ہی اور یہ
اضطراب اور بیقراری اور بیتابی کس واسطی ہی کہا ای نور دیدہ میری تمہاری جانی سی مجکی میری
پہونچتی ہی نہین جانتا مین کہ انجام کار کیا ہو گا مجکو فراموش کرنا کہ مین ہمیشہ تیری خیال مین ہونگا بعد
یوسف نی اپنی باپ کی ہاتھ کو بوسہ دیا اور اپنی بہن کو رخصت کیا پس یہودا فرزند کو یعقوب علیہ السلام
نی واسطی محافظت یوسف کی تاکید بہت فرمائی بہائیون نی یوسف کو کندہی پر چڑہا لی شہر سی باہر آ
کیا یعقوب نی آواز دی کہ مین اس جگہ سی شہر کو نہ جاؤنگا جب تک تم لوگ پہر کی نہ آؤ کہا کہ تم سب جلد آؤ اور
نظر مین سی غائب نہو مطابق [illegible] جانی لگی اور یعقوب دیکہتی تہی [illegible] جب نظر یعقوب سے غائب
ہوئی یعقوب نی ایک آہ ماری اور کہا کہ ای فرزندان میری یوسف کو پہر لاؤ تا ایکبار اور دیکہ لون پس فوق
وہانی کی یوسف کو پہر لائی یعقوب نی انکو گلی لگایا اور فرمایا کہ میری آتش فراق [illegible] جاتی
یوسف نی پدر بزرگوار کو تسلی دیکر وداع کیا اور متوجہ راہ ہوئی اور یعقوب نی با سوز تمام مراجعت کی گھر
وہ رخصت وداع بہی پر شاخ سی آواز الفراق الفراق کی سنی معلوم کیا کہ زیر دیدہ و غیب [illegible] برادران
بیانی اور اسی خطا ہی وہانی مقام حسرت افسوس ہی کہ حضرت یعقوب باوجود علم کی کہ یوسف ہمراہ برادران
واسطی [illegible] جاتی تہی اور باربار کیدی برادران کی اسقدر مضطرب تہی کہ بیان [illegible] سی باہر ہی حال
سید الشہدا علیہ السلام کا بنظر تامل دیکہا چاہئی کہ جس وقت کہ جناب علی اکبر نی رخصت کارزار طلب کی جناب
وہی کی جناب سید الشہدا بنظر ناامیدی اور حسرت کی دیکہتی تہی اور مانند ابراہیم کی وقت ذبح فرزند اپنی کی آنکہیں
بند کین تہین اسی طرح سی امام حسین نی وقت وداع کی علی اکبر کی آنکہین اپنی بند کین اور روئی اور فرمایا اللّٰهم
اشهد فقد برز الیهم غلام اشبه الناس خلقا و خلقا و منطقا برسولک [illegible] اولد

گواہ رہ تو بس ہو رہے کہ جاتا ہی طرف ان اعدا کی شبیہ ترین لوگوں کا خلقت و خلق میں اور گویا
میں ساتھ رسول کی تھی بعد اسکی جناب علی اکبر متوجہ کارزار ہوئی اور جماعت کثیر کو داخل جہنم کیا بعد
اسکی خدمت پدر بزرگوار میں آئی اور عرض کی کہ ای پدر بزرگوار تشنگی نے ہلاک کیا اور بار زرہ
وغیرہ نے تعب میں ڈالا مجھے پس اگر کوئی سبیل پانی ملنے کی ہی جناب امام حسین رونے لگی اور فرمایا کہ واغوثاہ
ای فرزند میری کہاں سے پانی لاؤں میں تھوڑے سی جنگ اور کر تو بیٹے کہ جد اپنے محمد مصطفی سے ملاقات
کرے پس ایسا کاسہ پلاوینگی کہ بعد اسکی پیاسا نہ ہوگا تو بعد اسکی علی اکبر متوجہ کارزار ہوئی اور
خوب لڑی پس منقذ بن مرہ نے ایک تیر مارا کہ گھوڑے سے نیچے آئی اور آواز دی کہ ای پدر بزرگوار سلام
وداع کرتا ہوں اور یہ جد میری کھڑی ہیں کہ تمہیں سلام کہتی ہیں اور کہتی ہیں کہ جلد آؤ تم پس ایک آواز
کی اور انتقال کیا بعد اسکی جناب سید الشہدا آئی اور نعش مبارک پر کھڑی ہوئی اور فرمانے لگی کہ قتل اللہ
قوماً قتلوك ما اجرأهم على الله وعلى انتهاك حرمة رسول الله یعنی قتل کرے خدا اس
قوم کو کہ قتل کیا تجکو کیا بیجا ئی اور جرات ہی خلاف خدا اور رسول پر اور ہتک حرمت رسول بعد ہو
على الدنيا بعدك العفا بعد تیری خاک ہی دنیا پر راوی کہتا ہی وخرجت زينب بنت
علي تنادي يا حبيباه يا ابن اخاه وجاءت فانكبت عليه اور باہر نکلی زینب بیٹی
علی کی اور پکارتی تہی کہ ای حبیب میری اور ای بھتیجی میری اور آئیں پس گر پڑیں اوپر نعش کی بعد اسکے
جناب سید الشہدا انکو لیکر داخل خیمہ ہوئی کذا قیل فی الملہوف ہر گاہ کہ یوسف کو کنوئیں اور نظر سے
غائب ہوئی تہمین پر او تار دیا اور کہا کہ آگی ہماری چل تو یوسف رونے لگی اور کہا ای برادران مینی کیا قصور
کیا ہی کہ ساتھ میری یہ خواری عمل میں لاتی ہو اور مجکو بادہ دوری میں بہائیوں نے ازروی حسد کے
لباوہ ستاری اور ماہتاب اور آفتاب نے کہ مجکو سجدہ کیا ہلا کہ تاویل دیکہو تہمین یوسف نے کہا کہ مجکو

مجکو کیا ہوا ہی آیا حال پیر کنعان سے کہ وہ تیرہ نصیب کرتی ہو کودکی اور ضعیفی میری پر رحم نہیں کرتی ملتفت
شمعون ونکی کی نہ ہوئی اور ایک طمانچہ مارا اور دوڑانی لگی ہر گاہ اس حالت سے تہوڑے سی راہ قطع کی تب نعلین مجکو یا
بس پا برہنہ اور پر کانٹوں کی دوڑانی لگی یہاں تک کہ پاؤں ونکی مجروح ہوئی اور ماندی ہوئی ان اونکو
بیچ کانٹوں کی حالت گرسنگی اور تشنگی کہینچتی تہی او حضرت یوسف ہر چند کہ جزع کرتی تہی کوئی نہ سنتا تہا
او جس بہائی کی پاس جاتی تہی واسطے شفاعت کی وہ طمانچہ مارتا تہا اسی طرح سے ونکو صحرا میں دوڑاتی
تہی تا اینکہ آفتاب بلند ہوا اور تشنگی یوسف پر غالب ہوئی متوجہ طرف روبیل کی ہوئی اور کہا کہ تو سب سے
بڑا ہی اور پسر خالہ میرا کا ہی اور بہائی میرا ہی اور باوجود کہ باپ نے میری تجہ سے بہی سپرد کیا ہی تا مجہ پر
تو رحم کر اور پیچ پیچ کی روبیل نے ایسا طمانچہ مارا کہ وہ گر پڑی شمعون کی آگی اور واسطے منی کی طرف آب طلب کیا
اور اوس طرف کہ یعقوب تہی واسطے یوسف کی پانی اور درد سے بہرا تہا اور فرمایا تہا کہ الہی لب تشنہ کی
یوسف کی خبر لی جس وقت کہ پیاسی ہوں پلا تو شمعون نے پانی اوس طرف کا پہینک دیا یوسف نے چلا کر
ای شمعون اس پانی کو کیوں زمین پر پہینکا پس شمعون نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ خون تیرا بہی حلق سے
گراؤں یہ سخن درشتی کی سنکر بدن یوسف پر لرزہ ہوا اور خوف جان سے آنسو آنکھوں سے جاری ہوئے جب
کہ قصد برادران معلوم ہوا رو بقبلہ ہو کر دعا کرنی لگی ای خداوندا ہی تو کہ ابراہیم کو آتش نمرود
سے نجات دی تو نے میرے ضعیف میری پر رحمت کر اور مجکو قتل سے نجات دے یہودا نے کہ اس مناجات کو
سنا رگ برادری حرکت میں آئی اور پشیمانی پر عرق آیا اور یوسف سے کہا کہ ای برادر دل خوش رکہہ
جب تک جان میری تن میں ہی کوئی شخص تجکو ہلاک نہیں کر سکتا پس یوسف کو اپنی حمایت میں لیا
اور بہائیوں سے کہا کہ دست تعدی از مکر و آتش مجہ سے عہد کیا تہا کہ قصد قتل یوسف کریں کی اس کی
سی غصہ اوان نے تسکین پایا او متفق ہوئی اسباب پر کہ یوسف کو قعر چاہ میں ڈال دیا جائی اور دنیا

بیہ احوال تہ تباہ و شورش مین لائی ہی حزن و غم کو اور شعلہ درد کو اور آتش غم کو کانون سینہ مین بالا کرد
مصائب کہ جناب سید الساجدین ہمراہی حرم محترم جناب سید الشہدا مین گذری مین چنانچہ روایت سے کچھ
سی معلوم ہوتا ہی ہر گاہ کہ زینب خاتون کی نظر سر اور بدن بزرگوار پر پڑی اور وہ سر نہایت حسن و جمال
اور نور و ضیا مین تہا اور شبیہ تر بخلق کا رسول خدا سی اور از خضاب محاسن مبارک سے ظاہر تہا اور
ہوا محاسن شریف کو کبہی جانب راست اور کبہی جانب چپ کت دیتی تہی سر اپنی کو چوب محمل سی مار کر
کہ خون بر روی زمین پر گرا اور فریاد کی کہ اٹھی فلک نامت سبب ظلم ان [illegible] کی جب کرتی تو
اور فرماتی تہین کہ یا اخی قلبک الشفیق علینا ما له قد قسا وصار صلیب
ای بہائی وہ دل تیرا شفیق تہا اور مہربانی کیا ہوا و سختی اور کیا مدرسنگ سخت اور کرخت ہوا یا اخی
لو تری علیا لدی الاسیر مع الیتم لا یطیق جوابا ای برادر بزرگوار کاش دیکھی
تم علی بن الحسین کو وقت اسیر ہونی کی کہ باوجود یتیمی کی اور ضعیف اور رنجوری کی نہین طاقت کہنا
کہتی ہوئی کی کلما اوجعوه بالضرب ناداک بذل یغیض دمعا منسکبا اور ہر گاہ
درد میں لاتی ہیں اوسکو بسبب زد و کوب کی پکارتی ہی تمکو بسبب خواری کی اشک جاری کرتا ہی
یا اخی ضمه الیک وقربه وسکن فؤاده المرعوبا ای [illegible] اسکو سینہ سی اپنی لگا لو اور
تسکین دو دل خوف رسیدہ اوسکو ما اذل الیتیم حین ینادی بابیه ولا یراه مجیبا
کس قدر ذلیل کیا ہی یتیم تر تمکو جس وقت کہ پکارتا ہی باپ اپنی کو اور نہین دیکہتا اوسکو جواب دینے والا
اور وہ کنوان کہ جسمین یوسف کو ڈالا جاتا ہی تہا تہی تین فرسخ کنعان سی تہا اور منہہ اوسکا تنگ تہا
اور پانی مین کشادہ اور راہ سی دور تہا اور ہر گاہ کہ یوسف کو اوس کنوئین پر لائی چہند یوسف نی
ایک ایک کا پکڑتی تہی دامن نگرتا تہا اور برادر دیدہ ہی آب حسرت برساتی تہی مین عبث دردنی کیا

کیا و فائدہ جنتی تہی یوسف نی ہر گاہ دیکہا کہ بنظر رحمت مجکو نہیں دیکہتی ہین فرمایا
کہ مجہی مہلت دو تاکہ دو رکعت نماز پڑہ لوں کہا کہ تم نماز پڑہنا کیا جانتی ہو کہا کہ آخر
پیغمبر زادہ ہوں اور ہمراہ والد بزرگوار کی محراب طاعت مین کہڑا ہوا ہوں بہائی
بہائیوں نی کہا کہ یوسف کو نماز پڑہ لینی دو پس حضرت یوسف نی نماز ادا کی اور بعد فراغ
نماز کی منہ خاک پر رکہا اور عرض کی خداوندا ایسا کہاں تو ہی مین بندہ تیرا ہون
راضی برضا تیری ہون چاہی تو بخش اور چاہی تو ہلاک کر ہر گاہ مناجات سی فارغ
ہوئی بہائیون نی کہا کہ پیراہن اوتارو یوسف نی کہا کہ ہیہات ہیہات زندہ کو عورت
پوش چاہیی اور مردہ کو کفن چاہیی پیراہن چہوڑ دو اگر مر جاؤن تو بہی کفن رہی اور اگر جیتا رہون
تو ستر عورت کرون بہائیون نی کہا ہر گاہ کہ برہنہ ہو گا تو کنارہ ستاری اور [illegible]
تجکو برہنہ ترکیبن کی آخر الامر بزور پیراہن اونہون نی اوتار لیا اور رسی اوس کی کمر مین
باندہی اور ڈال دیا کہا یوسف نی کہ ای برادران جو کچہہ چاہا تمنی جور و جفا میری
حق مین کیا ایک نصیحت کرتا ہوں کہ اوسکو سنو اور اوسپر عمل کرو بہائیون نی کہا کہ
کیا نصیحت کرتا ہی تو یوسف نی کہا کہ باپ کو اچہی طرح سی رکہو اور خدمت کیا کرو
وہ نہین جانتی مین کہ تمنی مجہی کیا سلوک کیا ہی کہ اگر وہ جانین گی تیر بد دعا کرین گی
اور خوف کرو عقوبت بد سی [illegible] پھیر لیا اور [illegible] رسی کو کاٹ
دیا اور یوسف نیمہ چاہ مین تہی کہ رسی کٹی یوسف نی کہا کہ دریغ کہ دیدار پدر نا دیدہ
رشتہ زندگانی منقطع ہوا پس زندگی سی دست بردار ہو کر کام اپنا حوالہ بخدا کیا اور
ندا ہوئی جبریل کو کہ بندہ میرا کو لی جبریل بہ یک [illegible] سدرۃ المنتہی سی قعر چاہ مین پہونچی

اور یوسف کو ہوا مین لیا اور یوسف کو غش آگیا اور آہستہ آہستہ جبرئیل نی اونکو تہ
بام مین پہونچایا اور اوپر ایک پتہر کی بٹہایا اور خطاب پہونچایا جبرئیل جا جہانی بہشت
پہناؤ اور رمسرائی کو اپنی کو وہین کہو اور ہر ماہی اپنی کو اونکی خبر رکہو کہ تا القیام
یاد دین اور جب ہوش مین آوین تو ہمارا اسلام کہیو اور کہیو کہ غم نکہا تو کہ ہمنی تجکو واسطی تخت
اور جاہ کی پیدا کیا ہی نہ واسطی تہہ چاہ کی جبرئیل نی عرض کی کہ الہی مجہی طاقت دے
مین اپنی تئین بصورت یعقوب دکہلاؤن تو ایک زمانہ ساتہ اوسکی تسلی ہو حکم پہونچا
کہ اسیطرحسی کر جبرئیل بصورت یعقوب آئی اور سر یوسف کو اپنی کنار مین لیا حضرت
حضرت یوسف جوش مین آئی وہ نوحہ کردن روح الامین مین قال دیہی اور فریاد کی کہ
اے پدر بزرگوار کہان تہی تم اور بہائیون نی مجہسی کیا سلوک کیا اور مجہی خدمت تمہاری سی
محروم رکہا اور تمکو میری فراق مین مبتلا کیا اور سر و پا برہنہ کر کی بیابان ہلاکت
مین چہوڑا یا جو کچہہ کہ ستم اور جفا اونسی ہو سکی مجکو پہونچائی آپ وہان مجہی باز رکہا اور
رخسار دی پیر مکو ساتہ ضرب طمانچہ کی گلرنگ کیا گیسوئی پیر مکو ساتہ خاک اور خون کے
آلودہ کیا اور پیراہن کہ تنہا اپنی ہاتہ سے پہنایا تہا مجہی لی لیا اور رسی سخت میری کمر مین باندہ کے
اور لکد بیداد سی ہی پشت پر ماری اور سر نگون چاہ مین لٹکا دیا ای پدر بزرگوار میرے گال
کو دیکہ تو کہ طمانچہ میری مونہہ پر مارا کہ زخم ہو گیا ہی اور ہمیشہ او دیکہو میری مین نگاہ کرو کہ اثر
جراحت موجود ہی یوسف یہہ باتین کرتی تہی اور دیوار چاہ سی آواز آہ و نالہ آتی تہی
اور جبرئیل بہی خروش کرتی تہی اور ملائکہ بہی روتی تہی آخر جبرئیل نی بیطاقت ہو کر
کہا کہ مین یعقوب نہین ہون بلکہ روح الامین فرستادہ رب العالمین ہون بعد اسکی سلام

ترجمہ

تہی یوسف کو پہونچایا اور طعام اور شراب بہشت کا اونکو کہلایا بعد اسکی
خوشخبری نجات پانی چاہ سی اور پہونچنی جاہ کو دی چنانچہ قول حق تعالی کا
مشعر اسکی طرف ہی کہ واوحینا الیہ لتنبئنہم آہ بہ کاہ کہ جبرئیل نی چاہا کہ اونکی متعلق
کو جاوین علم الہی ہوا کہ وہ مین وہ اونکہوہین مین رہو اور سر یوسف کو کنار مین لی
کہ جو جاوو تنہا اور بیار اور دیار اپنی سی دور پڑا ہی جائی افسوس اور حسرت ہی بیکا
مین خویش اور اقربا ہی جناب سید الشہدا کی شہید ہوئی اور نوبت بجناب امام حسین
ہو چکی بطرف اول جانب راست اور چپ کی دیکہا اور فرمایا کہ ہل من مغیث
یغیثنا اہل من موحد یخاف اللہ فینا کہان تہی برادران اونکی کہ مثل
یوسف اونسی امید اعانت کی رکہتی تہی بایک کوئی ز اہل اسلام ستہا چنانچہ بعد
و محضر کی ہل من موحد یخاف اللہ فینا اور جو اونکی کلمہ دلیل سیری ہی [illegible]
سید الشہدا متوجہ طرف خیمہ حرم محترم ہوئی اور فرمایا اپنی بہن سی کہ ملبوس کہنہ [illegible]
تا بعد ہلاکت کفن مرا ہو اور کوئی دست غارت دراز کری اس [illegible] اوپر
اشقیای جسم مبارک کو برہنہ کیا تا بحد کہ ساربان علیہ اللعنۃ والعذاب نی چاہا [illegible]
سی لی لی اور دست مبارک بند بند [illegible] قطع کی [illegible]
شہید کا بعد قتل کی یہ تہا مرملۃ بالدماء بالیۃ افواہہم من الظما غارمتین
الالبۃ سائلات الدماء مقطعات الاعضاء مجدلین فی الفلوات [illegible]
الاوطان ملقون بلا اکفان محرقۃ الرؤس [illegible]
متولی وفیہ اہل القرآن [illegible]

جاری تھا جسم اونکی سی خون اعضا اونکی پارہ ہوی تہی پڑی ہوی تہی صحرا مین
رو برا افتادہ تہی وطن سی دور دفن کی گئی بدون کفن کی جدا کئی گئی ہین سر اونکی نیزونپر
غسل دیی گئی ہین ساتہہ خون زخمونکی پلائی گئی تہی کاسہائی برچہون سی متولی ہوے
تہی دفن اونکی کی مردمان دہ پس اس مصیبت کو دیکہا چاہی کہان کہنا یوسف کا
کہ زندہ کو عورت پوشش چاہئی اور مردہ کو کفن اور کہان فرمانا جناب سیدالشہدا
گرامی ہین لباس کہنہ لا دو کہ تابعد شہادت کی بدن میرا عریان نرہی اور اوسوقت
گلی لگانا سکینہ کا اور وہ حضرت جناب سکینہ سی بنہایت محبت رکہتی تہی اور شعرا
اوحضرتکا اوسوقت ان اشعار کو چہاتی لگا اونکو اور آنسو پونچہنا اونکا اونکی آستین سی
شعر سَیَطُولُ بَعْدِی یَا سُکَیْنَةُ فَاعْلَمِی مِنْكِ الْبُكَاءُ إِذَا الْحِمَامُ دَهَانِی
قریب ہی کہ مفارقت دراز واقع ہوا چاہتی ہی پس جانو ای سکینہ کہ گرونا لازم ہی
ہرگاہ مجہی موت گہیرلی لَا تُحْرِقِی قَلْبِی بِدَمْعِكِ حَسْرَةً مَادَامَ مِنِّی الرُّوحُ فِی جُثْمَانِی
نہ جلا تو دل میرا آنسو ساتہہ جاری کرنی اشکون کی ازروی حسرت کی جب تک روح
میری بیچ جسم میری کی ہی فَإِذَا قُتِلْتُ فَأَنْتِ أَوْلَی بِالَّذِی تَأْتِینَهُ یَا خِیرَةَ النِّسْوَانِ
پس جسوقت کہ قتل کیا جاؤن پس تو سزاوارتر ہی تو رونی والونسی اور بہتر نسا ان
کی اون کلمات سی کمال محبت اور زور فراق سکینہ سی معلوم ہوتا ہی کہ حالت اضطرار مین
یہہ مضمون فراق اظہار ہوا . والا صبیہ صغیرہ معصومہ سی اظہار اپنی شہادتکا مناسب
نہین ہی چنانچہ اخفای شہادت مسلم دختر مسلم سی بعضی منازل مین کیا تہا اور یہہ بہی
محتمل ہی کہ ہرگاہ جناب سیدالشہدا علیہ السلام جانتی تہی کہ بعد میری کوئی

تسلی دینی والا نہین ہی لہذا اولسی وقت اونکی کلمات تشفی آمیز فرمائی اور حال محبت
سکینہ کا یہہ تہا کہ بعد شہید ہونی جناب سیدالشہدا کی ہرگاہ کہ نعش مبارک پر کوئی
ہوا جسم مبارک حسین سی لپٹ گئین تا اینکہ چند عربونے بزور نعش مبارک سے جدا کیا
بالجملہ افراد مصائب جناب سیدالشہدا کی کہ اون اشقیائی پہونچائی کمال افراد
انواع مصائب تہی چنانچہ ملاحظہ کیا چاہئی کہ ایک فرد مصیبت رسن باندہنی کا
وہ تہا کہ برادران یوسف نی رسن کو باندہ کر چاہ مین لٹکایا تہا اور جب کہ یوسف نیچی
پہونچی تو رسن کو قطع کیا اور ایک فرد مصیبت رسن باندہنی کا یہہ کہ جمیع اہلبیت کو
ایک رسن مین نزدیک باندہ کر سامنی یزید پلید کے لی گئی اور کہنا علی بن الحسین کا
اوسوقت مین کہ قسم دیتا ہون ساتہہ خدا کے ای یزید کہ اگر اس حالسی ہمکو جناب نبی
دیکہتی تو کیا حال ہوتا اونکا اور ایک فرد مصیبت کا یہہ تہا کہ برادران یوسف نی
دست کاروان حضرت یوسف کو بیع کیا تہا اور کاروانی نی واسطی غلام کرنی کی
مول لیا تہا اور ایک فرد ظلم کا یہہ تہا کہ فاطمہ دختر جناب سیدالشہدا کو ایک شقی
نی واسطی کنیز کی یزید سی طلب کیا اور ایک فرد مصیبت کا یہہ تہا کہ حضرت یوسف جبرئیل کو
پدر بزرگوار اپنا سمجہہ کر اظہار مصیبت کرتی گئی اور ایک فرد مصیبت یہہ ہے کہ جسوقت
ساربان نی دست ہای مبارک جناب سیدالشہدا کی قطع کئی اور دور کیا اوس شقی
نی واسطی لینی ازار بند کے اوسوقت ایک غلغلہ اور شور گریہ و زاری کا بلند ہوا کہ کوئی
اہلبیت کہتا تہا وا ابتاہ وا مقتولاہ وا ابجیاہ وا حسیناہ وا غریباہ وا بنی قتلوک
وما عرفوک من شرب الماء منعوک وای فرزند میری وای مقتول میری وائی بیچ میری

وای حسین میری ای غریب الوطن میری ای فرزند میری شہید کیا تجھی اور نہ
پہچانا تیرا حق اور منع کیا پانی پینی سی پس ہرگاہ کہ دیکھا ساربان نی اس حالکو
درمیان مقتولوں کی چھپ رہا اور دیکھا مینی تین شخصوں کو اور ایک عورت کو گرد
اونکی بہت سی خلایق کہ بیچ سی کہ زمین و آسمان کی بھر گئی اور پرہا ہی ملائکہ کے آواز
آتی تھی دیکھا مینی ایک ان مین سی کہتا تہا کہ ای فرزند میری ای حسین فدا ہون
تجھپر میری ماں اور باپ اور دیکھا مینی کہ جناب امام حسین تن سی
سر جدا اوٹھ بیٹھی اور فرمانی لگی لبیک یا جداہ یا رسول اللہ یا ابتاہ یا امیر المومنین
ویا اماہ یا فاطمۃ الزہراء ہم نحن اخا المقتول السلام علیکم منا السلام بعد اسکی جناب سید الشہدا رو
کی اور فرمایا کہ ای جد میری قتلوا واللہ رجالنا یا جداہ سلبوا واللہ نساءنا یا جداہ
ذبحوا واللہ رجالنا یا جداہ ذبحوا واللہ اطفالنا یا جداہ بغیر المصطفیٰ [illegible] عطشانا حافیا
سنا اور سب یہ حال سنکر حضرت امام حسین کے رو رہی تہی بعد اسکی جناب نی
کہا کہ کسنی تیری ہاتہہ کو قطع کیا کہ پہلی دست راست بعد اسکی دست چپ کو
جناب امام حسین نی عرض کی کہ ای جد میری مدینہ سی ہمراہ میری ایک ساربان ہو
تہا اور ہرگاہ کہ مین وضو کرتا تہا تو ازار کو اوتار کر رکھ دیتا تہا پس وہ آرزو کرتا
تہا کہ یہ ازاربند میری وہ لی مو پس نہ دیا میرا اسواسطی تہا کہ مین جانتا تہا کہ وہ
اس فعل کو کرنی والا ہی پس جب مین مقتول ہوا تو وہ بھی درمیان لاشون کے
ڈہونڈہنی لگا پس پایا اوسنی مجھی تن بی سر بعد اسکی تفحص کیا ازاربند کا اوسنے
پس دیکھا اوسکی ازاربند کو گرہ مینی اوسمین بہت سی گرہین دین تہین پس اوس نی ایک گرہ

کھولی پس مینی دست راست دراز کرکے ازاربند پکڑ لیا اور جسقدر اوس نی زور
کیا ہاتہہ نہ چھوٹا پس ساربان نی ڈھونڈہ کر ایک ٹکڑا تلوار کا لایا اور دست راست کو
قطع کیا بعد اسکی ایک گرہ اور کھولی بعد اسکی پھر مینی دوسری ہاتہہ سی تہاما
اوسنی دوسرا ہاتہہ قطع کیا بعد اوسکی اوسنی ارادہ آب کی دیکھی لاشوں مین چھپا پس
ہرگاہ کہ پیغمبر خدا نی سنا بہت رو دی اور متوجہ طرف ساربان کی ہوئی اور فرمایا
کہ وای تجھکو ای جمال قطع کیا تو نی دستہای حسین کو ازروی ظلم کی کہ وہ ایسی دونو
ہاتہہ تہی کہ جبرئیل بوسہ دیتی تہی اور اہل سماوات اور زمین اونکو مبارک جانتی تہی
جو ذلیل اور ظلم کہ ان اشقیا نی کیا آیا کافی نہ تہا کہ اونسی تیغ کو دست قطع کی سیاہ کری
حق تعالی تیری مونہہ کو دنیا اور آخرت مین محشور کری بحق اوس گروہ مین کہ جنہون
نی خون ہماری کراتی ہنوز دعا تمام نہوئی تہی کہ ہاتہہ اوسکی شل ہوئی اور مونہہ
سیاہ ہو گیا انتہی منقول ہی کہ فرزندان یعقوب اوس شب کنعان کو ملکی ازرہ یعقوب
تمام روز انتظار یوسف مین نیچی شجرۃ الوداع کی بیٹھی رہی اور خواہر یوسف کی
ہمکلام تہی آیا کسواسطی اتبک یوسف نہین آئی اور نہایت اضطراب مین تہی
دنیا اپنی باپ کو تسلی دیتی تہی اور اقسام کی سب عذر بیان کرتی حتی العقیق
یعقوب نی شب اوسی طرح بسر کی اور [illegible] صبح ایک ٹیکری پر کہ مشرف اوس صحرا
آتی اور ہمراہ دختر کی بیٹھی اور راہ فرزندوں کی دیکھتی تہی اور فرزندان
[illegible] اوس شب صحرا مین سو رہی مگر یہودا بیدار رہا ہرگاہ دیکھا اوسنی کہ
[illegible] سوئی فرصت غنیمت پائی اور سر چاہ پر گیا اور آواز دی کہ ای بہائی

تو زندہ ہی یا مردہ ہی یوسف نے کہا کہ تو کون ہی کہ حال بیچارہ کا پرسش کرتا ہی
کہا اون نے کہ بہائی تیرا یہوداہی یوسف رونے لگی اور کہا کہ ای بہائی کیا حال
اوس شخص کا کہ کنارے پر اپنی سی جدا ہو کر کنوئیں میں پڑا ہوا ور نہ کوئی غمگسار
اور نہ مددگار ہو نہ روی زمین پر ہو کہ زندہ و نہی محبوب ہوا اور نہ اندرون زمین
کہ مونس ہی محبوب ہو ہو اور درد دل یوسف سی خروش میں آیا اور گریہ و زاری
اور بیچی یوسف نے بہت سا رویا یوسف نے قعر چاہ سی آواز دی کہ ای برادر وصیت کا میری
سی نہ ہنگام تعزیت یہوداے کہا کیا وصیت کرتا ہی یوسف نے آواز دی کہ وصیت میری یہ
ہی ہر گاہ کہ وقت نماز شام ہمراہ برادران گہر میں ہو تو مجہکو بھی میری یاد کرنا اور وقت
کہانا کہانیکی گرسنگی میری یاد کرنا اور جو وقت کپڑی پہنا تو برہنگی میری یاد کرنا اور
وقت شادی کی گفتگو میری تنہائی اور پریشانی میری یاد کرنا یہوداے سوزش اسکی ایک
خروش کیا اور یہودا مرد بلند آواز تہا آواز رونیکی گوش برادران میں پہونچی
او تہیا ور بیت آواز کی چلی ہر گاہ کہ پہونچی دیکہا کہ یہودا چاہ پر بیٹہا روتا ہی کہا اونہون
کہ ای یہودا کیوں روتا ہی تو کہا اوسنے کہ حال اس غریب بیچاری پر روتا ہون پس اونہون
نے یہودا کو ملامت کرکے اور چاہا اونہون نے کہ چند پتہر کوئیں میں پہینکیں یہوداے منع کیا اور
آخر الامر ایک پتہر بسر چاہ پر رکہکر کنعان کو روانہ ہوئی اور پیراہن یوسف کو خون گوسفند سی
آلودہ کیا اور نزدیک غروب آفتاب حوالی اوس بستی کے پہونچی کہ یعقوب اوس میں تہی
کہ تمام روز انتظار میں گذرا ناگاہ ایک گرد اوس صحرا میں ظاہر ہوئی یعقوب نے اپنی
بیٹی سی کہا کہ یہہ کیا گرد ہی اور لڑکی نے کہا کہ کیا عجب ہی کہ بہائی میری آتی ہون

یعقوب نے کہا کہ خوب طرح سی دیکہہ تو کہ ہی مین بچہ داونکی کہنی کی بینائی خوب طرح سی
دیکہا کرنا گاہ کانپنے لگی یعقوب نے کہا اپنی دختر کو کس واسطی تجہی لرزہ ہوا کہا کہ ای
پدر بزرگوار بہائی سب تی آتے ہیں لیکن یوسف ہمراہ اونکے نہیں ہی یعقوب نے یہہ سنکر ایک
نعرہ کی آہ سوزان دل پر درد سی کہینچی اور کہا کہ انکو آواز دی کہ اوس پشتہ پر آوین بیٹیانے
ندہ مارا کہ ای فرزندان یعقوب پشتہ پر آؤ کہ پدر بزرگوار تمہاری انتظار کرتی ہین
ہر گاہ اونہوں نے جانا کہ پدر اس جگہ پر ہی دوڑی پس سب مل کے یعقوب سراسیمہ ہوی اور
اپنی بیٹی سی کہا کہ ای بیٹی یہہ کیا آواز آتی ہی دینا نے مضمون اوس کا آگاہ کیا
ہوئی دینا نے آواز دی کہ ای برادران دوڑو اور اپنی باپ کو دیکہو کہ حال اونکا
دیگرگون ہی بعد اسکی دینا بہی بیہوش ہوئی اور لا یعقوب کو زمین اور روبیل نے سر
اپنی کو کنار اپنی مین لیا اور ہاتہہ سو ہنر رکہا اور کہا ای نفس ... خروش کیا
یہودا نے کہا کہ ای برادران یہہ کیا حرکت تہی کہ تمنی کی کہ باپ اپنی کو اپنی ہاتہہ
سی ہلاک کیا بعد اسکی روتی ہوی باپ کو گہر میں لائی اور یعقوب تمام شب
بیہوش رہی اور صبح ہوش میں آئی اور کہا کہ نور چشم میرا کہاں ہی سب بہائیوں نے
باتفاق کہا یا ابانا انا ذہبنا نستبق یعنی ای پدر ہماری ہم دوڑ کرتی گئی ہم صحرا کو تا ہم
سبقت کرتی تہی دوسری پر اور چہوڑ گئی یوسف کو نزدیک متاع اپنی کی
پس کہا یا اوسکو گرگ نے اور نہیں ہی تو باور کرنے والا واسطی ہماری اگرچہ ہم
راست گو ہوئی اور لائی وہ پیراہن یوسف کا کہ تہی خون گوسفند سی آلودہ کی یعقوب نے
ہر گاہ کہ گفتار اونکی سنی اور پیرہن یوسف دیکہا بیہوش ہوئی فلما وجاؤوا علی

قَمِیصِهٖ بِدَمٍ کَذِبٍ یعنی پیرہن یوسف کو بخون کوسفند آلودہ کر کی نزدیک
پدر کی لائی ہر گاہ یعقوب نی پیرہن یوسف کو خون آلودہ دیکھا بیہوش ہوی اور
دنیا بیٹیا اونکی سرہالین آبیٹھی اور رونی لگیں اور اپنی ہاتھ کو اونکی سر پر رکھا اور
ہر گاہ قطرہ اشک رخسار یعقوب پر گرا آنکھ کھولی اور فرمایا کہ مین کہاں ہوں اونکی
بیٹی نی کہا اپنی گھر مین ہو میان فرزندان اپنی کے حضرت یعقوب نی پوچھا کہ یوسف کہاں ہین
کہا وہ نہیں لیکن فرزند دیگر مین جو ایمن فرمایا کہ کیا حاصل ہی کہ یوسف نہون اور
بعد اسکی پیرہن یوسف کو طلب کیا اور سونگھا اور آہ کھینچی اور پھر بیہوش ہو گئی ہر گاہ
کہ پھر ہوش مین آئی اوس پیرہن کو بہی اوپر ڈال لیا اور رونی لگی تا اینکہ مونہ ہونکا
خون پیرہن سی سرخ ہوا اور ہر گاہ کہ بخوبی اوسکو دیکھا کہیں سی دریدہ نپایا
فرمایا کہ عجب گرگ تہا کہ یوسف کو کہا لیا اور پیرہن چاک نکیا اور فرمایا بلکہ
تمہاری نفسون نی یہ حرکت کی ہی پس میری واسطی صبر ہی اور خدا سی مدد
چاہتا ہون مین بنابراوس چیز کی کہ تم ہلاکت یوسف کو اظہار کرتی ہو مروی ہی
ہر گاہ برادران نی اس سخن کو پدر سی سنا منفعل ہوی اور روز دیگر چراگاہ
کو گئی اور باہم یکدیگر کہنی لگی کہ تدبیر کیا چاہیی کہ یہ اندیشہ دل پدر سی باہر جائی
بعضون نی کہا صلاح کار کی وہ ہی کہ چلیں ہم سب اور یوسف کو چاہ سی
باہر لاکی اور پارہ پارہ کر کی استخوان لیجائی تا یہ تہمت ہم سی دفع ہووی یہودا
نی کہا کہ تمنی مجسی عہد نکیا تہا کہ ہم یوسف کو قتل نکرین گی اور قتل کرنی سی
مانع ہو اور وقت نماز شام برادران یوسف گھر مین آئی یعقوب نی اونسی کہا

راست کہو تمہاری اوسوقت معلوم ہو کہ اوس بیچاری کو کیا ہوا تب ان کی گرگ
کو کہا پائی روز دیگر فرزند یعقوب کی صحرا کو گئی اور ایک گرگ کو گرفتار کر لی
لائی اور کہا کہ یہ گرگ کہ جسنی یوسف کو کہایا یعقوب نی کہا ہاتہہ اور پاون
اوسکی کہولدو موجب کہنی کی ہاتہہ اور پاون اوسکی کہولی یعقوب نی کہا کہ ای
گرگ نزدیک آوہ گرگ نزدیک آیا اور کہڑا ہوا یعقوب نی کہا کہ ای گرگ شرم
نکی تو نی کہ جگر گوشہ اور نور دیدہ میرکو کہا لیا تو نی گرگ نی آواز دی کہ توبی
موی سفید تمہاری کی کہ تمہاری فرزندکو مین نہین کہایا ہو مستی کہ خون اور گوشت تمہارا کہ پیغمبر ہو
ہم پر حرام ہی اور مجکو از راہ ظلم کی اور تہمت کی باندہ لائی ہین اور مین مسافر ہون
یعقوب نی کہا کس واسطی اس زمین مین آیا ہی اوسنی عرض کی کہ ای نبی میری تئین یہ علکہ
گوش آئی واسطی زیارت تمہاری کی آیا تہا مین فرزندان تمہاری نی مجکو پکڑا اور
باندہا اور نزدیک آپ کی لائی اور یہ دروغ اوپر میری باندہا یعقوب نی
اس حالکو سنکو یہہ کلام گرگ سی کہا بَلْ سَوَّلَتْ لَکُمْ اَنْفُسُکُمْ
اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ القصہ یعقوب فراق یوسف مین اسقدر روئی کہ فرشتی زار زار
مین آئی اور جناب اقدس الٰہی مین عرض کی کہ الٰہی یوسف کو پہر یعقوب سی ملا
یا یعقوب کو خاموش کر یا ہمکو اجازت دی کہ ہم دنیا کو جائین اور ہمراہ یعقوب شریک
آہ و نالہ کی ہوں مروی ہی کہ ہر روز صحرا کو جاتی تہی اور اطراف کنعان کی
پہرتی تہی اور کہتی تہی کہ ای فرزند دلبند میری اور راحت دل میری
اور ای جگر گوشہ میری تجکو کس کنوئین مین ڈالا ہی اور کس تیغ سی ہلاک

کیا ہی تجھکو اور کس دریا میں ڈبو دیا تجھکو اور کس زمین میں دفن کیا تجھکو ہیں اسیطرح
سرگشتہ و حیران اوس وادی میں پہرتی تہی اور آب حسرت آنکھونسے برساتی تہی اور آہ
سوزناک بیدادتی تہی کہ آسمان میں آگ لگ جاتی کہ اس حال میں جبرئیل پہونچے
اور کہنے لگے کہ ای یعقوب فرشتونکو گریہ میں لائے تم ای یعقوب مقدسان ملاء
اعلا کو یہ تمہارے نالہ میں آئے میں جواب دیا کہ بسبب فراق جگر گوشہ کے ولیکن جبر
درد او رمتابی سی منقول ہی کہ جبرئیل چاہ میں تین دن رفیق یوسف رہے اور اونکو
تسلی دیتی تہی ہر گاہ جبرئیل نے چاہا کہ مفارقت کرین یوسف نے کہا کہ اس بیکسی اور
چہوڑے جاتے ہو جبرئیل نے کہا کہ اس دعا کو پڑہ کہ زندانسے خلاصی پائے تو وہ کلمات
یہہ ہین یَا صَرِیخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ وَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ یَا مُفَرِّجَ
کَرْبِ الْمَکْرُوْبِیْنَ قَدْ تَرٰی مَکَانِیْ وَ تَعْرِفُ حَالِیْ
وَلَا یَخْفٰی عَلَیْکَ شَیْءٌ مِنْ اَمْرِیْ حق تعالی سبب ان کلمات شریف کے یوسف کو
پستی چاہ سی ساتہہ بلندی جاہ کے پہونچایا اور حضرت صادق سی مروی ہی کہ
جسوقت یوسف کو چاہ میں ڈالا جبرئیل نازل ہوئے اور کہا ای پسر کسنے تجھے
چاہ میں ڈالا کہا بہائیون نے واسطے حسد کے کہا جبرئیل نے اگر خلاصی چاہتی ہو تو اس
بلاسی ان کلمات کو پڑہو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَنْ
تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَنِیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا
وَّاَنْ تَرْزُقَنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ

حق سبحانہ تعالی نے برکت اس کلمات کے اونکو بند چاہ سے خلاص کیا اور بادشاہ
مصر کیا القصہ روز چہارم [illegible] نوید نجات چلے اور کاروان نزدیک اوس چاہ کے
مدین سے وارد ہوئے کہ ارادہ مصر رکہتی تہی پس بہیجا اونہونے پانی لانیوالے
اپنے کو پس ڈالا اوسنے ڈول اپنے کو کنوئین میں اوسوقت یوسف کو وحی پہونچی کہ تم
ڈول میں بیٹھو تو یوسف ڈول میں بیٹھے وہ شخص بسبب ثقل ڈول کے حیران ہوا ہر گاہ
کنوئین میں دیکہا اوسنے حضرت یوسف کو ملاحظہ کیا کہ مثل شب چہار دہ کے تہی وہ شخص
دیکہکر بہت خوش ہوا اور چہپایا اونکو واسطے خوف اس بات کے کہ کوئی شریک ہو
پس کہا اونہین لوگون نے کہ یہہ بضاعت ہے واسطے پانی لانیوالے کی اس عرصہ میں
برادران یوسف کہ جو مشغول ہی کہ یہوداکو عادت تہی کہ ہر روز ایک بار سر چاہ پر
آتا تہا اور یوسف کو پکارتا تہا اور کہانا دیتا تہا اور اوس روز بہی بنا بر معمول کے آئے
اور یوسف کو آواز دی اور کچہہ جواب نہ پایا واسطے تلاش یوسف کے کاروان میں آیا
اور نزدیک مالک کے پایا اور اپنے بہائیونکو خبر دی وے سب آئے اور مالک سے کہا
کہ یہہ غلام ہمارا ہے بہاگ کی آیا ہی مالک نے کہا کہ اختیار ہے تمکو بیچ اور پہیر لینے مین کہا
اونہون نے کہ ہم بیع کرتے ہیں کہا مالک نے کہ باوجود اس عیب کی قیمت اسکی کیا
چاہتی ہو تم کہا اونہون نے جس قیمت سے کہ ہو چاہتی میں ہم لیکن اس شرط سے کہ اسکو
اس ولایت سے باہر لیجاؤ اور غل اور زنجیر کر کے گرسنہ اور تشنہ رکہو تا یہہ غلام سرکش
رام ہو یوسف یہہ مرد بہائیونکا دیکہتی تہی اور سخن غضب آلود سنتی تہی اور زیادہ اوس
بات کی طاقت نہ رکہتی تہی بعد اسکے زبان عبرانی مین یوسف نے بہائیون سے کہا اگر خلاف ہماری

تو اظہار کریگا تو شمشیر سی سر تیرا جدا کرینگی یوسف خاموش رہی القصہ اونکو
معرض بیع مین لائی مالک نی کہا جو درم میری پاس تہی بضاعت اوسکی
خرید کی مینی اور عادت اوسوقت کی یہہ تہی کہ کمتر چہل سی گنتی تہی اور زیادہ
جو اوسی ہوا اوسی وزن کرلیتی تہی ہرگاہ مالک نی اون درہم کو شمار کیا تو
تہی اور بعضی کہتی ہین کہ بیست تہی کہ سرہبائی نی دو دلی تہی حضرت ابو جعفر
باقر سی مروی ہی کہ اٹہارہ درہم تہی سابر تفسیر وسیطی مرقوم ہی کہ یہودا نی
کچہہ نہ لیا القصہ مالک نی یوسف کو مول لیا اور برادران یعنی درہم سی لی
اور کاروانیان بحکمت ساکنی اوزکی بی رغبت تہی خبر مین آیا ہی کہ ایک روز یوسف
نی آئینہ مین نگاہ کی جمال اپنا دیکہا اور متعجب ہی اور خیال کیا اگر مین بندہ ہوتا
تو قیمت میری حد سی متجاوز رہتی لہذا حق تعالی نی ذکو قیمت ناقص کر دیا ابو حمزہ ثمالی
سی روایت ہی ہرگاہ کہ مالک نی یوسف کو مول لیا انتفاع کثیر اوسکو راہ مین
ہم پہونچی تا اینکہ اونکو مصر مین بیچا اور وہ خیر و برکت اوسی مفقود ہوی جانا اوسنی
کہ یہ برکت بسبب یوسف کی تہی بعد اسکی نزدیک یوسف کی آیا اور کہا کہ تم
کون شخص ہو کہا اونہون نی کہ مین پسر یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہون
مالک نی گلی سی لگایا اور بہت سا رویا اور مالک کی بیٹا نہو تا تہا یوسف سی کہا
کہ دعا کرین کہ حق تعالی اوسکو فرزند عطا کری چنانچہ مطابق دعای حضرت یوسف
کی حق تعالی نی بارہ بیٹی اوسکو دی ہر بطن مین دو لڑکی القصہ اول حالین کہ
نی یوسف کو مول لیا تہا مطابق کہنی برادران یوسف کی ایسا کہ غل و زنجیر حاضر کرو

سچی

وسو

نگاہ کہ چشم یوسف غل و زنجیر پر پڑی گریان ہوی مالک نی کہا کہ ای غلام تم
نکر کہ غلام گریزپا کو سوای غل و زنجیر کی چارہ نہین ہی یوسف نی کہا کہ مین غل
اور زنجیر تہاری سی فغان مین نہین آیا ہون بلکہ وہ وقت مجہکو یاد آیا ہی کہ جسوقت
بادشاہ جبار عادل زمانہ وو زنجیر فرمایا و کیا کرلی اس بندہ عاصی کو اور غل
اوسکی گردن مین پہنایا اور زنجیر پاؤن اوسکی مین ڈالو کہ فرمان دیا باہر ہوا ہی مالک اوس
گفتار سی متحیر ہوا اور آہستہ یوسف سی کہا کہ ای غلام مین تجہی اعلی کہا ہی نی
خواجگان تیری لی قید کرتا ہون یوسف نی کہا کہ جب اس منزل سی آگی گئین کی غل
زنجیر سی تجہی خلاصی دین گی بعد اسکی مالک نی سامنی خواجگان کی پلاس کو پہنایا
کلمہ تجدید یوسف کو سنائی بعد اسکی فرزندان یعقوب خاطر جمع کرکی متوجہ کنعان ہوی
یوسف ہر رتبہ دیگر رونی لگی مالک نی کہا کہ ای غلام تو کیون روتا ہی اور صبر
کیون نہین اختیار کرتا کہا ای مالک تحمل فراق نہین رکہتا ہون اجازت دی کہ تا جاؤن
اور اپنی بیچنی والونکو دیکہہ لون مین اونکو وداع کرلون مالک نی کہا ای غلام
مین اونسی اثر مہر و محبت طرف تیری نہین دیکہتا ہون بلکہ اور سوای تفرقہ اور خشونت
رسی اور کچہ نہین دیکہتا ہون یوسف نی کہا کہ اگر یہہ مجہسی نفرت رکہتی ہین لیکن مین اونسی
اگر وہ دوست نہین رکہتی ہین مین اونہین دوست رکہتا ہون تو اونکو ندا کرتا ہون
اون مالک نی آواز دی کہ ای جوانو ٹہری رہو کہ یہ غلام کچہہ کہا چاہتا ہی یوسف
نزدیک بیچنی والون اپنی کی آئی درحالتیکہ غل و زنجیر پہنی تہی اور کہا یوسف نی
ای عزیزان جو کچہہ کہ تمنی کیا صبر کیا مینی لو پسر امیدوار اسکا ہون مین کہ آپ میری

میری نسبتی دنیا سے تھی لا امکان رعایت اوس پیر مبتلا بہجران کے کرنا یہ ہو دار و پی لگا اور
یوسف کو گلے لگایا اور کہا کہ ای جان برادر مردانہ رہ اور کار اپنا خدا پر
رکھ بعد اسکے ایک شتر لائی اور یوسف کو سوار کیا اور ایک غلام زشت رو
اور بدخو کو اوپر اونکے موکل کیا اور کاروان جانب مصر کے روانہ ہوا
یوسف مونھ طرف عقب دیکھا اور کہا ای پدر بزرگوار میری مصیبت کو نہین
دیکھتے ہو کہ مین غریبی اور ذلت بندگی مین گرفتار ہون لیکن ہرگز خاطر اپنی سے
مجھے فراموش نکرو کہ مین شفقت اور دلسوزی تیری کو یاد رکہتا ہون اور کاروان
تمام شب راہ جاتا تہا ایک صحرا کو مقابر آل اسحاق پر گذر ہوا یوسف نے دیکھا
قبر مادر کی اور بالائی شتر سے سر قبر مادر پر گرا دیا اپنی تئین اور تربیت عہد کودکی
کو یاد مین لائی اور مہر او شفقت یاد آئی رونے لگی اور آواز دی کہ ای مادر
مہربان سر اپنا اوٹہاؤ اور حال فرزند اپنی کی نگاہ کر مین بیٹا تیرا ہون
کہ غل میری گردن مین پہنایا ہی اور ثیاب بدن مین پہنایا ہی اور زنجیر پاؤن مین ڈالی ہی اور
بہ تہمت بندگی مجھے بیچا ہی اور دل پدر میری کو آتش ہجر اپنی سے جلایا ہی قبر جلیل
سی آواز آئی کہ ای فرزند پسندیدہ اور ای نور دیدہ برگزیدہ غم میری کو زیادہ
کیا تو نے اور الم میری کو دو چند کیا پس صبر کر تو بدرستی خدا ساتھ صبر کرنی والو کی
ہی جسوقت کہ روز روشن ہوا وہ غلام کہ یوسف پر موکل تہا دیکہا او سنے کہ
یوسف اونٹ پر نہین ہین بعد اسکی دیکہا کہ سر قبر پر بیٹہی ہین اور زار زار روتے ہین
اوس بیرحم نابکار نے قہر سے طمانچہ اوپر روی یوسف کے مارا کہ روی نازک کو اوس

صدمہ اوس طمانچہ سے شگافتہ ہوا اور روی مبارک کا رنگ خون سے آلودہ ہوا اور کہا کہ
ای غلام خواجگان تیری بات کہتی تہی کہ تو غلام گریزپا ہی کہتے یوسف بولے لیکن اوس
اردو سی روئے کہ علیا ملکوت مین پوشیدہ نہین کہ جا می است اور افسوس کہ
کہ حضرت یوسف باوجود امید رکہنی زیارت کی بار دیگر اسقدر اضطراب و آہ مفارقت
پدر مادر کی کرتی تہی لیکن احوال وداع ہونی جناب سید الشہدا علیہ السلام کا قبر جد بزرگوار
اور قبر مادر عالیمقدار سے ملاحظہ کیا چاہیے کہ باوجود جانتی آنحضرت کی کہ پہر زیارت
نصیب نہوگی کس ناامیدی او حسرت سے جدا ہوئے ہونگی چنانچہ منقول ہی کہ جس شب ولید نابکار
حکم یزید پلید اخذ بیعت کی طلب کیا چاہتا تہا جناب سید الشہدا علیہ السلام واسطی زیارت
قبر جد بزرگوار کی آئی اور فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا الْحُسَیْنُ
اِبْنُ فَاطِمَۃَ فَرْخُکَ وَ ابْنُ فَرْخَتِکَ سلام خدا کا تجہپر ہو ای جد
مین حسین بیٹا فاطمہ کا ہون فرزند تیرا اور فرزند بیٹی تیری کا ہون وَ سِبْطُکَ الَّذِیْ
خَلَّفْتَنِیْ فِیْ اُمَّتِکَ اور مین فرزند زادہ تیرا ہون کہ مجہکو امت سا بنایا کہ
تہی تم فَاشْہَدْ عَلَیْہِمْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَنَّہُمْ قَدْ خَذَلُوْنِیْ وَضَیَّعُوْنِیْ وَلَمْ
یَحْفَظُوْنِیْ گواہ رہو ای نبی خدا پر انکی کہ مجھے ترک کیا اونہون نے اور حرمت میری کو
کیا اونہون نے ضایع میری کی اونہون نے وَہٰذِہٖ شَکْوَایَ اِلَیْکَ حَتّٰی اَلْقَاکَ
اور یہہ شکایت اپنی طرف تیری تا وقت ملاقات تمہاری کے پس مشغول نماز و عبادت
ہوئے تا اینکہ صبح ہوئی جبکہ شب دوسری کی پہر حضرت روضہ جد بزرگوار مین آئی
اور بعد فراغ چند رکعت کی کہا اَللّٰہُمَّ ہٰذَا قَبْرُ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ وَاَنَا ابْنُ بِنْتِ

بیشک خداوندا یہہ قبر پیغمبر تیری کی ہی اور مین فرزند پیغمبر تیرا ہون قد حضرنی
من الامر ما قد علمت تحقیق میری تئین امر ایک وارد ہوا ہی کہ جانتا ہی
تو اللهم انی احب المعروف وانکر المنکر خداوندا مین نیکیون کو
تئین دوست رکھتا ہون اور برائیون کی تئین دشمن رکھتا ہون اور برائیون سی لوگون کو
منع کرتا ہون وانا اسئلک یا ذا الجلال والاکرام بحق
القبر ومن فیه الا اخترت لی الا ما سولت رضا ولرسولک
رضا یعنی تجھسی سوال کرتا ہون ای صاحب جلال اور بزرگی بحق اس
قبر کی اختیار کر واسطی میری اوس چیز کو کہ جسمین تیری اور رسول تیری کی خشنودی ہو
بعد اسکی حضرت نزدیک صبح تک تضرع و زاری مین رہی مگر کہ طلوع صبح نزدیک
ہوئی سر مبارک اپنا ضریح مقدس پر رکھکر سو گئی پس خواب دیکھا کہ حضرت رسالت
پناہ مع ساتھہ گروہ ملائکہ مقربانکی نزدیک جناب سید الشہدا کی آئی اور اونکو اپنی
سینہ سی لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا یا حبیبی یا حسین
کانی اراک عنقریب مرملا بدمائک ومذبوحا
بارض کربلا من عصابة من امتی ای حبیب میری ای حسین گویا کہ مین
دیکھہ رہا ہون کہ عنقریب صحرائی کربلا مین ہاتھہ اور پاون اپنی خون مین مارتا ہی تو اور
سر تنسی جدا کیا گیا ہی میان ایک گروہ امت میری کی وانت مع ذلک
عطشان لا تسقی وظمآن لا تروی اور تو اس حالت مین تو تشنہ ہو گا
اور تجکو کوئی پانی نہ دیگا وهم مع ذلک یرجون شفاعتی یوم القیمة لا

لا انالهم الله شفاعتی یوم القیمة اور وہ باوجود اس امر کی امید شفاعت کی مجھسی رکھینگی
روز قیامت مین اور خدا اونکو شفاعت میری سی محروم رکھیگا یا حسینی
یا حسین ان اباک وامک واخاک قدموا علیّ وهم مشتاقون الیک
ای نور دیدہ میری ای حسین تحقیق باپ اور ماں اور بھائی تیری آئی ہین پاس میری ملاقات
تیری کی ہین وان لک فی الجنان اور تیری واسطی ریاض جنت مین درجی ہین
کہ بغیر از شہادت تو نہین پہنچتا ہی پس حضرت امام حسین نی عرض کی یا جداه لا حاجة
لی فی الرجوع الی الدنیا فخذنی الیک وادخلنی معک فی
قبرک ای جد بزرگوار نہین حاجت واسطی میری بیچ بازگشت کی طرف دنیا کی پس لی
لی تو مجھکو طرف اپنی اور داخل کر مجھکو ساتھہ اپنی بیچ قبر اپنی کی جناب نبوی نی
فرمایا کہ ای نور دیدہ میری سوای شہید ہونی کی کچھہ چارہ نہین ہی تا وقتیکہ شہادت
سی فائز ہو گا تو درجہ شہادت کو نہ پہونچیگا پس جناب سید الشہدا کمال خوف
خوف خواب سی بیدار ہوئی اور گھر کو مراجعت فرمائی اور ایسا حسین قم باندازی اپنی گھر بیچ
ہوئی انتہی بعد ایکی ایک ہوا آئی تو انہی آیا اور صاعقہ پیدا ہوا اہل کار
نی کہا کہ اس چند روز مین کوئی گناہ تازہ ہمسی نہین ہوا کہ لائق اس غضب الہی ہون ہم اوہ
غلام سنگدل آیا اور کہا کہ یہ شومی عمل میری ہی کہ اس ساعت مینی ایک طمانچہ
غلام حبشی کو مارا ہی اور اوسنی پر درد دل سی نعرہ مارا اور اس نعرہ ناگہہ یہ صورت
واقع ہوئی ہی مالک نی کہا اوسی قبل جب طمانچہ ماری کا کیا تہا کہا اوسنی کہ ای
اپنی تئین اوسکی گرا دیا تہا اور ارادہ بھاگنی کا رکھتا تہا مالک نی کہا کہ اپنی قصد

کسطرحسی کوئی شخص ساتھ غل اور زنجیر کی بیباک سکی کا مالک نزدیک یوسف کی آیا
اور کہا اوسنی کہ ای جوان مقصد ہماکنی کا ہر کہتا ہی کہا ای مالک اسوقت قہر مادر
پہونچا مین صبر و تحمل نکرسکا اور خیال ہا در سر مین تہا کہ مین غل و زنجیر مین گرا ہوں گا
ہرگاہ قہر اوسکی کو دیکہا مینی ای اختیار ہی متعین ہستر سی گرادیا مینی اور قصہ عزم
اپنا اوسنی کہتا ہتا مین اور مینی نفرین نہین کی فقط ایک قول یہہ ورد ہی کہ ہونچی مینی اہل
کاروان رونی لگی شکر اور عرض کی اونہون نی کہ ای جوان عالیشان دعا کرو کہ یہہ
دفع ہو جسی وقت نی ہوا کی طرف دیکہا اور کچہہ ہونٹ ہلائی اوسیوقت ہوا صاف
ہوئی اور وہ صاعقہ برطرف ہوا ہرگاہ وہ مالک نی اس حالکو مشاہدہ کیا حکم دیا اوسکی
حکم کیا کہ غل و زنجیر انسی دور کرو اور ملبوس نیک پہناؤ اور راحلہ تیز رو پر سوار کرو
القصہ مالک اوسکو مصر مین لایا اور پادشاہ مصر اوسوقت مین ریان ابن ولید علیہ
تہا اولاد عملاق ابن لاود ابن سام ابن نوح تہا اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ پادشاہ
قبل از موت اپنی کی ایمان لایا اوپر دین یوسف کی اور بعد ایک زمانہ کی اونی
انتقال کیا اور بعد اوسکی پادشاہت قابوس ابن مصعب کو پہونچی اور یوسف نی
اوسکو طرف دین کی دعوت کی اور اوسنی قبول نکیا اور زیادہ اختیار امور مملکت
اسی کی دست تصرف مین دیا تہا اور بہت زیادہ مرتبہ اور شان اوسکی کی نزدیک پادشاہ
مصر کیا اوسکو عزیز لوک کہتی تہی ہرگاہ کاروان مصر مین آیا گماشتہ ہائی عزیز سر راہ
کاروانکی کہڑی ہوئی تہی حسن یوسف کو دیکہکر عزیز کو خبر کی مالک کو پیغام دیا کہ غلام
کو تقاص مین لاؤ روز دیگر مالک نی حکم کیا کہ یوسف کو حمام مین لیجاؤ اور

اوسکا دہوکر جامہ قیمتی پہناؤ اور یا آراستگی تمام اوسکو بازار مین لاسی اہل مصر
خریداری اوسکی مین زیادہ قیمت کرنی جاتی تہی تانوبت بیان تک پہونچی کہ برابر
اوسکی سونا اور چاندی اور مشک وغیرہ دیتی تہی عزیز نی قیمت دی اور یوسف کو اپنی
گہر مین لایا اور بسبب نیکی اوسکی کی کوئی جرات نکرسکا اور کہا عزیز مصر نی واسطی
زن اپنی زلیخا کی کہ توقیر کر اسکی اور نیک عہد اوپر وہ خدمت کرتا خالصاً یہہ فایدہ دے
ہمکو مثل اسکی کہ سرانجام کار ہمارا کری اور فرزند اوسکو ہمارا ہوا سواعلی کہ علامات رشد
سیما اوسکی سی ظاہر ہی یا مین فرزند مین اوسکو نکالو اور کہتی ہین کہ عزیز مصر عقیم تہا اور
نزدیک بعضون کی کہتی ہی کہ وہ نامرد تہا اور قول حق تعالی کا وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ
فِي الْأَرْضِ یعنی اسکی سیرمین جسطرحسی کہ پادشاہ کو اوپر یوسف کی مہربان کیا ہمنی بعد
بند چاہ اور تعب راہ سی نجات دی تہی ہمنی اسیطرحسی پادشاہ کیا ہمنی یوسف کو
بیچ زمین مصر کی قولہ تعالی آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا بعضون نی اسکی معنی اسطرحسی
کہی ہین کہ مراد حکمت سی حکمت عملی ہی اور علم سی حکمت نظری ہی اور وجہ تقدیم حکمت عملی کی
نظری سی یہہ ہی کہ اصحاب ریاضات بسبب عمل کی علم کو پہونچتی ہین چنانچہ صبر کرنا یوسف
کا بلا اور محن پر باعث اسکا ہوا کہ حق تعالی نی ابواب مکاشفات اوپر کہولے

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِن مِّصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ

اور کہا اوس شخص نی کہ مول لیا تہا اوسکو اہل مصر ی سی یعنی عزیز نی واسطی زلیخا کی کہ بزرگ کر تو منزلت اسکی کو

عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي

شاید کہ نفع دیوی ہمکو یا لیوین ہم اوسکو فرزند یا اور اسطرحسی جگہ دیتی یوسف کو بیچ

الارض ولنعلمه من تاويل الاحاديث والله غالب على

زمین کے اور تاکہ سکھلاوین ہم اوسکو تعبیر خوابکی اور خدا غالب ہی اوپر

امره ولكن اكثر الناس لا يعلمون ○ ولما بلغ اشده اتيناه

کام اپنے کی اور لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ہین اور جب کہ پہونچے یوسف جوانی کو دی ہمنی اوسکو

حكما وعلما وكذلك نجزي المحسنين ○ وراودته

حکم اور دانش اور اسطرحسی جزا دیتے ہین نیکی کرنیوالونکو اور طلب مراد کی یوسف سے

التي هو في بيتها عن نفسه وغلقت الابواب وقالت

زلیخا نے کہ وہ عورت تھی کہ اوسکی گہر مین یوسف تہا اور بند کیا دروازونکو اور کہا زلیخا نے

هيت لك قال معاذ الله انه ربي احسن مثواي انه

آؤ کہا یوسف نے پناہ لیتا ہون مین ساتہ خدا کے تحقیق وہ پروردگار میرا نیک کیا منزل میری تحقیق وہ

لا يفلح الظالمون ○ ولقد همت به وهم بها لولا ان

نہین بہلائی پاوینگے ستمگار اور تحقیق قصد کیا زلیخا نے یوسف کا اور یوسف نے اوسکا اگر نہوتا کہ دیکھا

برهان ربه كذلك لنصرف عنه السوء والفحشاء

برہان رب اپنی کو اسطرحسی ہوا تاکہ پہیرا ہمنی اوسکو بدی اور عمل زشت کو

انه من عبادنا المخلصين ○ واستبقا الباب وقدت

تحقیق وہ بندگان مخلص ہمارے مین سے تہا اور دوڑے دونون بیچ طرف دروازے کے اور پہاڑا

قميصه من دبر والفيا سيدها لدا الباب ○ قالت ما

زلیخا نے کرتا اوسکا پیچہے سی اور پایا اون دونونکو سردار زلیخا نے نزدیک دروازی کے کہا زلیخا نے

جزاء من اراد باهلك سوءا الا ان يسجن او عذاب

کیا ہی بدلا اوس شخص کا کہ ارادہ کری ساتہ اہل تیری کی بدی کا مگر یہ کہ قید کیا جاوی یا عذاب دیا جاوی

اليم ○ قال هي راودتني عن نفسي وشهد شاهد من

دردناک کہا یوسف نے زلیخانے خواہش کی مجہسی نفس میری سے اور گواہی دی ایک شاہد نے

اهلها ان كان قميصه قد من قبل فصدقت وهو من

اہل زلیخا سے اگر ہی کرتا اوسکا چاک کیا گیا آگی سے پس سچ کہی زلیخا اور یوسف

الكاذبين ○ وان كان قميصه قد من دبر فكذبت وهو

کاذبون مین سے تہا اور اگر ہی کرتا اوسکا چاک کیا گیا پیچہی سی پس جہوٹ کہی زلیخا نے اور یوسف

من الصادقين ○ فلما را قميصه قد من دبر قال انه من

راستگویان مین سی ہی پس جب کہ دیکھا کرتا اوسکا چاک کیا گیا پیچہی سی کہا عزیز مصر نے تحقیق یہ

كيدكن ان كيدكن عظيم ○ يوسف اعرض عن هذا

مکر تمہارے سے ہی تحقیق مکر تمہارا بڑا ہی ای یوسف منہ پہیر اس بات سے […] پوشیدہ رکہ

واستغفري لذنبك انك كنت من الخاطئين ○

اور ای زلیخا طلب آمرزش کر واسطی گناہ اپنی کے تحقیق تو تہی خطا کرنیوالونسے

وقال نسوة في المدينة امرات العزيز تراود فتاها عن

اور کہا ایک گروہ عورتون نے بیچ شہر مصر کی کہ زن عزیز مصر کی خواہش کرتی ہی غلام اپنی سے

نفسه قد شغفها حبا انا لنراها في ضلال مبين ○ فلما

نفس اوسکی سی تحقیق شیفتہ کیا یوسف نے زلیخا کو ازروی دوستی کے […] ہم البتہ دیکہتی ہین اوسکو گمراہی ظاہر مین

وما ابرئ

سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَآتَتْ

سنا زلیخا نے غیبت زنانکو بھیجا طرف اونکی یعنی بلایا اونکو اور آمادہ کیا واسطے اونکے مسند اور دیے

كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ

ہر ایک کو اونمین سے ایک چھری اور کہا زلیخا نے یوسف کو نکل تو اوپر اونکے پس ہر گاہ دیکھا اونعورتونے

أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا إِنْ

بزرگ پایا اونکو جمال مین اور کاٹا اونہون نے ہاتھون اپنے کو اور کہا پاکی کی یاد کرتی ہین ہم خدا کو نہین یہہ انسان سے نہین

هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ○ قَالَتْ فَذَٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ وَلَقَدْ

یہہ مگر فرشتہ بزرگ کہا زلیخا نے پس یہہ وہ شخص ہے کہ ملامت کرتی تہین تم مجھکو بیچ اوسکے اور تحقیق کہ

رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِنْ لَمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ

طلب خواہش کی زلیخا نے نفس یوسف سے پس باز رکہا اپنے تئین اور اگر نکریگا وہ جیسا کو حکم کرتی ہین ہر آئینہ قید کیا جاویگا وہ

وَلَيَكُونًا مِنَ الصَّاغِرِينَ ○ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي

اور ہوویگا وہ ذلیلون سے کہا یوسف نے اے پروردگار میری زندان دوست تر طرف میری اوس چیز سے کہ بلاتی ہین مجھکو

إِلَيْهِ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ ○

طرف اوسکی اور اگر نہ پھیریگا تو مجھسے مکر اونکی کو خواہش کرونگا مین طرف اونکی اور ہونگا مین نادانونسے

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○

پس قبول کیا دعا اوسکی رب اوسکے نے پس پھیرا خدا نے اوس سے مکر اونکا تحقیق وہ سننے والا جاننے والا ہے

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ ○

پس ظاہر ہوا انکو اوسکے بعد دیکھنے کے دلیلون نے ایا کہ قید کریں اوسکو ایکے وقت تک

۷۰

اور عطف ولنعلمہ کا اوپر مقدر کیا ہے اور تقدیر کلام کی اسطرح ہے ہے وکذلک مکنا لیوسف

فی الارض لیصرف فیہا بالعدل ولنعلمہ تعبیر المنامات ومعا نسب اللہ تعالی فوالله و

راودته التي هو في بيتها ۔ ابن عباس سے نقل کی ہے کہ جب کل زلیخا نے یہہ تہا کہ صورت کو

طلب خواہش اپنی کی تہی یوسف سے کہا کہ اے یوسف کیا اچھے بال ہین تیرے جواب مین کہا انہون نے

اول اونچیز نکی کہ خاک مین پراگندہ ہونگے بال میرے بعد اسکے کہا زلیخا نے کہ اے یوسف کیا روے

نیک رکہتا ہے تو کہا یوسف نے کہ حسن الخالقین نے رحم اور مین تصویر کیا ہے کہا زلیخا نے کہ ای

یوسف خوب صورت تیری لاغر کیا مجھے تو آب دیا کہ شیطان نے مجھے اس مر پر آمادہ کیا ہے

کہا زلیخا نے کہ اے یوسف عشق تیری آتش دل میرے مین مشتعل کی ہی آب لطف سے بجھا دے حضرت یوسف

نے کہا کہ اگر بجھاؤن آتش دل تیری پہر آتش تیری ڈالون مین آتش دوزخ مین سوختہ ہونگا مین اور کہا زلیخا نے

اور تشنہ تو اور اندرون خانہ سے پانی لاکہ نہایت تشنگی سے بیقرار ہون اور غرض اوسکی پہیر نیسے

ہر گاہ کہ یوسف داخل خانہ ہون جھپ سے اوسکی جاوے اور مراد اپنی دلسے حاصل کرے یوسف نے

جواب مین کہا کہ کہتین وہ شخص جاہی کہ صاحب خانہ اور مین مملوک ہون اور بے مالک کسی چیز کا نہین

ہون کہا زلیخا نے کہ اس گہر مین فرش حریر اور دیبا بچہا ہے اس گہر مین داخل ہو اور مراد میری

برلا یوسف نے کہا کہ کیونکر اپنے تئین لائق دوزخ کرون اور مرتبہ بہشت اپنی کو ہاتھ سے دیکر

کہا زلیخا نے کہ اے یوسف بہانہ مکر اور مہر او میرے پاس گہر مین آ کہ تجکو اس گہر مین رکہتی ہون

کہا یوسف نے کہ خدا میرا جمیع خفیات سے مطلع ہے کسطرح اوس سے پوشیدہ کرون کہا زلیخا نے کہ ہاتھ

میری دلبر رکہہ تا اطمینان مجھے حاصل ہو کہا حضرت یوسف نے کہ عزیز سے مجھے شرم

اتی ہے کہا زلیخا نے کہ عزیز کو شربت زہر پلا دونگی مین کہ مر جاوے دو اور زر و جواہر

ہون کہا یوسف نے کسطرحسے عذاب الٰہی سے رہائی پاوینگے تو سدی سے مروی ہے کہ مراد

اوسکی یوسف سے علاج تھی کہ اپنے تئین آراستہ کرتی تھی اور یوسف کو دکہلا کر اپنی طرف

مائل کرتی تہی اور کبھی ترغیب اور کبھی ترہیب کرتی تہی اور کہتی تہی کہ اے یوسف حسن و

جمال میرا نہین دیکہتا تو کہا حضرت یوسف نے کیونکر دیکہون اوس چیز کو کہ عنقریب خاک میں نہان

پوشیدہ ہوگی بعد اسکے کہا زلیخا نے کہ کیونکر یال بال میری نہین دیکہتا ہی کہا یوسف نے کہ کیا

فائدہ کہ تمام کمین آمیختہ ہونگی ہرگاہ نزدیک حضرت یوسف کی عشقہی تہا حضرت یوسف منہ پہیر

لیتی تہی اور ہرگاہ تدبیرات مرادوہ سے عاجز ہوئی اور حیلہ کیا اسوجہ سے کہ ایک گہر بنایا کہ

چہت اور دیوار اور دیوار مین آئینہ بندی کی تہی کہ صورت اپنی اور صورت یوسف کو اوسمین نقش کیا

تہا کہ دونو یکدیگر تنگ بغل مین لیے ہین اور ہرگاہ کہ وہ مکان تیار ہوا یوسف سے کہا کہ ہمراہ

آؤ اور دیکہہ تو کہ مثل اس گہر کے کبہی نہ دیکہا ہوگا یوسف بالتماس اوسکے گہر مین داخل ہوئی اور

زلیخا عقب اوسکی میں آئی دروازہ بند کرتی جاتی تہی اور لکہا ہے کہ وہ سات گہر تہے اور ہر گہر مین

ایک دروازہ تہا زلیخا نے سب کو بند کیا اور کہا کہ ھَیْتَ لَکَ اور کہا کہ آ ای کہ

تیرے واسطی تیار ہوا ہون توضیح اہل مدینہ و شام نے کسر ہا اور فتح تا سے مشنات فوقانی

پڑہا ہے اور ابن کثیر نے بفتح ہا اور ضم تا پڑہا ہے اور باقیون نے بفتح ہا اور تا پڑہا ہے

اور جناب امیر المومنین سے مروی ہے کہ حضرت نے ساتہ ہمزہ کے اور ضم تا پڑہا ہے معنی تہیا اور

استعداد سے ہی رجانی اور راپی وائل اور زکی بن وثاب سے مروی ہے اور معنی بدون

ہمزہ کی تفتیش کی ہیئی اور لغت اسم ہی اعطی تعال کی اور معنی تعالی اقبل کی ہین اور لام

واسطے تبیان کی ہے گویا کہ کہا گیا ہے لَکَ اَقُولُ هٰذَا اور تحقیق مراد اوسکی یہ ہے کہ

یہہ باب مفاعلت سے ہی اور مشتق راود یرود سے ہی اور یہہ اوس وقت بولتے ہین کہ جب

کوئی آوی یا جاوی یعنی جا اور دہرب گویا کہ معنی یہہ ہین کہ تقاضا کیا زلیخا نے

یوسف سے نہاد اوسکی مراد اور خدعہ سے باہر نکالا وہ مراد و مطالبہ کو کہتی ہین ساتہ نرمی اور

ملامت کی انتہی بعد اسکے یوسف نے اوسکی جواب مین کہا پناہ مانگتا ہون مین خدا سے

بدرستیکہ وہ بزرگ کار میرا ہی کہ نیک کیا ہی منزلت میری کو نزدیک صاحب میرے کی اور

اوسکو مجہپر رحیم کیا ہی پس خوب نہین کہ مین عصیان کرون اوس تمام پر مراد رب سے مجازا

عام پرورش کرنے والا ہی یوسف کا کہ وہ عزیز مصر ہی کہ یوسف کو مول لیا تہا اور تربیت

بوجہ احسن کی تہی اور حاصل معنی یہہ ہی شان یہہ ہی کہ مربی میری عزیز مصر نے نیک سلوک

کیا ہی پس جزا اوسکی یہہ نہین کہ مین اوسکی عیال مین خیانت کرون بدرستیکہ شان یہہ ہے

کہ نہین رستگار ہوتی ستم کرنے والے وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا الآیہ معنی ہم کے

لغت مین چند وجہ سے آتی مین ایک یہہ ہی کہ قصد فعل کو کہتی ہین اور دوسری وجہ یہہ ہے

خطور کرنا ایک شی کا دلمین بدون قصد کرنی کی اور تیسری وجہ یہہ ہی کہ معنی نزدیک ہو

کی اور چوتہی وجہ یہہ ہی کہ معنی شہوت کی اور میل طبیعت کے ہی ہرگاہ کہ معنی اوسکی لغت مین تحقیق

ہین پس لابد ہی کہ نفی کی جائین وہ معنی کہ سزاوار حضرت یوسف کی نہو اور وہ معنی یہہ ہین کہ

شہوت اور میل طبیعت بدکی نہتی اور جمیع مفسرین اہل حق ہین کہ یوسف نے میل طرف بدکی

نہین کیا دخترے کرنے اہل سنت وجماعت کی یوسف کو اس امر قبیح سے یا یہہ ہی کہ

انبیا قائل نہین ہوئی ہین اور اوسکے واسطی متشابہات ظاہر کی ہی ہرچند کہ بنا بر قائل ہولیا ہی عمل کرنا

بحرد شر افعال بندگان خدا سے نہ قول عدالت راست آتا ہی نہ ابرار ساعت ظاہر

چنانچہ ماقس پر پوشیدہ نہیں ہی اور وجہ بری کرنی اتنا حشر یہ کی یہہ ہی کہ عصمت انبیا کی
قائل ہیں اور بندونکو فاعل مختار اپنی فعل کا جانتی ہیں پس لابد ہی کہ حضرت یوسف کو بری
اس امر قبیح سی کریں پس تاویل اس آیہ کی یہہ ہی کہ قصد کیا زلیخا نی زنا کا ساتھہ یوسف کی اور
قصد کیا یوسف نی ساتھہ دفع کرنی اوسکی کی اگر نہ دیکھا ہوتا یوسف نی برہان رب اپنی کو
یعنی نور عصمت کو کہ حق تعالی نی ساتھہ اوسکی عطا کیا تہا نبا برا سکی لولا شرطیہ کہ جزا اسکی
مقدم ہو نی کہ وہم بہا ہی اور اگر کوئی کہی کہ بہت بہ وہم بہا سیاق اسکا مقتضی ہی کہ دونو
ہم متعلق قبیح سی ہوں پس کر داشتی ہو تم ہم زلیخا کو ساتھہ قبیح کی اور ہم یوسف کو ساتھہ
دفع اوسی قبیح کی پس جواب اسکا یہہ ہی سلمنا کہ سیاق اور ظاہر اس آیہ کا یہی ہی لیکن
سیاق اور آیات کا خلاف اسکی پر دال ہی مثل اس قول حق تعالی کی هِيَ رَاوَدَتْنِي
عَنْ نَفْسِي یعنی کہا یوسف نی اوسی کہ زلیخا ہی نی مراودت کی تہی نفس میری سی اور بہہ
یوسف نی اوسوقت کہا تہا کہ جسوقت زلیخا نی کہا کہ کیا جزا ہی اوس شخص کی کہ ارادہ کری
ساتھہ اہل تیری کی بدی کا مگر یہہ کہ قید کیا جاوی یا عذاب دیا جاوی عذاب دردناک اور
اگر خود بہی ہوتی نی مراودت کیا ہوتا تو کیون بری کرتی نفس اپنی کو اور یہی کہنا زنا کا حاشا
عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ
یعنی کہا اون زنان نی کہ نہیں جانتی ہم کوئی بدی اس سی سرزد ہوئی ہو اور کہنا زلیخا کا کہ
اب ظاہر ہوا حق ہی اور کہنا یوسف کا ذَلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ یعنی رہنا میرا
قید خانہ میں اسواسطی تہا تاکہ جانی وہی عزیز مصر کہ نہیں خیانت کی میں اوسکی بیچ حالت
غیبت کی اور کہنا عزیز مصر کا وقتیکہ دیکہا اون نی کہ پیراہن دریدہ ہوا ہی پشت سی

إِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ یعنی تحقیق یہہ کام مکر تمہارا سی ہی تحقیق کہ مکر تم عورتون کا
بڑا ہی اور کہنا اوسی عزیز مصر کا يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَذَا ای یوسف موندہ پہیر لی اس
یعنی اس شاہد کو پنہان رکہہ اور کہنا اوسی عزیز مصر کا بعد اسی کلام کی واسطی زلیخا کی
وَاسْتَغْفِرِي لِذَنْبِكِ إِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ اور طلب آمرزش کر ای زلیخا واسطی گناہ
اپنی کی بدرستی کہ تو ہی جملہ گناہگارون سی ہی ازین قبیل آیات بہت ہین کہ ذکر کرنا انکا عبث
ہوتا ہی پس ظواہر اور سیاق ان آیات سی معلوم ہوتا ہی کہ دامن عصمت حضرت یوسف
ثابت خطا اور گناہ سی بری ہی لیکن مقتضای عقل یہی ہی کہ واسطی ظواہر اور سیاق آیات قبیح
کی تاویل کرنا ایک آیہ کو کہ جو خلاف اوسکی ہو نہایت بجا اور مستحسن ہی نہ اینکہ واسطی ایک آیہ
کی آیات کثیر کی تاویل ہوں خصوصا اوسوقت میں کہ ادلہ قاطعہ سی عصمت انبیا کی ثابت ہوئی ہی
چنانچہ اکثر ادلہ ماسبق میں اپنی مواضع میں مذکور ہوئی ہیں اور بہی تفصیل اسکی تفسیر کبیر وغیرہ
میں مذکور ہوئی اور چند دلیل دیگر اس مقام میں بہی مذکور ہوتی ہیں تا فائدہ اسکا تمام ہو اور
نفع اسکا عام اور ہر گاہ کہ ادلہ قاطعہ سی عصمت انبیا کی ثابت ہوئی ہی لہذا جو آیہ اور جو
روایت کہ مخالف اسکی ہی سب تاویل پذیر ہین یا مطروح چنانچہ بعضی روایات
اس مقام میں ذکر کی جاتی ہین کہ متدین منصف مطابق اور عقل تاویل کریگا یا طرح
اون روایاتکو کہ جو مخالف ہون الا تسلیم کریگا اور وہ روایات یہہ ہی کہ روایت کیا ہی
حضرت امام ثامن ضامن علیہ السلام سی کہ جواب مامون رشید میں فرمایا تہا کہ اگر حضرت
یوسف معصوم نہوتی تو وہ بہی قصد مجامعت کرتی اور زیبی حضرت نی تفسیر اس آیہ فرمایا
لَقَدْ هَمَّتْ بِالْمَعْصِيَةِ وَهَمَّ يُوسُفُ بِقَتْلِهَا إِنْ أَجْبَرَتْهُ لِعِظَمِ مَا تَدَاخَلَهُ فَصَرَفَ اللَّهُ عَنْهُ قَتْلَهَا وَالْفَاحِشَةَ

یعنی تحقیق کہ قصد کیا زن عزیز نے معصیت کا اور یوسف نے قصد قتل اوسکی کا کیا اگر
جبر کرتی وہ یوسف کو واسطے زنا کی اور یہ قتل سو اسطے تہا کہ وہ چاہتی تھی کہ یوسف کو
کار عظیم خطا میں ڈالے کہ وہ زنا ہی اور یہی روایت کی ہی ابو بحضرت نے باپ اپنے سے اور
انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ انہوں نے تفسیر کیا ہمت
بان تفعل وھم بان لا یفعل اور معنی اسکی یہہ ہیں کہ زلیخا نے قصد زنا کیا اور یوسف
نے قصد ترک کیا تفسیر عیاشی میں حضرت صادق ع سے مروی ہی ہر گاہ زلیخا نے قصد مباشرت کا
یوسف سے کیا یوسف نے بہی قصد مجامعت کا کیا بعد اسکی زلیخا نے یوسف سے کہا کہ ایسی حال پر
صبر کرو تو یوسف نے کہا کس سبب سے صبر کروں زلیخا نے کہا کہ اس گہر میں ایک صنم ہی اتنا صبر
کرو کہ اوسکی منہ کو چہپا دوں کہ تا ہماری اعمال قبیح سے مطلع نہو یوسف نے اوسوقت میں خدا کو
یاد کیا اور از درس عالم سر والخفیات سے ڈری اور بہاگی اور محمد بن قیس سے مروی ہی کہ
سنا میں نے حضرت صادق ع سے کہ ہر گاہ یوسف نے بند زیر جامہ اپنی کو کہولا صورت حضرت
یعقوب کی دیکہی کہ اونگلی دانتوں میں دابی ہیں اور کہتی ہیں کہ اے یوسف اس کار بد سے احتراز
کرو تو پس یوسف دہشت زدہ ہوئی اور آب منی انگوٹہی پاؤں اونکی سے باہر آئی اور دروازہ
سے فرار ہوئی اب ادلہ عصمت بیان ہوتی ہیں ایک یہہ ہی کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
سے کوئی گناہ سرزد ہو اجتماع ضدین لازم آتا ہی وہ اجتماع یہہ ہی وجوب متابعت
اوسکی اور مخالفت اوسکی وجوب متابعت اسواسطے کہ حق تعالی فرماتا ہی قل
ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی کہہ تو اے محمد اگر ہو تم کہ دوست
رکہتی ہو خدا کو پس پیروی کرو تم میری تا دوست رکہے تمکو خدا اس آیہ سے وجوب

متابعت بہی ثابت ہوئی اور بہی سامع ہو زمین ہر چند کہ یہہ آیہ حق میں ہماری ہی لیکن کوئی
اسکا قائل نہیں ہوا ہی کہ نبی ہماری معصوم ہیں اور نبی معصوم نہیں ہیں اور مخالفت اسواسطے
ہی کہ متابعت مذہب کی حرام ہی گناہ میں اور دوسری یہہ اگر نبی سے گناہ صادر ہو تو
واجب ہی کہ ہم اونکو زجر و توبیخ کریں اسواسطے کہ امر معروف اور نہی منکر سب پر واجب ہی
حال آنکہ زجر کرنا نبی کا حرام ہی اسواسطے کہ ایذا دینا اونکی حرام ہی باتفاق اسواسطے
کہ حق تعالی فرماتا ہی ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ
بدرستیکہ وہ لوگ کہ ایذا دیتی ہیں خدا اور رسول اوسکی کو لعنت کرتا ہی خدا اونکو بیچ دنیا و آخرت
کی اور وجہ تیسری یہہ ہی کہ اگر انبیا سے گناہ سرزد ہو تو چاہیے کہ اقل درجہ ہوں گنہ گاران
امت سے اسواسطے کہ درجات انبیا کی نہایت رفعت اور جلال میں ہیں اور نعم الہی بیشک وہ
کرتی کی جمیع ناس سے امین اور خلیفہ کرنا اپنا بیچ بندوں کی نہایت مرتبہ میں ہی لیکن اس مکان
میں مرتکب ہونا اونکا معاصی کا اور اعراض کرنا احکام الہی سے واسطے لذت دنیائے فانی
کی کمال قبیح اور شنیع ہی عصیان کرنی اور عبادت اور وجہ چوتہی یہہ ہی کہ حق تعالی
حکایۃ عن قول ابلیس فرماتا ہی فبعزتک لاغوینہم اجمعین یعنی پس قسم ہی عزت
تیری کی ہر آئینہ اغوا کرونگا میں سب بندونکو مگر بندگان تیری کو وہ مخلص میں پس اگر نبیا ہی تعالی
ہوں تو چاہیے محبوب ہوں اون لوگوں سے کہ معاصی سرزد ہوتی ہیں اور مخلص سے خارج ہیں
حال آنکہ باتفاق ثابت ہی کہ جمیع انبیا مخلصین سے ہیں اور پانچویں یہہ ہی کہ رسول صلی
علیہ وآلہ افضل ملائکہ سے اسواسطے کہ حق تعالی فرماتا ہی ان اللہ اصطفی آدم ونوحا
وآل ابراہیم وآل عمران علی العالمین یعنی کہ حق تعالی نے برگزیدہ کیا آدم اور نوح اور

آل ابراہیم و آل عمرانکو اوپر تمام عالم کی اور فضیلت بعض کی وال ہی نہ فضیلت کل پر واسطی اجماع
مرکب کی اور اگر معصیت صادر ہوتی تو جاہیئے کہ محال ہو جو نا افضل نبی کا ملائکہ سے اسواسطی کہ حق تعالی
فرماتا ہی اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ قوله تعالى وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا منقول ہی ہر گاہ کہ یعنی
اون دونوں نے جانے میں طرف دروازے کی اور جا کے کیا زلیخا نے کرتا اوسکی کو جانب پشت سے اور
پایا عزیز مصر نے اون دونوں کو نزدیک دروازے کی و زلیخا مدعی ہوئی کہ اس شخص نے مجھ سے فعل ناشایسته
کا ارادہ کیا تھا لہذا اسکی حبس یا مارنا زیادہ سزا ہے یوسف نے کہا کہ اسی نے مجھ سے ارادہ بد کا کیا تھا اور گواہ
میں گواہی یہ ہی ایک شاہد ہی اہل اوسکی سے اور وہ طفل چہار ماہہ خاله زلیخا تھا اور حضرت صادق سے مروی
ہی کہ ہر گاہ یوسف نے عزیز سے اظہار طہارت اپنا لوث خیانت سے کیا یوسف جانب خدا سے ملہم ہوئے
کہ حقیقت میری اس کودک سے کہ گہوارے میں ہی دریافت کر اسواسطی کہ وہ گواہی دیگا کہ زوجہ تیری سے
خود مجھسے لپٹ آیا تھا اس حرکت کا پس عزیز مصر متوجہ اوس طفل کا ہوا حق تعالی نے اوسکو
گہوارے میں گویا کیا تا اینکہ اون نے گواہی دی اوپر پاک دامنی یوسف کی اور کہا اوسنے کہ
اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ الآیه بعضوں نے کہا ہی کہ وجہ عظمت کید زنان کی یہہ ہی کہ مرد کو طرف اپنی
خواہش قلبی ہی اور باوجود اسکی ساتھ آئین شایستگی کے اور ساتھ شیرین زبانی کے [illegible]
جس چیز کو چاہیں بسبب ساتھ مردونکی کر سکتی ہین بخلاف شیطان کی کہ خواہش قلبی ساتھ اوسکے
ہی اور نہ بالمشافہه گفتگو کرتا ہی لہذا کید زنانکو عظیم فرمایا ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ خوف مکر
عورات سے زیادہ ہی بہ نسبت خوف شیطانی اسواسطی کہ حق تعالی نے حق شیطانین فرمایا ہی
اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا اور حق عورتین فرمایا ہی اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ [illegible]
اور دو وجہ مین تامل ہی اولا اس جہت سے کہ کون سی ضرورت

ضرورت داعی ہی کہ وجہ عظمت کید زنان بیان کیجاوی اسواسطی کہ یہہ حکایت محل عزیز مصر
ہی کہ اوسکی نزدیک عظمت کید زنان ثابت ہی ہوا ہی کہ حقتعالی کی نزدیک عظمت کید زنان ثابت
ہوئی البتہ ضرورت داعی ہوتی کہ بیان اوس عظمت کا کیا جاتی اور ثانیا تائید میں لانا اس
قول حقتعالی کا اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا خالی از تکلف اور تعسف نہیں ہی اسواسطی
کہ کیدکن عظیم حکایت قول عزیز مصر ہی اور کید شیطان کان ضعیفا نسبت اپنی
حق تعالی فرماتا ہی پس یہہ محل مؤید قول اول ہوگا اور ثالثا اسواسطی کہ فرمانا حقتعالی کا وَشَارِكْهُمْ
فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ یعنی قدرت شرکت دینی نطفه وغیره مین اور [illegible] حق تعالی کا و
اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ [illegible] عظمت کید
شیطان کی ہی پس اگر کوئی کہی کہ اس صورت میں منافات قول حقتعالی کہ کید شیطان کان ضعیفا
کی لازم آتی ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ بنسبت قدرت الہی مین جمیع مکاید و دامہای حقیر اور ضعیف
ہین کہ کید شیطان ہماری اسطی قوی ہی اور رابعا اسواسطی کہ کہنا کید شیطان کا ضعیف
مستلزم عظمت کید زنان نہین ہی بلکہ ہر گاہ کہ کید شیطان کہ نہایت جمیع مکاید سی قوی ہی
حقتعالی نے ضعیف فرمایا ہو پس بطریق اولی کید زنان ضعیف ہوگا قوله تعالى مِنَ الْخَاطِئِيْنَ
خاطئین مشتق خطا سے ہی اور ہر گاہ کہ کوئی دانستہ گناہ کرے عرب کہتی ہین خطاء فلان اور تذکیر
خاطئین کی باعتبار تغلیب ذکور کی ہی اوپر عورتون قوله تعالى وَقَالَ نِسْوَةٌ [illegible] مقدمه الیہ کا مشہور ہوا ت
جماعت زنان نے کہا کہ جو شہر مین تہین کہ امرأة العزیز تراود فتاها الخ اور وہ پانچ عورتین
تہین اور معرفت بادشاہ کی تہین چنانچہ دو ان مین سے ایک دربان [illegible] اور دوسری [illegible]
اور تیسری دارو غه دواب اور چوتھی ساقی اور پانچوین دارو غه قید خانه تھی [illegible]

کی اسم جمع ہی جمع اور تانیث اسکی غیر حقیقی ہی اسواسطی قال میں فی تانیث کی لانا لازم نہوا اور
فی المدینۃ یعنی دو احتمال میں ایک یہہ کہ متعلق قال کی ہی یعنی کہ بیچ شہر مصر کی عورتوں نی اور دوسرا یہہ کہ متعلق نسوہ کی
یعنی وہ عورتیں کہ ساکن شہر مصر تہیں قولہ قد شغفها حبا یعنی چاک کیا حب یوسف نی شغاف
قلب زلیخا کو اور شغاف حجاب قلب کو کہتی ہیں یا جلد باریک کہ جسکو لسان القلب کہتی ہیں اور
مجمع البیان میں لکہا ہی کہ جناب امیر المومنین اور امام زین العابدین اور امام محمد باقر اور امام جعفر
صادق علیہم السلام نی قرات اسکی بعین مہملہ کی ہی یعنی جلایا یوسف نی زلیخا کو از روی عشق
کی قولہ فلما سمعت بمكرهن یعنی اور غیبت کا نام مکر رکہا ہی اسواسطی کہ غیبت خفیہ میں
ہوتی ہی اور مکر کرنیوالا بہی کہ خفیہ میں کرتا ہی اور بعضوں نی کہا ہی کہ مطلب انکا اس غیبت اور سرزنش
سی یہہ تہا کہ واسطی دیکہنی حضرت یوسف کی مکر اور حیلہ برانگیختہ کریں لہذا تعبیر غیبت کی ساتہہ مکر کی کی
قولہ متكأ وآتت كل واحدة یعنی حاصل اسکا یہہ ہی ہر گاہ کہ مردمان ناز پرور وقت طعام
کہانیکی تکیہ کرتی ہیں لہذا اسیکا کہا کیا اور بعضوں نی کہا ہی کہ متکا طعام ہی اور مشتق ہی قول عرب
سی اتكأنا عند فلان یعنی کہایا ہمنی نزدیک اوسکی اور اصل اوسکی یہہ ہی جو شخص کی
بلاتا ہی واسطی کہانا کہلانیکی تو مہیا کرتا ہی واسطی اوسکی مسند و تکیہ پس نام کہانا طعام کا متکا بنا بطور
استعارہ کی اور عکرمہ نی کہا ہی کہ وہ چیز کہ کاٹی جاتی ساتہہ چہری کی اسواسطی کہ ایسی غذا اکثر تکیہ لگا کی
کہائی جاتی ہی اور بعضوں نی کہا ہی کہ مطلق طعام کو کہتی ہیں اور علی ابن ابراہیم نی تفسیر اپنی میں
متکا بسکون تا اور حذف ہمزہ روایت کی ہی اور تفسیر ترنج کی ہی یعنی متکا اور
حاضر کی اونکی اسکی ترنج قولہ اکبرنه کہا بڑا اثبات نکہت کا واسطی یوسف کی اس
حسن سی کی یعنی تعجب کیا انہوں نی من ترکر یعنی مستقر ہی کہ فرشتہ سیکی کی احسن نہیں ہی جسطرح کی

کہ شیطان سی کوئی قبیح نہیں ہی اور نفی بشریت کی یوسف سی اس جہت سی ہی کہ
جمال اونکا نہایت عجیب و غریب تہا حدیث معراج میں لکہا ہی کہ جناب نبوی صلعم
نی فرمایا کہ دیکہا مینی بیچ تیسری آسمان میں ایک شخص کو کہ صورت اوسکی مثل ماہ چودہویں
کی تہی کہا مینی جبرئیل کی یہہ کون ہی کہا کہ یہہ بہائی تمہارا یوسف ہی اور تفسیر خلاصۃ المنہج
میں لکہا ہی کہ صاحب وسیط نی باسناد خود جابر انصاری رحمۃ اللہ علیہ سی نقل کی
ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئی اور کہا کہ
خدا نی تمہیں سلام کی کہا ہی کہا ہی حبیب میری تیری حسن رو کو نور عرش سی مقرر کیا
یعنی اور حسن یوسف کو نور کرسی سی اور کوئی مخلوق انکو نہیں پیدا کیا مینی آنحضرت کو
کمال تہا اور یوسف کو جمال شعر جمال یوسفی میں دستہا بریدہ ہوئی اور ظہور کمال محمد
میں زناریں قطع ہوئیں اور اسی معنی میں کہتی ہیں شعر از حسن روی یوسف دستی
بریدہ سہل است   در پای دلبر من سرہا بریدہ بینی   قولہ وليكونا من
الصاغرين اور نون ولیکونا میں خفیفہ ہی اور جسوقت کہ وقف کیا جاوی تو
الف سی لیتی ہیں اور یہہ بمنزلہ اوس تنوین کی ہی کہ حالت وقف میں الف
ہو جاتی ہی قولہ قال رب السجن احب الی ابو حمزہ ثمالی نی روایت کی امام
زین العابدین سی کہ ہر گاہ وہ عورتیں خانہ مصر سی باہر گئیں ہر ایک نی بخفا کسی کی
حضرت یوسف پاس پیغام بہیجا کہ ہمارے پاس آؤ اور اپنی ملاقات سی مسرور کرو
یوسف نی قبول نکیا اور کہا کہ رب السجن احب الی اور بعضی تفسیروں میں منقول ہی کہ
جب یوسف نی یہہ بات سنی اوس مجلس سی وہ کہ وہاں ہوئی عورتوں نی اونکا تعاقب

کیا اور زلیخا سی اظہار کیا کہ ہم اوسکو ملامت کرتی جاتی ہین حال آنکہ ہر ایک نی وہان
جا کی اپنی اپنی طرف بلایا یوسف نی اونکی باتوں سی تنگ ہوکر دعا کی کہ ای پروردگار میری مجھکو
زندان دوست تر ہی بلانی ان عورتوں کی سی اور اگر تو انکی مکر وحیلہ سی نہ بچاویگا تو خواہش
کرونگا مین طرف اونکی بسبب بشریت کی اور ہوجاونگا مین نادانون مین سی پس
قبول کیا اسنی دعا اوسکے منقول ہی کہ بعد اوسکی عزیز نا امید ہوا ان عورتون
نی زلیخا سی کہا کہ صلاح کار اور مشورہ یہہ ہی کہ یوسف کو چند روز زندان مین قید کیجیی
شاید بسبب رنج او محنت زندان کی فرمانبردار تیرا ہوا اور قدر راحت او نعمت کی معلوم کری
ہر سبیل خط فرمان تیری پر رکھی زلیخا کو یہہ مشورہ پسند آیا اور خود نزدیک عزیز کی آکر اظہار کیا
کہ اس غلام کنعانی سی بسبب بدنامی کی میری طبیعت کو نفرت ہوگئی ہی تو صلاح یہہ ہی
کہ اسکو بیچ طوق و زنجیر بند زندان مین قید کیا جاوی تاکہ لوگ جانین کہ یوسف ہی گنہگار ہی اور
مین طعنہ اور ملامت سی خلق کی بچائی پاؤں عزیز کو یہہ بات پسند آئی اور یوسف کو
زندان مین بھیجا اور اسیطرف اشارہ ہی اس قول حق تعالی کا ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِنْ بَعْدِ
مَا رَأَوُا الْآيَاتِ یعنی بعد ازو یکھنی دلایل عصمت کی مثل گواہی دینی لڑکی کی اور چاک
ہونی پیراہن کی جانب پشت سی اور قطع کرنی ہاتھ عورتونکی اور منع کرنی یوسف کی تدبیر
اور مصلحت اونکی اسبات پر ٹھہری کہ انکو قید کیا چاہیی چنانچہ زلیخا نی آہنگرکو بلاکر
کہا کہ ایک بیڑی اور زنجیر محکم تیار کر تا اس غلام عبری کو قید کروں اور گوشمالی دون
جب کہ حداد اونکی ہاتھ اور پانو یوسف کی دیکھی بولا کہ ای ملکہ جہان یوسف لایق کاہی اور طاقت
زنجیر اور قید زندان کی نہیں رکہتا ہی زلیخا نی خفا ہوکر کہا کہ تو قیدیوں پر رحم کرتا ہی آخر حداد

نی بند و زنجیر موافق مرضی زلیخا کی تیار کیا اور یوسف کو مطوق و مسلسل کرکی حکم کیا کہ اسکو
گھوڑی پر سوار کرکی بازار مصر مین پھراؤ اور منادی کرو کہ جو شخص کہ حرم عزیز پر ارادہ
خیانت رکہتا ہو اوسکی سزا یہہ ہی اور زلیخا چاہتی کہ یوسف اور کہنہ چینگر سر راہ یوسف
پر کہڑی تہی کہ اسکو فہمائی اور گفتگو یوسف سنی پس جب یوسف کو مرکب پر سوار کیا
تو اوسوقت یوسف نی رو کر مناجات کی کہ الہی تو میری امید گاہ ہی ایک تو غم فراق
[illegible] والد و افغان مین [illegible] اور جفائی ایران سی رنج غربت مین سرگردان آوارہ [illegible] کی
گرفتار بند و زندان کا ہوا ہون اب سوای استعانت تیری کی ملجا و ماوا نہین رکہتا
ہون بس اوسیوقت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئی اور کہا کہ ای یوسف بند و زنجیر سی
غم نکہا کہ سلسلہ گردن شیرون مین زیور ہی نہار تنگنائی حبس سی تنگ دل اور جفائی قید
سی ملول مت ہو کہ بیٹھنا زاویہ زندان کا موجب خلاص پانی جہان ہوگا لیکن ای یوسف
زلیخا آتی ہی [illegible] تیری [illegible] مین بیٹھی ہی تا دیکھی کہ کسطرح تو جزع اور بیتابی کرتا ہی اور کسکو شفیع
اپنا لاتا ہی ای یوسف نہار [illegible] اور [illegible] اور خندان رہنا
اسطرح سی کہ گویا زندان سی طرف گلستان کی لئی جاتی ہین [illegible] اونکو واسطی
تیری گلستان کرون جسوقت کہ یوسف کو سرای عزیز سی باہر لیکئی تو قریب لاکھ مرد اور
عورت [illegible] تماشی کی باہر آئی اور مرد چہرہ پر طمانچی مارتی تھی اور عورتیں منہ اپنا
ناخن سی خراشیدہ کرتی تہین اور یہہ خروش اہل مصر سی بلند تہا کہ افسوس ان ہاتھ پاؤں کو
کہ ہاتھہ حوریان بہشتی کی اونکی حمایل کرنی اور اسکی سیم تن مین طوق گلوگیری کیا اسطرح
ہاتھہ کہ گردن [illegible] دلبران مشکین [illegible] اوسکی آرزو مین مقید قید حسرت کی ہی زنجیر سی کیا علاقہ

جو شخص کہ جمال یوسف کا دیکھتا تھا [illegible] عاشق ہو جاتا تھا [illegible] کہ هذا غلام

امرد كنعاني [illegible] في الغرفة عليه غضبا [illegible] خشمناک [illegible]

[illegible] هذا خير من غضب الحمار و من غضب [illegible]

[illegible] من حول النيران و سرابيل القطران [illegible] آتش [illegible]

[illegible] یوسف نے [illegible] زلیخا [illegible]

اور [illegible] حکم کیا [illegible] یوسف کو زندان میں [illegible]

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ ط قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَ

اور داخل ہوئے ساتھ یوسف کے بیچ قید کے دو جوان کہا ایک نے ان دونوں میں سے تحقیق میں دیکھتا ہوں کہ نچوڑتا ہوں شراب کو اور

قَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ط

کہا دوسرے نے [illegible] دیکھتا ہوں [illegible] اوپر سر اپنے کے روٹی کو کہ کھاتے ہیں پرندے [illegible]

نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۝ قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ

آگاہ کر ہم کو تعبیر اس کی تحقیق ہم دیکھتے ہیں تجھ کو نیکی کرنے والوں سے کہا یوسف نے نہ آوے گا تم کو طعام

تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا ط ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي

[illegible]

رَبِّي ط إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ

[illegible] خدا کی اور آخرت کی وہ

كَافِرُونَ ۝ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ

کافر ہیں اور پیروی کی میں نے دین باپ دادوں اپنے ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کی

مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا

نہیں ہے واسطے ہمارے یہ کہ شریک کریں ساتھ خدا کے کسی چیز کو یہ ہے فضل خدا کا اوپر ہمارے

وَعَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝

اور اوپر لوگوں کے اور لیکن بہت لوگ نہیں شکر کرتے ہیں

يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ

اے رفیقو میری زندان کے آیا خدایان متفرق بہتر ہیں یا خدا ایک

الْقَهَّارُ ۝ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا

قہار نہیں عبادت کرتے تم سوائے اس کے مگر ناموں کی [illegible]

أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ۚ إِنِ

تم نے اور باپ دادوں تمہارے نے نہیں اتاری خدا نے ساتھ ان کے کوئی حجت نہیں

الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ط أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ط ذَٰلِكَ الدِّينُ

حکم مگر واسطے خدا کے حکم کیا ہے [illegible] کہ نہ عبادت کرو مگر اسی کی یہ ہے دین

الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ يَا صَاحِبَيِ

درست ہے اور لیکن بہت لوگ نہیں جانتے اے رفیقو میرے

السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا ۖ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ

زندان کے لیکن ایک تم میں سے پس پلاوے گا اپنے صاحب کو شراب اور لیکن دوسرا [illegible]

فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَأْسِهِ ط قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ

پس کھاویں گے پرندے سر اس کے سے [illegible]

وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي عِندَ رَبِّكَ

اور کہا یوسف نی اوسکو جسکو گمان تہا نجات پانیکا اون دونون مین سی ذکر کریو میرا نزدیک مالک اپنی کی

فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ ۝ ع

پس بہلا دیا اوسکو شیطان نی یاد کرنی یوسف کو نزدیک خداوند اپنی کی پس رہی یوسف بیچ قیدخانہ کی چند برس

قولہ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ الخ اور داخل ہوئی ہمراہ اوسکی دو
جوان بندہ کان ریان سی کہ ایک اونمین سی ساقی بادشاہ تہا اور نام اوسکا
بونان تہا اور دوسرا باورچی کہ نام اوسکا مخلب تہا اس واسطی کہ
بادشاہ اونسی بدگمان تہا کہ یہہ زہر دینگی چنانچہ مروی ہی کہ باورچی نی کہانا لاکر
آگی بادشاہ کی رکہا ساقی نی عرض کیا کہ ای بادشاہ اسمین زہر ملا ہی اسکو نہ کہا
باورچی نی کہا کہ ای بادشاہ اس شراب مین زہر ملا ہی پس اوس کہانیکو ایک جانور کو کہلایا اور وہ
جانور مر گیا تو اس جہت سی بادشاہ نی دونونکو زندانمین بہیجا اور حال یوسف کا زندانمین یہہ تہا
کہ جستجوی حال قیدیونمین مصروف رہتی تہی اور اونکی بیماریمین عیادت اونکی جاتی تہی اور معالجہ اونکا
کرتی تہی اور کبہی بیٹہی اونکی پاس بیٹہتی تہی اور تشفی اونکی کرتی تہی خبرمین وارد ہی کہ جب یوسف
زندانمین داخل ہوئی تو قیدیونکو دلتنگ پایا کہا اونسی کہ خوشدل ہو اور صبر کرو کہ خدا اسکو فرو دیگا
ساتہہ خوشی اور ثواب عقبی کی اونہون نی سنی اس بات کی ہی خوش ہو کر کہا کہ خدا تجہی خیر دی کی
ہوا اور تیری کیا زیبا اور نیکو ہی تو کون ہی اور کس قبیلی سی ہی حضرت نی کہا کہ مین یوسف
بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ ہون داروغہ زندان نی کہا کہ ای یوسف اگر
ہو سکتا تو مین چہوڑ دیتا مگر اب بہی تیری خدمت مین مقصر نکرونگا اور تمام زندانی اور اسیر نزدیک یوسف

کی آکر اظہار محبت و الفت کیا کرتی تہی یوسف نی فرمایا کہ ای یارو میری محبت مین غور کرو کہ جسنی
مجہسی محبت کی اوسنی محنت کہینچی چنانچہ پہوپہی میری مجہی دوست رکہتی تہی اور چاہتی تہی کہ
مجہکو اپنی پاس رکہی لہذا ایک کمربند کہ میراث ابراہیم سی اونکو پہنچا تہا کمر مین میری باندہا اور
جب مین سو گیا تو کہول لیا اور مجہہ پر تہمت چوری کیا تاکہ مدت ایکسال مجہکو اپنی پاس رکہین
اور اوس ہنگام مین جو اجہہ رکہی ہی مقرر رہتی بسبب دوستی الہ کی جہانی بارادرانمین گرفتار
ہوکر زلیخا تک پہنچا اور دوستی زلیخا سی بند زندانمین گرفتار ہوا قیدیون نی کہا کہ ہم تیری
الفت سی دست بردار ہوئی القصہ وہ قیدی سی انواع فوائد مستفید ہوتی تہی اور تعبیر خواب
پوچہتی تہی اور وہ تعبیر موافق ہوتی تہی اسواسطی تمام زندانی نزدیک یوسف کی حاضر رہتی تہی اور تعبیر
خواب کی پوچہا کرتی تہی ایک شب اون دونون شخصون نی کہ ساتہہ یوسف کی قید ہوئی تہی
خواب دیکہا اور حضرت یوسف سی بیان کیا اور بعضون نی کہا کہ خواب دیکہا تہا مگر راہ
امتحان پوچہا تہا اور تفسیر عیاشی مین جناب صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ جس وقت عزیز مصر نی
یوسف کو قید کیا تو حق تعالی نی یوسف کو قید ہی مین علم تعبیر خواب عطا کیا اور وہ دونون
جوان نی زندانمین یوسف سی پوچہا کہ تم کیا کمال رکہتی ہو یوسف نی کہا کہ کمال میرا بیان کرنا
تعبیر خواب کا ہی انتہی کلامہ اور تفصیل اوس خواب کی یہہ ہی کہ ساقی نی دیکہا کہ انگور تاک ہوئی مین
تین خوشہ انگور کی واسطی شراب عزیز کی اور اطلاق خمر کا اوپر انگور کی مجاز ہی اور کہا باورچی
نی کہ دیکہا ہو مین اپنی تئین باورچی خانہ مین بادشاہ کی کہ مین اوٹہائی ہون اوپر سر اپنی کی روٹی کو
کہاتی ہین اوسکو پرندی پس آگی کا ذکر انکو ساتہہ تعبیر خواب کی اور محمد بن مسعود عیاشی نی اپنی تفسیر مین
لکہا ہی کہ جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ یہہ آیت اسطرح ہی إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ

فوق راسی خفیة فیها خبز یعنی بدرستیکہ دیکھا میں نی کہ اوٹھائی ہوئیں اوپر
سر اپنی کی ایک کاسہ کہ اوسمیں روٹی ہی قوله یا صاحبی السجن اس کی دو معنی ہیں
ایک کہ اے دو یار میری قیدخانہ کی بنابر محذوف ہونی یای متکلم کی اور دوسری معنی یہ کہ اے
دو ساکن قیدخانہ کی صاحب بمعنی ساکن کی ہی قوله قضی الامر علی بن ابراہیم نی اپنی تفسیر
میں لکھا ہی کہ جوان اول نی خواب دیکھا تھا اور حضرت یوسف سی تعبیر اوسکی پوچھی تھی اور
جوان ثانی نی خواب نہ دیکھا تھا لیکن بنابر امتحان کی پوچھا تھا بعد اوسکی سننی کی کہا کہ میں نی
جھوٹ کہا تھا حضرت یوسف نی کہا کہ قضی الامر قوله وقال للذی ظن انه
منقول ہی کہ بادشاہ نی فرمایا کہ دو درجی کو دار پر کھینچو اور ساقی کو کہ صفت امانت اوسکی
ثابت ہوئی تھی منصب اول عطا کیا اور ہرگاہ کہ یوسف متوسل بمخلوق ہوئی واسطی نجات
اپنی کی اور ترک اولی عمل میں لائی جبرئیل نازل ہوئی اور یوسف کو کہ گوشہ زندان میں لیگئی اور
پر اپنا زمین پر مارا کہ طبقہ اول شکافتہ ہو گیا یوسف سی کہا کہ دیکھو تو کیا ہی یوسف نی کہا کہ
دوسرا طبقہ دیکھتا ہوں پس اسیطرح بتدریج ساتوں طبقوں کو شکافتہ کیا اور حضرت یوسف
کو دکھلایا بعد اسکی ایک سنگ بزرگ دکھلایا اور اوسپر بھی پر مارا کہ وہ شکافتہ ہو گیا
اور ایک کیڑا اوسمیں سی باہر آیا کہ اوسکی موںہ میں برگ سبز تھا تب جبرئیل علیہ السلام نی
کہا کہ پروردگار عالمیان نی بعد سلام کی فرمایا ہی کہ شرم نہیں کرتا ہی تو مجھسی کہ مخلوق گنہگار سی
اعانت چاہی اسکی عوض میں سات برس اور قید رکھونگا حضرت یوسف اسبات سی غمناک
ہوئی اور پوچھا کہ اے جبرئیل اس سی خدا مجھسی راضی ہی کہا جبرئیل نی کہا کہ آری یوسف نی کہا کہ جب
اللہ مجھسی راضی ہی تو اگر ستر برس بھی قید میں رہوں تو خوف نہیں ہی اور ابو عبد اللہ سی روی

ہی کہ جبرئیل یوسف پاس آئی اور کہا کہ اے یوسف یہ حسن و جمال تجکو کسنی دیا ہی کہ کوئی
دنیا میں مانند تیری نہیں ہی یوسف نی کہا کہ میری پروردگار نی پھر کہا کہ محبت تیری تیری
باپ کی قلب میں کسنی ڈالی اور کاروان کو سر چاہ پر کسنی پہنچایا اور تجکو کنوئیں سی کسنی بچایا کہ
بھائیوں نی تمہیں پھینکا تھا اور کید زنان کسنی تم پر غالب نہ کی دیا یوسف نی کہا کہ میری خالق
اکبر نی تو کہا جبرئیل نی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا باعث ہوا کہ اب تو نی حاجت اپنی مخلوق سی
طلب کی اس سبب سی سات برس اور قید رکھونگا جب یوسف نی جبرئیل سی یہ بات سنا تو اسقدر
روئی کہ در و دیوار رونی لگی اور اہل زندان گریہ اونکی سی تنگ آئی اور مصالحہ اسپر قرار پایا کہ
اگر روز رویا کرو اور ایکدن چپ رہا کرو کوئی یہ نہ سمجھی کہ استعانت مخلوق سی واسطی دفع ضرر
کی درست نہیں اور باجماع جواز اسکا ثابت ہی بلکہ بعضی اوقات واجب تا ہی پس روایت مذکورہ دلالت
حرمت استعانت پر نہیں کرتی بلکہ عتاب یوسف پر سبب ترک عادت جمیلہ اوسکی کی تھا
کہ ہر بلا میں صبر اور تحمل اور توکل بخدا کرتی تھی اور قبح استعانت اوس صورت میں ہی کہ اعتماد
کلی مخلوق پر ہو اور توکل بخدا نکری اور اگر باوجود توکل بخدا مخلوق کو واسطہ کری دفع بلا کی
لیی تو گنہگار نہیں ہوتا ہی لہذا فی الخلاصۃ مولف کہتا ہی کہ جواب اسکی ترحم کا وجوہ دیگر سی
بھی ممکن ہی اول یہ کہ درصورت ترک اولی پیغمبروں سی یہہ توبیخ وارد ہو جاتا ہی اور کہا گیا ہی
کہ تکالیف انبیا کی مختلف ہوتی ہی ممکن ہی کہ واسطی ہماری استعانت مخلوق سی سنت ہو
اور اونکی واسطی ممنوع چنانچہ ذبح کرنا اپنی فرزند کا حضرت ابراہیم کو بھی اسیطرح سی اور
ثالث اسواسطی کہ اونھا ذمالی اپنی مقرب و مخصوص کی نہایت قبیح اور بد معلوم ہوتی ہی لہذا
حقتعالی نی اونکو تہدید کی ہو انتہی کلامہ مرکا پس ساقی مرتبہ تقرب کو پہنچا پس بھلا دیا اوسکو

شیطان نی یوسف کو اور رہی یوسف زندان مین چند سال مراد بضع سی وہ ہین کہ تین سی لیکر
نو تک ہی اور لوسی بھی ہوا اور بعضون نی کہا ہی کہ سات برس قید مین رہی اور بعضون نی کہا ہی کہ اٹھارہ برس
چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہی کہ حضرت یوسف وقت قید ہونیکی بارہ برس
کی تھی اور اٹھارہ برس قید رہی اور بعد نکلنی قید کی اسی برس جیتی رہی سب عمر اونکی ایکسو دس برس کی
ہوتی ہی و بعضون نی ضمیر فانسٰہ الشیطان کی طرف یوسف کی پھیری ہی کہ سوای
رونیکی حضرت یوسف کو کچھہ کام نہ تھا اتنی مین خبر زلیخا کو پہنچی زلیخا نی حکم کیا کہ زندانیون ایک ایک دریچہ
لنگر فاش طعام کھلاوین اور اونھین یوسف کو ٹہلاوین کہ وہ دیکھتی ہون کہ مدد کسی مشغول ہین اور
اتفاقا وہ دریچہ طرف کنعان کی واقع ہوا تھا ہر گاہ کہ شب ہوتی تھی تو یوسف اوس دریچہ
مین بیٹھتی تھی اور جو ہوا کہ کنعان کی طرف سی آتی تھی بان حال اوسسی حال کنعان کا پوچھتی تھی اور جو ہوا
کہ اودھر سی کنعان کو جاتی تھی پیغام اپنی حال کا بھیجتی تھی ایکبار بیٹھی تھی کہ ایک اعرابی کو دیکھا کہ
پر سوار جنگل کو جاتا ہی شتر نی سرکشی کی و متوجہ زندان کا ہوا ہر چند اعرابی نی پھیر کیا کہ کنعان کا آخر
اعرابی تنگ ہو کر پیادہ ہوا اور شتر کی مہار اپنی اوسکی ہاتھ سی چھوڑا کر شتر وہ نیک بچہ کی آگی آیا
اور زبان فصیح یوسف سی کہا کہ ای یوسف مین چرچ بلی اور ای کلمین کلمش یعقوبی کنعان سی مصر کو آیا
تھا اور اب مصر سی کنعان کو جاتا ہون اوس پر محنت زدہ کو کوئی پیغام بھیجتا ہی تو یوسف نی
جب نام پدر اور کنعان کا سنا نعرہ مارا اور بیہوش ہوا اور فریاد کرنی لگی تا کہ اعرابی نی چاہا کہ شتر کو عصا
مارے کہ زمین مین تا نصف ساق در آیا یوسف نی آواز دی کہ یا اخا العرب کچھہ دیر توقف کر کہ کچھہ
حکایات کہون تمہین اعرابی نی کہا کہ زمین مجکو پکڑی ہی کہین جا نہین سکتا ہون جو کچھہ چاہی تو کہہ
یوسف نی کہا کہ کہانسی آتا ہی تو کہا کنعان سی حضرت یوسف نی کہا کہ شتر اکثر چرا کا ہ مین تھا

کہا اونسی کہ ہر ایک آل یعقوب میں اور چشمہ سار کنعان سی ہی تب یوسف نی کہا کہ مین کنعان مین ایک
درخت کو جانتا ہی کہ اوسکی شاخین بہت ہین اور ایک دن شاخون مین سی ایک ہی کئی سال گذری مین
اوسکی اور شاخ مین لگ کرتی ہی اعرابی نی کہا کہ جو کچھہ تم کہتی ہو سو حال یعقوب ہی کہ بارہ بیٹی تھی
ایک اون مین سی غائب کیا ہی مدت گذری کہ فراق مین اوسکی روتی ہین اور ایک جورا بنا یا ہی کہ
نام اوسکا بیت الحزن رکھا ہی جو کوئی دو مہری گذرتا ہی و شی حال فرزند گم شدہ پوچھتی ہین اور
[illegible] سی اوسکی خبر نہین دیتا یوسف یہ بات سنکر نہایت محزون ہوئی اور رونی
لگی اور کہا کہ ای اعرابی یہان سی کہان جائیگا تو کہا اونسی کہ یہ کو جاتا ہون کہ متاع مناسب
بیچ کر اور بعد اوسکی کنعان جاؤن یوسف نی کہا کہ اس بیع مین کسقدر نفع کی طمع ہی تجھی کہا
اونسی کہ سو درہم کی یوسف نی کہا کہ مین ایک تحفہ تجھی دیتا ہون کہ ہزار درہم کو بکی کا بہا نسی تو
کنعان کو جا جس وقت کہ کنعان مین پہنچی تو بیت الحزن مین جا ئیو اور کہیو کہ ای پیغمبر خدا مین ایک
غریبان ہون کہ زندان مین گرفتار ہین و ست تضرع درگاہ خدا مین اوٹھاؤ اور ہماری اسطی دعا
کرو اور جسطرح کہ مینی تجھی فراموش نہین کیا ہی تو بھی مجھی فراموش کر اعرابی نی کہا کہ نام تمہارا
کیا ہی حضرت یوسف نی کہا کہ مجھی افزون تم جانی کا نہین ہی لیکن تو میری کچھہ ہم نکاہ کر اور شکل و
شمائل میری تو حال بہ نسبت کر او حرف بحرف صورت میری نظر مین لا اور اگر خیال نسبت میری
سی ہو چہین تو کہیو اوس محروم و مظلوم نی کہا ہی کہ ہر گاہ وہ خال بکنار سیلاب بدید مین پڑا تھا
از بسکہ فراق مین تیری زار زار رو یا کہ محو ہو گیا ای اعرابی سلام اور پیام مجھ بی پہنچانا کہ تیری تئین
بعوض خوشخبری کی کہ اونکو پہنچاویگا تو برکت بہت ہو گی ای اعرابی جب محنت خانہ یعقوب مین تو پہنچی تو
استفسار ہو کر نا کہ ایکبار تری خوش رہی اور تیکا مہ اور عوغا اوس بیکا کم ہووی اور یعقوب روشن فارغ

ہوا اور سر حد اپنی کلبہ احزان کی طرف گیا اور کہنے لگا السلام علیک یا ابا الغموم اور اسکی بعد احوال مرا بیان کرنا ای
اعرابی اپنی قوت کو لی اور چہ دعا کہ چاہی حضرت یعقوب سی خواست کرنا کہ دعا اوسکی درحق فرزندگی
درگاہ خدا میں مستجاب ہی اعرابی نی کہا کہ کس طرح آوی تھیں کہ زمین نی مجھے پکڑ رکھا ہی یوسف نی کہا کہ پیچ
دینی شتر کی ہی باز اگر حال کہ وہ بیت الاحزان سی خبر دیتا ہی اعرابی نی کہا کہ دار فی بی شتر کی ورگذ
میں فی الحال پاؤں اوسکی زمین سی نکل آئی اور پس دیکھ حضرت کی آیا اور شعاع ازنگی چہرہ بشان نیان کو چار
خیال میں گہر رخصت ہیکر کنعان کو گیا یوسف بچھا وسکی دیکھتے ہی تھا اور فرماتی تھی ایک شش ان خیر کی
نی مجھی جنا ہوتا کہ میں ان سطرہ طلا میں ہی ترا بس اعرابی کنعان میں آیا اور صبر کیا کہ ایک مقدار شب کی
گذری اور بیت الاحزان پر آیا اور کہا کہ السلام علیک یا نبی اللہ حضرت یعقوب کی و لکو اوس سلام
سی ایک رجعت پہنچی اواوٹھی اور باہر آئی اور کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو کون ہی اور کہا تو نی کیا آ
ہی کہا اوسنی کہ میں پیغام لایا ہوں کہا یعقوب نی کہ کسکا قاصد ہی تو کہا اوسنی کہ رسول غریبان اور
پیک مہجوران اور قاصد زندانیان اور زمین مصر سی آیا ہون اور تمام قصہ اوسنی نقل کیا ہر گاہ
یہہ حکایت یعقوب نی سنی فریاد کی اور کہا کہ اگر تو رسول غریبان ہی تو میں بھی فراق غریبانمیں مبتلا
ہون اور اگر تو پیک بیکسان مہجوران ہی تو میں بھی سوختہ آتش ہجران طا ہوں اور اگر تو فرستادہ زندانیان
ہی تو میں بھی ساکن بیت الاحزان ہوں اعرابی ایسی خوشخبری دی کہ اوسی بوئی محبت میری مشام جان میں پہنچی
ایسی خبر دی مجھی کہ اوٹھی گرد حسرت میری دل کی کہل گئی عوض اسکا کیا چاہتا ہی تو کہا اوسنی کہ اے نبی
اللہ جو کچھ کہ مقصود میرا تھا سو اوسنی پایا میں نہیں رکھتی متوقع عا ہوں یعقوب نی کہا کہ الٰہی بسکرات مرگ
اس [illegible] بیان کرنا اور شرط اعرابی کا بولا کہ سبب پیغام میں [illegible] تھا ورنہ گو در زندان رہین ہی ملکیا تھا
اور یہہ مضمون میں کی تھی اور اوسی سالت میں [illegible] میری استلی ہی کچہہ عاکہ [illegible] یعقوب نی کہا کہ الٰہی

اس شتر کو تمہاری بہشت میں محسوب کر اعرابی نی کہا کہ ابھی کر نیند خدا اوسکی انی کی ابھی مطلع عا کر حضرت
یعقوب نی کہا کہ خدایا اوسکی شفع آئی کو فرید سی نجات دی اور سایہ اوپر فرزند اوسکی خوش رکہ اوسکی اوپر عالی
یعقوب ظاہر کہ بادشاہ مصر نی خواب دیکھا چنانچہ قول حق تعالی کا ہی وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ
الوف [illegible] ابن ابراہیم نی حضرت صادق سی روایت کی ہی کہ ہر گاہ موت [illegible] ان کی تنہا
کو پہنچی جناب حق تعالی سی [illegible] علی کی طرح کا حاصل [illegible] خاک پر رکھکر بڑا کر اَللّٰھُمَّ
إِنْ كَانَتْ ذُنُوبِي قَدْ أَخْلَقَتْ وَجْهِي عِنْدَكَ فَإِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ
بِوُجُوهِ آبَائِي الصَّالِحِينَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ
اور بعد [illegible] حق تعالی نی اوسکو زندان سی خلاصی دی اور کہتا ہی کہ میں جناب صادق سی
سوال کیا کہ [illegible] دعا کو [illegible] حضرت نی فرمایا کہ [illegible] دعا کی پڑہ اَللّٰھُمَّ اِنْ
كَانَتْ ذُنُوبِي قَدْ أَخْلَقَتْ وَجْهِي عِنْدَكَ فَإِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ
نَبِيِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
وَالْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اور ہر گاہ خوشی یوسف کی نزدیک ہوئی بادشاہ مصر نی
خواب عجیب دیکھا اور صباح جو [illegible] تعبیر کرنیوالوں کو طلب کیا اور بادشاہ نی کہا کہ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ
يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي
وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ
اور کہا بادشاہ [illegible] نی کہ میں نی دیکھا ہی بیچ خواب [illegible] سات گائی [illegible] کہ کہاتی ہیں [illegible] سات گائی لاغر
وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي
اور دیکھا میں نی سات خوشہ سبز کو اور سات خوشہ اور دیکھی خشک [illegible] کو کہا [illegible] اشراف قوم [illegible]

فِي رُءْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُونَ ۝ قَالُوا أَضْغَاثُ
بیچ تعبیر خواب میری کی اگر ہو تم کہ واسطے خواب کی تعبیر کہتے ہو کہا اونھوں نے خواب ہای
أَحْلَامٍ ج وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ ۝ وَقَالَ الَّذِي
پریشان ہیں اور نہیں ہیں ہم ساتھ تعبیر خواب کی دانا اور کہا اوس شخص نے
نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ ج
کہ نجات پائی اون دونوں میں سے اور یاد کیا قول یوسف کا بعد مدت کی میں آگاہ کرتا ہوں تمکو ساتھ تعبیر خواب کی پس بھیجو مجکو [illegible]
يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ
اور کہا اوسنی اے یوسف اے سچ بولنے والے خبر دی ہمکو بیچ سات گاو فربہ کی کہ کہاتی ہیں اون کو
سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَعَلِّي أَرْجِعُ
سات گاو لاغر اور خبر دی ہمکو بیچ سات خوشہ سبز کی اور سات خوشہ دیگر خشک کی تا ہوں کہ جاؤں میں
إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ
طرف لوگوں بادشاہ کی شاید کہ وہ جانیں تعبیر خواب [illegible] کہا یوسف نے کہ تم کھیتی کرو گی سات برس
دَأَبًا ج فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ۝
[illegible]
ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ
پس آوینگی بعد اسکی سات برس سخت کہا ئینگی [illegible] جو کچھ کہ ذخیرہ کیا ہی [illegible]
إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ ۝ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ
مگر اندک اوس چیز سی کہ نگاہ رکھا ہی تمنی پس آویگا بعد اس سالہای قحط کی ایک سال کہ بیچ اوسکی

يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ
برسایا جاویگا پانی اوپر لوگوں کی اور بیچ اوس سال کی نچوڑینگی وہ انگور وغیرہ کو
قوله بعالمين روضہ کافی میں مرقوم ہی کہ حضرت صادق نے فرمایا کہ خواب تین قسم پر
ہوتا ہی ایک بشارت ہی خدا کی طرف سے مومن کی اور ایک خواب ہی شیطان کا [illegible]
پریشان [illegible] اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی کسی نے حضرت سالت صلعم سی
سوال کیا [illegible] بعضی خواب سچی ہوتی ہیں اور بعضی باطل حضرت نے فرمایا کہ [illegible]
کوئی بندہ کہ خواب کرتی [illegible] روح اوسکی طرف [illegible] عالم [illegible]
روح [illegible] نزدیک [illegible] کہ دیکھتی ہی وہ حق ہی [illegible] وہ مقرون بصدق [illegible]
[illegible] روح [illegible] طرف [illegible] روح اوسکی [illegible] کرتی [illegible]
وقت [illegible] آسمان و زمین کی دیکھتی ہی وہ اضغاث احلام ہی [illegible] حضرت امام علی بن موسی
الرضا علیہ السلام [illegible] اپنی [illegible] اونھوں نے
اپنی باپ سی [illegible] جناب نبی صلعم سی کہ جو شخص خواب میں مجھکو دیکھی [illegible] کہا مجھکو کیونکہ
کہ شیطان صورت [illegible] صورت کسی پیغمبر کی [illegible] صورت شیعہ سی [illegible]
[illegible] خواب [illegible] نبوت سی ہی اور بعضی نسخ حدیث میں [illegible]
ساتھ صالح کی [illegible] غیر صالح کا [illegible] حدیث [illegible] رَأْيُ الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَاهُ
فِي آخِرِ الزَّمَانِ عَلَى سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ یعنی [illegible] خواب [illegible]
[illegible] اجزای نبوت سی [illegible] چیز [illegible]
[illegible] چیز [illegible]

یعنی بیچ حالت نوم کی اور مراد آخر زمان سی وہ زمان ظہور صاحب الزمان علیہ السلام ہی اسواسطی کہ بعضی احادیث
میں تصریح واقع ہی کہ زمان ظہور صاحب الزمان علیہ السلام میں حقتعالی جمع کریگا قلوب مومنین کو اور جیسا کہ
اختلاف مطالب سی حاصل ہوا بعضوں نی کہا ہی کہ لفظ عن کی بہنچی ہی یعنی اور پس بہنچ کی یعنی [illegible] روای
الصوم مثل مستی کی ہی کہ موافق ہی [illegible] واقع کی اور بیچ اسی خبر کی ہی کہ [illegible] بار صادقہ اور
کاذبہ کا قلب ہی پس رویای کاذبہ مختلفہ وہ ہی کہ دیکھتا ہی اوسکو انسان بیچ اول شب کی وقت
تسلط مردہ شیاطین کی اور نہیں ہیں وہ مگر تخیلات کاذبہ کہ نہیں ہی بہتری بیچ اوسکی
اور لیکن رویا صادقہ پس دیکھتا ہی اوسکو بعد انقضای ثلث کی شب سی تہہ نزول ملائکہ کی پس بیچ
قبل سحر کی ہی کہ نہیں اختلاف بیچ اوسکی مگر یہ کہ جنب ہوا ہو سویا ہو اور غیر طہارت کی اور ذکر خدا کیا
ہو پس اسصورت میں مختلف ہوتا ہی اور دوسری حدیث میں [illegible] خواب [illegible] آدمی کی [illegible]
تعبیر کیا جاوی [illegible] تعبیر کیا اسیطرح واقع ہوتا ہی بعضی شارحین نی کہا ہی کہ وجہ جمع کی درمیان اس
خبر کی اور قبل کی یہ ہی کہ مطلق خواب کو تعبیر بطلان کیا ہی کہ جسکی واسطی قرار ہی اور ثبات تا اینکہ تعبیر
اوسکی حاصل ہو [illegible] کہ صدقہ اوسکو ضرب [illegible] کا [illegible]
کر [illegible] اور خواب حقیقی کہ جسکو تعبیر [illegible] کیا ہی پس خواب ہی کہ مشاہدہ کیا ہی اوسکو نفس [illegible]
سی اور عالم علوی سی [illegible] واقع ہوتا ہی [illegible] تعبیر [illegible] کہ جو چیز اس عالم میں ہی [illegible]
حقیقت کی ہی [illegible] تغیر اور تبدیل نہیں ہوتا اور لیکن وہ خواب کہ جسکی تعبیر [illegible] شیطان کیا ہی پس وہ
خواب ہی کہ مشاہدہ کیا ہو اوسکو نفس نی وقت غلبہ قوت شہوت یا غضب کی پس [illegible]
سی [illegible] حاصل ہوتی بسبب اوسکی [illegible] بسبب دیکھنی [illegible] شخص کی [illegible] واقع کر عالم حسیات میں [illegible]
اس نفس شیطان [illegible] اسیطرح وہ چیز کہ دیکھا ہی اوسکو انسان نی [illegible]

کی سبب قوت متخیلہ اور متوہمہ کی [illegible] جو چیزیں کہ خواب میں
دیکھی ہیں اوسکی واسطی حقیقت نہیں ہی بلکہ فقط صورتیں ہیں اسیطرح صاحب مجمع البحرین نی لغت [illegible]
لکہا ہی کہ حدیث میں [illegible] احلام فی النوم [illegible] حادث ہوا ہی [illegible]
یہہ ہی کہ حقتعالی نی [illegible] رسول [illegible] عبادت [illegible]
عبادت خدا کی کریں [illegible] رسول نی کہا کہ [illegible] جنت میں [illegible]
داخل کیگا [illegible] دوزخ میں [illegible] کہا کہ جنت اور دوزخ کیا ہی [illegible] حقیقت سی آگاہ
کیا تو [illegible] نی کہا کہ [illegible] رسول نی کہا کہ [illegible] نی کہا کہ [illegible]
حال اینکہ ہم دیکھتی ہیں [illegible] اموات [illegible]
خواب نظر آئی [illegible] رسول [illegible] حقتعالی [illegible] تمام حجت کی [illegible]
معلوم ہوا کہ ارواح [illegible] کی معذب [illegible] جسم [illegible] ہوگیا [illegible] حدیث [illegible]
امر مستفاد ہوتی ہیں ایک یہ کہ احلام حادث ہیں [illegible] اور دوسرا [illegible] عالم برزخ [illegible] عالم احلام ہی [illegible]
ارواح معذب ہوتی ہیں قبل بعثت ابدان کی انتہی کلامہ علی اللہ مقامہ **قولہ یعصرون** [illegible] کثرت
ثمار [illegible] قراءت ائمہ ھدی علیہم السلام میں [illegible] بضم یای تحتانی و فتح صاد و صیغہ مجہول ہی [illegible]
اسکی معنی [illegible] بعد سال [illegible] اوس میں [illegible] رسیدہ ہونگی لوگ
اوس سال [illegible] کلمہ [illegible] معنی [illegible] غیث سی ہوگا [illegible] معنی [illegible]
کی بنا بر قراءت ثانیہ کی مشتق غوث سی ہوگا بہ معنی فریاد رسیدن کے

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى

اور کہا [illegible] بادشاہ نی کہ لاؤ یوسف کو پس [illegible] آیا [illegible] یوسف کی [illegible]

رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِىْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّىْ

مربی اپنے کی پس سوال کر اس سے کہ کیا حال ہے ان عورتوں کا کہ کاٹا تھا انہوں نے ہاتھ اپنے کو بیشک پروردگار میرا

بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ۞ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ

ساتھ مکر انکے کے دانا ہے کہا بادشاہ نے کیا ہے حال تمہارا اوس وقت کہ طلب خواہش کی تمنے یوسف سے

عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ

جانب نفس اپنے کی کہا انہوں نے پاک ہے خدا نہیں جانتے ہم اوپر اوسکے کچھ برائی سے کہا

امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ؗ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ

زن عزیز نے اب ظاہر ہوا حق میں نے طلب کیا تھا اوسکو جانب نفس اپنے کی

وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۞ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّىْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ

اور بدرستیکہ وہ ہر آئینہ راستگویوں سے ہے یہ واسطے اسکے ہے تاکہ جانے عزیز بدرستیکہ میں نے خیانت نہیں کی اوسکی غائبانہ

وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۞

اور بدرستیکہ خدا نہیں ہدایت کرتا مکر فریب کو خائنوں کے

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِىْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ

اور نہیں بری کرتا میں نفس اپنے کو بدرستیکہ نفس امر کرنے والا ہے

بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّىْ ؕ اِنَّ رَبِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ وَقَالَ الْمَلِكُ

ساتھ برائی کے مگر اوس شخص کو کہ رحمت کرے پروردگار میرا بدرستیکہ پروردگار میرا بخشنے والا مہربان ہے اور کہا بادشاہ نے

ائْتُوْنِىْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِىْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْ

لاؤ تم یوسف کو تا خالص کروں میں اوسکو واسطے نفس اپنے کے پس جب کلام کیا یوسف نے کہا بادشاہ نے بدرستیکہ تو

عشر ١٣٠ [illegible]

لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ۞ قَالَ اجْعَلْنِىْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ

نزدیک ہمارے صاحب مرتبہ امین ہے کہا یوسف نے گردان مجھکو حاکم اوپر خزائن زمین مصر کے

اِنِّىْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ۞ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ

بدرستیکہ میں نگاہ رکھنے والا دانا ہوں اور اسیطرح سے تمکین دی ہم نے یوسف کو بیچ زمین مصر کے کہ جگہ کرے

مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ؕ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ

اوس میں جس جگہ چاہے پہنچاتے ہیں ہم ساتھ رحمت اپنی کے جسکو چاہتے ہیں اور نہیں ضائع کرتے ہم

اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۞ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۞

مزدوری نیکوکاروں کی اور ہر آئینہ اجر آخرت کا بہتر ہے واسطے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور تھے پرہیزگاری کرتے

قوله قال ارجع الى ربك صاحب مجمع البیان نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی گئی ہے بدرستیکہ کہا انہوں نے مجھ کو تعجب ہے یوسف کے کرم اور صبر پر اسکے [illegible] وقتیکہ سوال کیا گیا [illegible] اور [illegible] ساتھ [illegible] اسکو نظر قید سے [illegible] اور صبر اوسکا [illegible] خدا بخشے [illegible] اوسکی قید [illegible] جلدی کرتا میں [illegible] بدرستیکہ [illegible] اور کرم [illegible] قید میں [illegible] کیا اور [illegible] کہ جنہوں نے ہاتھ اپنے کاٹے تھے [illegible] تفسیر مدارک میں ہے [illegible]

اس مقام میں یہ کہتا ہے اور ذکر زنان کا کرتا کہ انہوں نے پوشیدہ کی پیغام بھیجا تھا یوسف کو قوله قال ما
خطبکن اذ کہا پوچھا کیسا حال تھا جب ایک دوسرے کی یوسف وقت انکشاف حال کی زندان سے باہر آئے بادشاہ
جس وقت اونکو دیکھتا کہتا کہ یہ وہ شخص ہے جسنے عزیز کی خیانت کی ہے پس کہا کہ وہ عند بادشاہ پھر آیا
اور پیغام یوسف پہنچایا بادشاہ نے کہا کہ ان عورتوں کو جمع کرو اور زلیخا کو بھی اسی تحقیقات حال کی
بلایا اور پوچھا بادشاہ نے کہ کیا حال تمہارا کہا حاش لله الی قوله وما ابرئ نفسی الخ یہ کلام عزیز مصر کی
کلام یوسف کا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ذلك لیعلم سے غفور رحیم تک کلام زلیخا کی
اور حاصل اسکا یہہ ہے تا یوسف جانے کہ میں نے اسکی غیبت میں خیانت نہیں کی ہے یعنی تکذیب اسکی نہیں
کی ہے اور تکذیب مگر نا میرا اسکو واسطے ابراء نفس میری کے نہیں ہے بلکہ نفس میرا مرید ہے کو برائی کی
چنانچہ میں نے کو غیبت اور خیانت انکی کی لیکن بالمشافہ تکذیب کی انکی اور انکو حق زندان میں بھیجا
مینے مگر معنی الا ما رحم کی اس طرح پر ہیں ایک یہ کہ ما معنی من میں یعنی مگر وہ شخص کہ رحم کیا ہو اسکو
پروردگار میرے نے اور دوسرا یہ کہ ما وقتیہ ہو یعنی مگر وقتیکہ رحم کیا ہو رب میرے نے قوله
وقال الملك ائتونی به تفسیر میں لکھا ہے کہ بادشاہ مصر نے ستر حاجب اور ستر مرکب آراستہ
کرکے اور ساتھ تاج اور لباس ملوکانہ کے زندان کو بھیجا اور بتعظیم یوسف کو بارگاہ میں لائے اور
وقت خروج یوسف کے زندان سے زندانیان رونے لگے اور کہا کہ ہم بعد تمہارے کیونکر جئیں گے اور
کسکے ساتھ انس پکڑینگے یوسف نے انکی دلنوازی کی اور انکے حق میں دعا کی کہ اے خدایا دلہا
نیکو نکو ان پر مہربان کر اور بندیوں کو خلاصی دے اور وقت باہر آنیکے در زندان پر لکھا کہ یہہ قبر زندون
کی ہے اور گھر اندوہناکونکا اور تجربہ دوستونکا اور شماتت دشمنونکی بعد اسکے حمام میں گئے اور
غسل کیا اور خلعت پہنکر متوجہ بارگاہ ہوئے ہر گاہ چشم یوسف کی بادشاہ پر پڑی بولے حسبی

پس دعا کرے کہ اللهم انی اسئلك بخیرك من خیره واعوذ بعزتك و
قدرتك من شره وشر من سواه بعد سلم علیه یعنی پس سلام کیا بادشاہ کو اور بادشاہ بھی احترام
میں آیا اور نزدیک اپنے تخت پر بٹھایا اور ہر گاہ کہ سلام یوسف نے عربی زبان میں کیا تھا بادشاہ
نے پوچھا کہ یہہ کونسی زبان ہے کہا یوسف نے کہ یہہ زبان چچا میرے اسمعیل کی ہے بعد اسکے دعا کو
زبان عبری میں دی کہا بادشاہ نے کہ یہہ کونسی زبان ہے کہا کہ یہہ زبان جہان میرے کی ہے اور
وہب نے کہا ہے کہ بادشاہ ستر زبان جانتا تھا جس زبان میں کہ یوسف سے کلام کیا اوسی زبان میں جواب
سنا بادشاہ متعجب ہوا کہ اس جوان کو اس سن میں یہہ کثرت علم اسکو حاصل ہے اور کہا کہ اے یوسف
چاہتا ہوں میں کہ تعبیر اپنے خواب کی تجھ سے سنوں یوسف نے کہا کہ اول خواب تیرا تفصیل وار بیان
کرتا ہوں اور بعد اسکے تعبیر کہونگا بادشاہ نے کہا بہتر ہے بیان کر پس کہا کہ اے بادشاہ تونے
سات گاو فربہ دیکھیں کہ نہایت سفید اور روشن تھیں مگر دریائے نیل سے نکلیں پستان انکے
انکی دودھ سے بھرا تھا اور تو انکو دیکھتا تھا اور حسن منظر انکی سے متعجب تھا تو کرتا تھا دیکھا
تونے کہ آب نیل خشک ہو گیا اور گل لائی اسکی میں سے سات گاو لاغر آخر میں خاک کی رنگ
کی اور شکم انکی پشت سے لگی ہوئی تھی اور مشیر تھیں اور انکی دانت اور پنجے تھے مثل دندان اور
پنجہ سنگ کے اور میں اونکی مثل میں درندہ ہونکی تھی پس من کا وان فربہ پر حملہ کیا اور پھاڑ ڈالا
اور استخوان انکی توڑ ڈالے اور مغز استخوان انکی کو کھا ڈالا اور تو نے دیکھ تعجب کیا بعد
اسکے سات خوشہ گندم سبز و تازہ زمین سے باہر آئی اور سات خشک اور سیاہ اور خشک اسی
جگہہ میں اونکی تو نے از روی تعجب کے دل میں کہا تھا کہ کس طرح سے ایک ہی جگہہ میں سات خوشہ
سبز و تازہ اور سات سیاہ اور خشک جمع ہوئے بعد اسکے ایک ہوا چلی کہ خوشہ سیاہ اور خشک اس

لوشہادتی تو زرہ پرکہی لوکال دیمی باہر آتی تہی اور جوش شہر کو جلایا خواب یہہ ہی پس سبب خوف
دہس واقع ہی جیا اہرا تو بادشاہ سنکر اس صبر کو تعبیر سی عجب ہوا اور کہاکہ قصہ اسکی ایسا ہی کہ بیان کیا
تہی خواب بیہ ایسی عجیب ہی کہ گویا اس قصہ کو دیکہا ہی تہی تجہ اک صواب کیا تہی اور کچھ خطا کی
تہی اور مجکو بعضی دس سی کوشش کی تہی بیان کرنی بہتا ایسی یاد ہوئی پس تعبیر اوسکی اسطرح کیجہ
کہ تدبیر فرمایا بادشاہ نی کہا اب ہی اسکو مانیکی رای تیری اس امر میں کیا اقتضا کرتی ہی تاکہ ہم
عمل کریں تب حضرت یوسف علیہ السلام نی کہاکہ ای بادشاہ حکم دیجیو کہ تمام گندم اور جو کچھ
مملکت میں ہی جمع کر رکھ اور جو کچھ کہ خزانہ رکہتا ہی زراعت مین خرچ کر اسواسطی کہ وہ جو چند کہ
اور تہی حاصل ہوگا اور ہر کاہ کہ وقت کاٹنی کا پہنچی حکم دی کہ اوسکو کاٹ کر خوشہ مین ہی رہنی دیں تا بآفت
کرم وغیرہ سی محفوظ رہی اور دانہ اوسکا واسطی آدمیو کی ہی اور کہاس چارپایوں کی کام آوی
اور اس سات برس میں جو کچھ کہ تجہی حاصل ہو ہر سال خمس اوسکا واسطی سالہای قحط کی ذخیرہ کر اور جب
کہ یہہ ساتون سال گذر جاوین گی اور سات برس قحط کی آوینگی تو لوک اطراف عالم سی غلہ لینی کو آوینگی
جسقدر کہ غلہ تو نی سات برس میں جمع کیا ہوکا خاطر خواہ اپنی بیچیو اس سبب سی خزانہ تیرا زر و سیم سی
بہر جاویکا ساتہہ ایسی خصر کی کہ کسی بادشاہ نی نہ دیکہا ہوکا اور نہ تصور کیا ہوکا بادشاہ نی اوسوقت کہا
إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ قول ہوا إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ عیون اخبار الرضا مین اوس حضرت
سی منقول ہی کہ اسکی معنی یہہ ہین حافظ لما فی یدی عالم بکل لسان
یعنی نگہبان تہی اسطی ہر چیز کی کہ بیچ ہاتہہ اونکی تہی اور دانا تمام زبانونکی تہی اور ظاہر جہ عالم ہونکی ہیہ
ہر کاہ کہ لوک ہر طرف سی آوینگی اور کلام بلغات مختلفہ کرینگی نہ ہو انجامی کی جواب دینی الا … [illegible]
ہو چنانچہ صاحب مجمع البیان نی بہی اشارہ کیا ہی اوسکی طرف اور بعضون نی حفیظ علیم کی معنی یہہ کہی ہیں کہ … [illegible]

یوسف

اور حساب کر … نی اور بعضون نی حفیظ کی معنی یہہ کہی ہین کہ جمع کر رکہتا ہون واسطی سالہای قحط کی اور بعضون
نی کہا ہی کہ نگہبان تہی واسطی حساب کی اور صاحب مجمع البیان نی کہا ہی کہ یہہ آیت دلالت کرتی ہی کہ یہہ بات
روا ہی کہ جایز ہی واسطی انسان کی اظہار تعریف اپنا ساتہہ فضل و کمال کی نزدیک ایسی شخص کی کہ نہ جانتا ہو فضل
کو اوسکی … بادشاہ فضل و کمال یوسف سی آگاہ نہتا کہ تا تولیت امور سلطنت ہی کری تاکہ جہت صلاح عباد و
بلاد کی ہوتی وہ سبب احتمال کی وَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ کی اظہار ممکن نہین لیکن حالت اختیار مین مخصوص احتمال
کرتا ہی حالت اضطرار مین چنانچہ امام معصوم تفسیر عیاشی مین لکہا ہی کہ سفیان نی ابی عبداللہ سی پوچہا کہ آیا جایز ہی کہ … [illegible]
واسطی نفس اپنی کی حضرت نی فرمایا کہ آری جسوقت مضطر ہو تعریف اوسکی کہ انہین سنا تو نی قول
یوسف کا اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ پس حدیث … [illegible]
مجمع البیان ہی … اکثر معتبر مین مذکور ہی کہ … بادشاہ نی ایک تخت طلائی احمر کا کہ انواع
جواہر مرصع تہا واسطی یوسف کی مقرر کیا اور تاج مکلل جواہر کا سر پر رکہا اور کلیدین خزائن
سپرد کین اور زمام اختیار مملکت قبضہ مین اونکی دی بعد عزل عزیز مہمات ملک کہ جو اوسی متعلق تہی عہدہ
یوسف مین آئی اور بعضون نی کہا ہی کہ … عزیز مر گیا اور بادشاہ بعد فضل و حسن
معاشرت اور معدلت یوسف سی متعجب تہا اور ہر روز بادشاہ کو محبت زیادہ ہوتی جاتی تہی
اور ابن عباس سی منقول ہی کہ حضرت رسالت صلعم نی فرمایا رحم اللہ اخی یوسف یعنی رحم کری خدا بہائی
میری یوسف کو اگر … [illegible] سب کا … نہ کرتی فی الحال یہہ منصب دیتا لیکن کام
کی بعد ایک سال کی اس منصب کو پہنچی ایک سال تک مصاحب بادشاہ ہی کی رکہی صحبت سی مستفید ہوتا تہا
… کہا اوسی کو آرزو رکہتا ہون کہ ہمیشہ تیری ساتہہ کہانا کہاؤں اور شربت پیوں اور … لیکن
مجھکو … [illegible] اسطرح پیش آئین یوسف نی کہا کہ مین ساتہہ … [illegible]

یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہون کہا بادشاہ نے کہ تو راست کہتا ہے بعد اسکی ساتہہ یوسف کے اکل و شرب اور
ہمکلامی اختیار کی بعد کچہ ایک بادشاہ نے تاج مکلل یوسف کی سر پر رکہا اور پوشاک خاص ... پانی در شہر خاص
اپنی حمائل کی تخت مرصع پر بٹہایا اور قبہ استبرق کا لا کی اوسکی اوپر تانا اور کہا ... اور عوض ...
تہا اور سینہ اوس تخت پر بٹہایا اور اوسکی دل سلاطین کو ... اوسکی قائم کیا اور آپ خانہ نشین ہوا اور اوسی مدت مین
عزیز مرگیا اور بادشاہ نے بعد اسکے تمام زلیخا کو ساتہہ یوسف کی بیاہ کر دیا کہ یوسف نے اوسکی خلوت کی ... تب
حضرت یوسف نے متشابہ اسکا پوچہا جواب پایا کہ عزیز عنین تہا اور اسکو جولیت نہوتی تہی اور حق تعالی نے
دو فرزند اوسی پیدا کیے تو یوسف علیہ السلام نے زلیخا سے پوچہا کہ یہہ بہتر ہے کہ ... بہتر ہی بادشاہ کو ...
اوس وقت مین جانتی تہی کہا اے صدیق مجکو ملامت مکر کہ مین اوسوقت جوان تہی اور مرد پارسا کی بیبی ساتہہ
مال و جمال کی اور شوہر میرا ساتہہ عورات کی رغبت نہین رکہتا تہا اور کچہ نہین ہوتا تہا اور تو بصورت
زنانیسی تہا سبب اسی عشق کی مبتلا ہوئی مین ساتہہ ... کوئی مبتلا نہو منقول ہے کہ حب یا مشابہت
یوسف علیہ السلام مستقل ہوئی ... اور حشمت یوسف کو زلیخا نے دیکہا روئی اور کہنے لگی کہ
الحمد للہ الذی جعل الملوک بالمعصیۃ عبیدا و العبید بالطاعۃ
ملوکا یوسف نے کہا کہ یہہ حال تیرا ہی زلیخا نے کہا آرسی اپنی پاس ساتہہ رکہو اسکو آئینہ ... عیال مین داخل کیا
مولف کتاب کہتا ہے یہہ نقل ضعیف ہے اسواسطے کہ کتاب علل الشرایع مین لکہا ہے کہ ابو عبد اللہ نے کہا کہ
زلیخا نزدیک یوسف کے آئی کہا یوسف نے کہ کیا باعث ہے کہ تو ... تیرا یہہ تغیر ہے کہا زلیخا نے کہ الحمد للہ
الذی جعل الملوک بمعصیتہم عبیدا و ... العبید بطاعتہم ملوکا
کہا یوسف نے زلیخا سے کہ تو نے میری ساتہہ ... کیا چیز باعث ہوئی تجہی ... کہا زلیخا نے کہ
خوبصورتی باعث اسکی ہوئی بعد اسکی یوسف نے کہا کہ کیا حال ہوتا تیرا اگر دیکہتی تو نبی آخر ... محمد مصطفی

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ مجہسی زیادہ خوبصورت اور خلیق اور سخی ہے زلیخا نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو حضرت یوسف
نے کہا کہ تو نے کس طرح جانا کہ مین سچ کہتا ہون کہا زلیخا نے کہ جس وقت تم نے اسکا نام لیا اور ذکر واقع ہوا محبت
اوسکی بیچ دل میری جگہہ پکڑ گئی حق تعالی نے طرف یوسف کے وحی بہیجی کہ زلیخا سچ کہتی ہے مین اوسکو دوست
رکہتا ہون بسبب محبت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعد اسکے حکم کیا حق تعالی نے کہ نکاح اوسکی
کرو اور تفسیر علی بن ابراہیم مین لکہا ہے کہ ہر کاہ عزیز بیچ سالہای قحط کی مرگیا تو زلیخا محتاج ہوگئی اور مانگنا
شروع کیا لوگون نے کہا کہ کیا مضائقہ ہے اگر عزیز مرگیا عزیز یوسف تو موجود ہے کہا زلیخا نے کہ مجہی حیا
آتی ہے کہ اوسی مین کچہ سوال کرون پس بہت کہا لوگون نے تب ایک روز جبکہ یوسف ... مین ...
اسکی یوسف باحشمت جاہ وارد ہوا زلیخا کہڑی ہوگئی اور کہا اوسنے کہ سبحان من جعل
پس کہا یوسف نے زلیخا سے کہ کیا حال ہے تیرا کہا زلیخا نے کہ جو دیکہتی ہو یہی حال ہے بعد اسکی کہا یوسف نے
کہ اب بہی تجہی رغبت ہی طرف میری کہا زلیخا نے کہ ہاں ... اور بعد اسکی کہ ... بڑہی آیا ... تو
مجہی یوسف نے کہا کہ ہنسی ہی نہین کہتا ہو کہا زلیخا نے آرسی ... نہین کرتی تو کہا یوسف نے
کہ اسی گہر مین لاؤ پس اوسی گہر مین لائی درحالیکہ کبیر السن تہی پس کہا ... نے کہ تو کبیر السن ہی
اور ... کیا بدسلوکیان کین کہا زلیخا نے کہ اے نبی اللہ مجہی ملامت مکر کہ مین مبتلا چند بلا
کی ہون کہ کوئی مبتلا نہوگا کہا یوسف نے ... کہا ایک ... تیری محبت اور
عشق مین گرفتار ہوئی اور ... مبتلا ہوئی اپنی حسن مین اسواسطے کوئی
مین موافق میری نہین ... لہذا مجہی ... وہ تہی سو وہ مال تلف ہو گیا اور اب مین سائل ہو
مبتلا ہوئی زینت ... مین بعد اسکی کہا یوسف نے کہ اب کیا حاجت ہی تیری کہا کہ دعا کرو خدا
... جوان ہوجاؤن ... یوسف نے دعا کی وہ جوان ہوگئی اور اوسی نکاح کیا درحالیکہ باکرہ تہی ...

نقصہ دیتا ہی یوسف فرمانی اور سب لوگ محکوم حکم اونکی کی گئی جس وقت شب اول قحط کی نی یوسف [illegible] آگیا
اوسی شب کہ طعام تیار کرین طباخون نی عرض کیا کہ عادت بادشاہ کی نہین ہی نصف [illegible] طعام
تناول کرین یوسف نی کہا کہ تمہین اس سی کیا تم پکا رکھو چنانچہ بحکم یوسف طعام [illegible] جس وقت کہ نیم
شب گذری بادشاہ خواب سی بیدار ہوا اور کہا کہ جو کچھ طعام تیار ہوا ہو لاؤ باورچیان نی جو کچھ
پکا رکھا تہا حاضر کیا بادشاہ نی کہا کہ تمنی کس طرح جانا کہ مین بنصف شب گرسنہ خواب سی بیدار
ہونگا کہ یہہ طعام تیار کر رکھا کہا انہون نی ہمین یوسف نی کہا تہا یوسف سی باعث اسکا پوچھا
یوسف نی کہا کہ علامت سال قحط سی یہہ ہی کہ لوگونکو خواہش طعام زیادہ ہوتی ہی لہذا مینی
کہا تہا پکا رکھا تہا بادشاہ اونکی علم و ذکا سی متحیر ہوا اور امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی ہر گاہ
سالہای فراخی تمام ہوئی اور سالہای قحط آئی اور تمام مصر و شام مین قحط ہوا اہل مصر متوجہ یوسف
کی ہوئی اول سال غلہ درہم و دینار لیا دوسری سال العوض زیور وغیرہ کی اور تیسری سال العوض غلام
و کنیز اور چوتھی سال العوض دواب و مواشی پانچوین سال العوض باغات و زمین وغیرہ کی اور چھٹی سال العوض فرزندان
و مزارع و انہار وغیرہ اور ساتوین سال سبھون نی خط غلامی دیکر غلہ حاصل کیا مدعا کلام یہہ ہی کہ سب
آزاد اور بندی کو مال و نقد اور جنس و زیور وغیرہ ملک مین اونکی آیا بعد اسکی یوسف نی صورت حال
بادشاہ سی بیان کی بادشاہ نی کہا کہ سب تیری بندی ہین اور اختیار تمہین ہی یوسف علیہ السلام نی سبکو
بحضور ملک آزاد کیا اور جو کچھ اونسی لیا تہا واپس کیا ہر گاہ بادشاہ نی یہہ حال دیکھی کہا کہ اشہد ان
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد انک رسولہ اور حکمت یہہ تہی کہ
اہل مصر نی یوسف کو بوقت خرید و فروخت بصورت بندگی دیکہا تہا لہذا سب لوگ دیکھی طرف
بندگی مین داخل ہوئی تاکہ وہ اونکی حق مین بیجا نہ کہین اور منقول ہی کہ یوسف نی اس سات برس مین بہی

سیر ہو کر [illegible] بادشاہ لوگون نی پوچھا کہ باعث اسکا کیا ہی کہ تم بھوکی رہتی ہو کہا کہ مبادا اگر سیر ہی ہوکر
بہول جاؤن [illegible] کہ اثر قحط زمین کنعان تک پہنچا اولاد یعقوب نی عرض کیا کہ سنا ہی [illegible] مصر مین ایک
بادشاہ ہی کہ بھوکون پر رحم کرتا ہی اگر کہو تو ہم بہی اوسکی پاس جاوین تاکہ کچھ غلہ لاوین حضرت یعقوب
علیہ السلام نی اجازت دی اور بنیامین کو اپنی پاس رکھ لیا اور [illegible] کیا اور سات
ہزار [illegible] تہی قولہ یتقون الخ اور بعضی تفسیر مین لکھا ہی کہ بعد ازان اونکی یوسف
نی بادشاہ سی کہا کہ یہہ انگوٹھی اور تخت تیرا [illegible] حکم رانی کیجیی [illegible]
پر عمل کیجیی بادشاہ نی کہا فی الحقیقت یہہ شرف و فخر میرا ہی کہ تیری سیرت پر عمل کیا کرون لیکن
ہر گاہ کہ تو نزدیک مجلس کی صاحب رتبہ و منزلت ہی اور کمال صفت امانت رکھتا ہی [illegible]
کہ بطور سابق بدستور بعہدہ میرا رہی اور ہر گاہ کہ اثر قحط زمین کنعان کو پہنچا اوس ہنگام مین
حضرت یعقوب ہمراہ فرزندان ایک صحرا مین تہی کہ وہاں سی مسافت مصر اٹھارہ روز کی راہ تہی اور
اوس صحرا مین [illegible] پس اولاد یعقوب نی [illegible] مصر [illegible] اور بعضی تفسیر مین لکھا ہی
[illegible] اور ایک شتر [illegible] اسحق ہمراہ [illegible]

وَجَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ
اور آئی برادران یوسف پس داخل ہوئی اوپر یوسف کی پس پہچانا یوسف نی اونکو اور وہ اونکو
مُنكِرُونَ ۝ وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم
نہ پہچانتی تہی اور ہر گاہ [illegible] یوسف نی کام اونکی کو کہا یوسف نی کہ لاؤ [illegible]
مِّنْ أَبِيكُمْ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ
[illegible] کیا نہین دیکھتی تم [illegible] کہ مین تمام کرتا ہون پیمانہ کو اور مین بہتر [illegible] ہون

فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ۝

پس اگر نہ لاؤ گی تم اوسکو میری پاس تو نہیں ہی ماپنا واسطے تمھارے نزدیک میرے اور نہ قریب آؤ مجھسے

قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ۝ وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ

کہا اونھون نے خواہش کرینگے ہم اوسکی باپ سے اور ہم [illegible] کرنیوالے ہیں اور کہا یوسف نے اپنے غلامون سے

اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انقَلَبُوا

رکھدو تم مال اونکا بیچ بارونکی اونکی شاید کہ وہ پہچانیں اوسکو جب پھر جاوینگے

إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا

طرف اپنے اہل کی شاید کہ پھر آویں وہ پس جب کہ پھر گئے وہ طرف باپ کی کہا اونھون نے اے

أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ

باپ ہمارے روکا گیا ہم سے غلہ پس بھیج ساتھ ہمارے بھائی ہمارا کو لاویں ہم غلہ اور ہم اوسکے

لَحَافِظُونَ ۝ قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ

نگہبان ہیں کہا یعقوب نے کہ نہیں امین جانتا ہوں تمکو اوپر اوسکے مگر جیسا کہ امین کیا تھا میں نے تمکو اوپر بھائی اوسکے

مِن قَبْلُ ۖ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ وَلَمَّا

آگے اسکے پس خدا بہتر نگاہ رکھنیوالا ہی اور وہ بہتر رحم کرنیوالون کا ہی اور جبکہ

فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُوا يَا

کھولا اونھون نے اسباب اپنی کو پایا اونھون نے بضاعت اپنی کو [illegible] کہا اونھون نے

أَبَانَا مَا نَبْغِي ۖ هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا

باپ ہمارے کیا چاہتے ہیں ہم یہہ بضاعت ہماری ہی کہ پھیر دی گئی طرف ہماری اور کھانا لاوینگے ہم واسطے اہل اپنی کے

وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ۖ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ

اور نگہبانی کرینگے بھائی اپنے کی اور زیادہ لاوینگے ہم [illegible] ایک شتر کا [illegible]

قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي

کہا یعقوب نے ہرگز نہ بھیجونگا اوسکو ساتھ تمھارے یہانتک کہ دو تم مجھکو [illegible] خدا سے البتہ لاؤگے تم اوسکو

بِهِ إِلَّا أَن يُحَاطَ بِكُمْ ۖ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ

ساتھ میرے مگر یہ کہ گھیرے جاؤ تم [illegible] پس جبکہ دیا اونھون نے عہد اپنا کہا یعقوب نے خدا اوپر

مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۝ وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِن بَابٍ

اوس چیز کے کہ کہتے ہیں ہم نگہبان ہی اور کہا یعقوب نے اے فرزندان میرے نہ داخل ہو تم ایک دروازے سے

وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۖ وَمَا أُغْنِي عَنكُم

اور داخل ہو تم ابواب متفرق سی اور نہیں دفع کرتا ہوں تم سی

مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۖ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ

مشیت خدا سی کسی چیز کو نہیں ہی حکم مگر واسطے خدا کے اوپر اوسکے توکل کیا میں نے

وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝ وَلَمَّا دَخَلُوا

اور اوپر اوسکے پس چاہیے کہ توکل کریں توکل کرنیوالے اور جبکہ داخل ہوئے وہ

مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُم مَّا كَانَ يُغْنِي عَنْهُم مِّنَ اللَّهِ

جس طرح سے کہ امر کیا تھا اونکو باپ نے اونکے [illegible] یعقوب کو دفع کرتا [illegible] مشیت خدا کو

مِن شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا ۚ وَإِنَّهُ لَذُو

کسی چیز کو مگر شفقت تھی بیچ نفس یعقوب کی کہ ظاہر کیا تھا اوسکو اور تحقیق یعقوب صاحب

لِعِلْمٍ لِمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

عقل تہی اسواسطے اس چیز کی تعلیم کی ہمنی ونکو اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں

قولہ وَجَاءَ إِخْوَةُ اور آئی برادران یوسف کنعان سی واسطی یوسف کی پاس ... اہل

ہوئی اور زبان عبری یوسف سی کلام کیا پس پہچانا انکو یوسف نی اور انہوں نی نہ پہچانا یوسف

کو اسواسطی کہ عرصہ بہت ہوا تہا چنانچہ بقول اصح عرصہ چالیس برس کا ہوا تہا اور اسوقت میں

السلطنت پہ یہ تہا کہ سر پر وہ شاہی پہنی اور جامہ ہاء ملوکانہ پہنی ہوئی اور تاج مرصع سر پر کہا ہی اور

طوق زرین کلی میں اور بعضی حکمائی کہا ہی کہ اسمیں حکمت یہہ تہی کہ برادران یوسف کی معصیت

کی تہی و معصیت دیدہ عاصی کو تاریک کرتی ہی اور بعضوں نی لکہا ہی کہ یوسف پس پردہ سی کلام

کرتی تہی اور یوسف نی پوچہا کہ تم کون لوگ ہو کہا اونہوں نی کہ ہم جماعت کلمہ بانوں ہیں اور

قحط رسیدہ آئی ہیں تا ہمکو نوازش کرتی اور طعام اپنی عنایت سی ... یوسف نی فرمایا کہ مبادا تم جاسوس

ہو کہ اس ملک کی ... ہماری حال کی ... شمنوں ہمار ... کر ... اکثر یہی میں ہمصر میں کرو کہا

اونہوں نی کہ معاذ اللہ ہم بادشاہ ہم ایک باپ کی اولاد ہیں کہ وہ یعقوب صفی اللہ ہیں یوسف نی

کہا کہ باپ تمہارا کتنی فرزند رکہتا تہا کہا اونہوں نی کہ بارہ فرزند کہ ایک کو صغر سن میں ہمیرا

کہا کیا اور ایک جو ہم سب سی لطیف و ... تہا واسطی خدمت اپنی کی گہر لیا ہی اور ہم دس شخص طلب

میں آئی ہیں یوسف نی کہا کہ آیا کوئی ہی کہ تمکو پہچانی کہا اونہوں نی کہ تمکو کوئی اہل مصر نہیں جانتا

ہی یوسف نی کہا کہ جب تک اوس برادر دیگر کو نلاؤ گی صدق اور کذب تمہارا دریافت ہوگا اونہوں

نی کہا کہ باپ کی ... ہمراہ لی آوینگی یوسف نی کہا کہ ایک کو انمیں سی چہوڑ جاؤ کہ تا تم اوسکو لی آؤ

بعد اسکی اونہوں نی قرعہ ڈالا تو نام شمعون کا نکلا پس یوسف نی اوسکو یہیں رکہا اور ... کو رخصت کیا

بضاعت ... یا او ... کا ... کہ ... شتر ... کیا ... شمعون ... بہی ... و ... ومت

بدرمین بہی ... کہا کہ ... بی شمار ... کو ... ہی اور ... برادران یوسف نی

مبالغہ کیا واسطی شتر ... کی یوسف نی کہا کہ لاؤ اوسکی ... کہ ... اکثر ... ہی ... چند کہ طلب

برادر ... یاد ... اور ... یعقوب کا تہا لیکن یوسف نی اوسکو وحی یا الہام ہوا اولی

یہ ... امتحان ... یعقوب کی ہو اور ... القیاس اگر ... یوسف ... اوس

کہ اور کہا یوسف نی ... ان ابی ... وَ ... الْكَيْلُ قولہ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي

هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا اکثر مفسرین ... کہ ... نہیں ... کی

ہم ... بضاعت ... اور بعضی ... کہ ... یعنی ... کیا ... طلب ... ہم ... شہر

... کہ ... جہاں نہیں ... اس سال قحط میں بضاعت ہمارا ... اس ... اسکی

وَنَمِيرُ أَهْلَنَا معطوف محذوف پر ہوگا اور تقدیر کلام کی اس طرح ہی کی فَنَسْتَظْهِرُ بِهَا

وَنَمِيرُ أَهْلَنَا یعنی ہم ساتہ اس بضاعت کی ... اور طعام لاوینگی ہم ...

اہل و عیال اپنی کی قولہ ... مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَن ابن عباس ... کی ...

... تہا کہ قسم کہاؤ ... وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ

کی ... تہیہ ... اپنی کی اور ... داخل ہوئی ... یوسف کی

آوَىٰ إِلَيْهِ أَخَاهُ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا

... طرف اپنی ... کہ ... میں ... ساتہہ اوس ... کی کہ

يَعْمَلُونَ ۝ فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ

... اونہوں نی ... سامان ... رہ ... اونکا ... کیا ... اور ... پانی ...

أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ۝

بھائی اپنی کی بعد اسکی ندا کی ندا کرنیوالی نی ای اہل قافلہ بدرستیکہ تم البتہ چوری کرنیوالی ہو

قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِم مَّاذَا تَفْقِدُونَ ۝ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ

کہا اونہوں نی درحالیکہ متوجہ ہوئی طرف ملازمان یوسف کی کیا چیز گم ہوئی ہی تمہاری کہا اونہوں نی گم ہوا ہی پیمانہ

الْمَلِكِ وَلِمَن جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ۝ قَالُوا تَاللَّهِ

بادشاہ کا اور واسطی اوس شخص کی کہ لاوی اوسکو طعام ایک بوجھ اونٹ کا اور میں ساتھ اوسکی کفیل ہوں کہا اونہوں نی قسم ہی خدا کی

لَقَدْ عَلِمْتُم مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ۝

تحقیق جانتی ہو تم نہیں آئی ہم تاکہ فساد کریں ہم بیچ زمین کی اور نہیں ہیں ہم چوری کرنیوالی

قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِن كُنتُمْ كَاذِبِينَ ۝ قَالُوا جَزَاؤُهُ مَن وُجِدَ

کہا اونہوں نی کہ پس کیا جزا ہی اوس شخص کی اگر ہو تم جھوٹ بولنیوالی کہا اونہوں نی جزا اوسکی یہ ہی جس شخص کی پایا جاوی

فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝ فَبَدَأَ

بیچ بار اوسکی پس وہی شخص جزا اوسکی ہی جسطرح یہی جزا دیتی ہیں ہم ستمگاروں کو پس شروع کیا

بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَاءِ أَخِيهِ

دیکھنا باروں کا قبل بار بنیامین کی بعد اسکی نکالا اوس ظرف کو بار بنیامین سی

كَذَٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ

اسطرح تدبیر کی ہم نی واسطی یوسف کی نہ تھا یوسف کہ لی لی بھائی کو بیچ دین بادشاہ مصر کی

إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ وَفَوْقَ كُلِّ

مگر یہ کہ چاہی خدا بلند کرتی ہیں ہم درجی جسکو چاہتی ہیں ہم اور بالای ہر

ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ۝ قَالُوا إِن يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَّهُ مِن قَبْلُ

صاحب دانش کی جو دانا ہی کہا اونہوں نی اگر چوری کی پس تحقیق کہ چوری کی تھی بھائی اوسکی یوسف نی آگی اس سی

فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ أَنتُمْ شَرٌّ

پس چھپایا اس سخن کو یوسف نی بیچ نفس اپنی کی اور نہ ظاہر کیا اسکو واسطی بھائیوں اپنی کی کہا یوسف نی کہ تم بہت برے ہو

مَّكَانًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ ۝ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ

درجی کی مرتبہ کی اور خدا دانا تر ہی ساتھ اوس چیز کی کہ صفت کرتی ہو تم کہا اونہوں نی ای عزیز مصر بدرستیکہ

لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ

واسطی اوسکی باپ ہی بڈھا پس لی ایک ہم میں سی بجای اوسکی بدرستیکہ ہم دیکھتی ہیں تجھکو

الْمُحْسِنِينَ ۝ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَن نَّأْخُذَ إِلَّا مَن وَجَدْنَا

نیکوکاروں سی کہا یوسف نی کہ پناہ لیجاتی ہیں ہم ساتھ خدا کی یہ کہ لیویں ہم کسیکو مگر اوس شخص کو کہ پاویں ہم

مَتَاعَنَا عِندَهُ إِنَّا إِذًا لَّظَالِمُونَ ۝

متاع اپنی کو نزدیک اوسکی بدرستیکہ ہم اوس وقت ستمگار ہوتی ہیں

قوله وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ منقول ہی کہ جس وقت اولاد یعقوب نزدیک
یوسف کی آئی دیکھا کہ سریر سلطنت پر بیٹھی ہیں نقاب منہ پر ڈال کی پوچھا کہ تم کون ہو کہا
اونہوں نی کہ ہم کنعانی ہیں کہ آپ نی کہا تھا کہ اپنی بھائی کو لی آؤ سو ہم لائی ہیں درخواست کی
اور باپ نی عہد و پیمان اوسکو لی کہ اوسکی محافظت میں کوئی تقصیر نہ کریں کہ یوسف نی کہا
کہ بہت معلوم کیا بیٹھو تم پس بچھایا بساط پر بیٹھی اور حکم ہوا کہ خوان طعام آراستہ کریں لاویں
چنانچہ جب حاضر کیا یوسف نی کہا کہ دو بھائی جو ایک ماں باپ سی ہوں ایک خوان میں

ہو گیا اور بنیامین دو آدمی ایک بات کا جواب انکی جو تہی اور بنیامین تنہا رہی اور روشنی لگی یہانتک کہ بیہوش ہو گئی یوسف
نی فرمایا کہ اسپر کلام جب کرتا اپنا کہ بیہوش میں آئی نی وا حسرتا و اسفا سی یہ احوال کسقدر ہیجان …
لا یزال الغم و اندوہ کا سبب ہے آئی کہ یہ روز ہی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی ہوئی
چنانچہ منقول ہی کہ ہر گاہ آب و طعام دیا جاتا حضرت کو آتا تو اشکہائی حسرت سی مخلوط کرکی تناول
فرماتی تھی اور تمام حال ان کا یہیں گذر گئی تا اینکہ وفات پائی اور ایکدن غلام آزاد کردہ حضرت نی عرض
کی کہ تمام حال غم کا کم نہوا فرمایا وائی تجھ پر کہ یہ نہیں جانتا ہی کہ حضرت یعقوب پیغمبر پسر پیغمبر زادی
تھی اور بارہ بیٹی رکہتی تھی حقتعالی نی ایک فرزند کو نظر انکی سی غائب کیا تھا اوسکی اندوہ نی سر اور کورہ
پشت کر دیا اور اسقدر روئی کہ بصارت کم ہو گئی اور وجود اسکی کہ جانتی تھی کہ بیٹا اوسکا دنیا میں
زندہ ہی اور میں نی باپ اور اٹھارہ شخص کو اہلبیت سی مقتول دیکھا کس طرح سی اندوہ میرا کم ہو اس
کلام کو حضرت کی تجہی دریافت کیا چاہئی کسقدر قصہ حضرت یعقوب تصور میں آنحضرت کی
رہتا تہا اور حسرت کہاتی اور چین کی کیا تصور میں آنحضرت کی آتا ہوگا کاہی یہہ تصور ہوتا ہوگا کہ
بن یامین اسکی تنہا کہ بہائی او رمینی کی ایکجا ان پہنا بابا یوسف کی با وجود علم علم ہلاکت کی اسقدر
روئی کہ غش آگیا تھا اور حال تنہائی کا میری یہ ہی کہ علی اوسط اور علی اصغر سی و بہائی میری
کہ یوسف ثانی تہی کس بیکسی سی وہ ہی پدر بزرگوار کی مرتبہ شہادت کو فائز ہوئی اور فرمایا پدر بزرگوار
کا یا بنی علی الدنیا بعدک العفا اور کبہی یہہ خیال میں آتا ہوگا کہ بہائی کس تشنگی اور تشنگی سی ہلاک
ہوئی اور ہم اس طرح سی کل … میں مشغول ہوں اور کبہی … ہوگا کہ خاک … کی
و نیا پر ایسی … کا بنا بر شہادت ایسی عزیز یوسف ثانی کی وہم زندہ ہی اور زیادہ تر باعث اندوہ
آنحضرت کا یہہ ہوتا ہوگا کہ کوئی … سلسلہ … بخلاف بن یامین کی چنانچہ … قصدی

نعم

معلوم ہوا کہ حضرت یوسف نی پوچھا کہ یہ جوان کنعانی کیا ہوا کہ تو بیہوش ہو گیا کہا کہ اس بادشاہ
حکم کیا تو نی کہ ہر ایک ساتھ بہائی اپنی کی ایک خوان پر کہاوی میرا ایک برادر تہا کہ یوسف نام
رکہتا تہا اور اسکو یاد کرکی بیہوش ہو گیا پوچھا یوسف نی کہ کیا ہوا اوس بہائی کا … کہا کہ
ہیں یہ ہی کہ گرگ نی اوسکو کہا لیا یوسف نی کہا کہ اس خبر … سی کسقدر حزن و ملال …
حال ہوا ہی بن یامین نی کہا کہ حزن میرا اس … پہنچا کہ گیارہ فرزند ہوئی اور ہر ایک کا نام
یوسف سی مشتق کیا کہ شاید مجھی اس سلسلہ سی تشفی ہو یوسف نی کہا کہ حزن و اندوہ مانع مباشرت
زنان نہوا اور متوجہ فرزندان کی کیونکر ہوا بن یامین نی کہا کہ مجھی پدر صالح میری نی امر کیا کہ نکاح کر شاید
تیری نسل سی ذریت پیدا ہو کہ تسبیح اور تقدیس الہی میں مشغول ہوں یوسف نی اس علم کو پسند کیا
اور نزدیک بلا کر کہا کہ او ہماری ساتھ کہاو کہ ہم تمہاری بہائی ہیں اور اسطرف اشارہ کیا ہی
حقتعالی نی کہ اٰوٰی اِلَیْهِ اَخَاهُ اور حضرت یوسف نی نقاب بستہ ساتہ طعام [illegible]
نظر … کی وقت یوسف پر پڑی … یوسف نی پوچھا کہ اب کیوں روتا ہی کہا کہ ای ملک کسقدر
ہاتہ تیرا مشابہ دست یوسف ہی یوسف نی بیتاب ہوکر نقاب چہری سی اوٹہایا اور چپکا کہا اِنِّیْ اَنَا
اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ اس کلام کو بن یامین نی سنکر یوسف کو دیکھا مرتبہ دیگر بیہوش ہو گئی جب
پہر ہوش میں آئی گردن یوسف میں ہاتہ ڈال کر زبان حال کہتی تھی کہ … کیا یہ … ہی کہ
میری بیداری ہی یا خواب ہی اور یوسف ہاتہ میں تہام لیا اور کہا کہ اب میں تجہسی جدا نہونگا
یوسف نی کہا کہ ای برادر … تیرا میری ساتھ رہنا … کہ یہہ بات … غم اوسکا اور
زیادہ ہوگا اگر مشورہ اور مصلحت تو کوئی حیلہ … کروں … تا … اپنی پاس
رکہوں بن یامین نی قبول کیا یوسف نی کہا کہ … پوشیدہ رکہو

بنیامین پس گیا وہی پیر آئی اور جب وقت طعام شب حاضر کیا اوسطرح بھائی دو دو ساتھ بلاکر کھانا
کھلایا اور وقت خواب جسطرح ہر دو بھائی کی ایک بستر لائی اور سب تنہا تنہا رہ گئی بنیامین کی حضرت
یوسف نی کہا کہ بستر اسکا میری پاس لاؤ چنانچہ بموجب حکم یوسف عمل میں لائی اور بنیامین ایک
بستر پر ہمراہ یوسف کی سوئی اور رات کو یوسف نی کہا کہ ای فرزند یعقوب تمکو میں دیکھتا ہوں کہ
بالکل بغیر الفت کہتی ہو سوای بنیامین کی کہ تم تنہا ہی بعد اوسکو سبب طلب کیا اور اپنی پاس بلایا تا عزت
میں غمزدہ اور محزون ہو اور بعضی روایات میں بلانا بنیامین کا نزدیک اپنی بوجہ دیگر مرقوم ہی بنا بر
طول کی ذکر اوسکا کیا قولہ لَسٰارِقُوْنَ علی بن ابراہیم نی تفسیر اپنی میں لکھا ہی کہ
جناب صادق سی سوال کیا کہ اس قول حقتعالی کا اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰارِقُوْنَ سی
فرمایا کہ نہ اونہوں نی چوری کی تہی اور نہ یوسف کاذب تہی بلکہ معنی اوسکی یہہ ہیں کہ سَرَقْتُمْ
يُوْسُفَ مِنْ اَبِيْهِ یعنی چرا لیا یوسف کو باپ سی اونکی سی اور کتاب علل الشرایع میں جناب
صادق سی مروی ہی کہ معنی اِنَّكُمْ لَسٰارِقُوْنَ میں فرمایا اَنَّهُمْ سَرَقُوْا يُوْسُفَ مِنْ اَبِيْهِ
اور بعد اسکی فرمایا حضرت نی کہ آیا نہیں دیکھتا تو کہ جسوقت کہا اونہوں نی کہ نَفْقِدُ صُوَاعَ
الْمَلِكِ اور یہ نہ کہا اونہوں نی کہ سَرَقْتُمْ صُوَاعَ الْمَلِكِ نہیں مراد لیا ہی مگر سَرَقْتُمْ يُوْسُفَ مِنْ اَبِيْهِ
اور اصول کافی میں حضرت صادق سی مروی ہی کہ حضرت رسالت صلعم نی فرمایا ہی لَا كَذِبَ عَلٰی
مُصْلِحٍ یعنی دروغ نہیں اوپر اصلاح کرنیوالی کا اور بعد اسکی آنحضرت نی اس آیہ کو پڑہا اَيَّتُهَا
الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰارِقُوْنَ یعنی سو بدا اوسکی یہہ آیہ ہی اور بعد اوسکی آنحضرت نی فرمایا کہ کلام میں دو صدق
اور کذب ہی اصلاح کرنا درمیان لوگونکی اور گناہ دور کرنی سی حضرت یوسف میں مثل ایک طرز ہانکا ہونی کی
کہ بحکم الہی ہوا کی تہی اور بعضی روایات میں آیا ہی کہ بنیامین کو الیاس علیہ السلام پاس الہام الہی پہنچایا چنانچہ قول مختار

وَكَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ اشارہ طرف اسکی ہی قولہ قَالُوْا نَفْقِدُ
صُوَاعَ الْمَلِكِ صواع پیمانہ غلہ ہی بنابر اسکی معنی سقایہ کی ہیں کہ جس سی پانی
پیتی کا تہا اور بعد اسکی وہی پیمانہ غلہ کا مقرر کیا چنانچہ علما [illegible] لکہا ہی کہ سقایہ
طلا سی تہا اور بعضی روایات کہتی ہیں کہ نقرہ کی تہی اور عیاشی نی حضرت امام محمد باقر سی روایت کی ہی
کہ وہ سقایہ ایک قدح تہا طلا سی کہ اوسمیں پانی پیا کرتی تہی قولہ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ یعنی
اسکی یہہ حیلہ تعلیم کیا ہمنی اوسکو بعد کہ ساتہ یوسف کی بطریق وحی یا الہام کی آیا جیسی بنیامین
نزدیک اپنی نگاہ رکہی اور یہہ حیلہ خدا کی سبب [illegible] سی خبر دینی یعقوب کی اور بعضوں نی معنی اسکی
یہہ کہی ہیں کہ جزا اسکی کیا اونکی یہہ تہی اور یہہ لینا سارق کا مطابق مذہب ملک مصر کی نہ تہا بلکہ
مذہب اوسکا ضرب دزد یا تاوان دو چند لینا تہا اسعطلاح حقتعالی فرماتا ہی مَا كَانَ لِيَاْخُذَ
یعنی سزاوار نہ تہا یوسف کو کہ لیتی بہائی اپنی کو بیچ مذہب بادشاہ مصر کی مگر حال میں کہ اوس حکم کو
خدا تعالی چاہی قولہ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَهٗ بعضی تفسیر میں آیا ہی کہ [illegible] حضرت
یعقوب میں تہا ایک سائل بالا خانہ یعقوب میں کوئی حاضر نہ تہا یوسف نی مرغ اوسکی چرالی کیا اور
بہائیوں نی اونکو بدزدی متہم کیا اور بعضوں نی کہا ہی تخم مرغ یا مرغ خانہ تہا اور بعضوں نی کہا
کہ ایک بت تہا اجداد و مادر کی میراث سی اوسکو توڑ کر ایک کہیت میں [illegible]
وہب بن منبہ سی منقول ہی کہ یوسف کی طفولیت میں عادت تہی کہ دسترخوان پر وقت تناول طعام کی
کچھ شی تہی [illegible] طعام [illegible] نہاں کرتی تہی اسی سبب سی حقتعالی نی نسبت دزدی کی طرف [illegible] کی
کرتی تہی اور قول اصح اور مشہور یہہ ہی کہ ہر گاہ مادر یوسف فوت ہوئی کہ راحیل نام تہا خالت کی یوسف
طفل تہی اور یعقوب نی خواہش کی کہ تربیت اوسکی نا خود کیا ہر گاہ یوسف پانچ چہہ برس کی ہوئی

حضرت یعقوب نی بنیامین سی کہا کہ یوسف کو میری جدائی کی بابت مین بہت تکلیف گزری اوسکی وجہ سی کہا کہ مین
نی مفارقت کی نہین کہتی ہمین یعقوب کی اسباب مین مبالغہ بہت کیا اونکی بہن نی کہا کہ مین
تو فقط کچھ خوشبو سی مین او نکو دیکھ لون یعقوب نی کہا کہ بہتر ہی ایک تسبیح یوسف کی تہی جو ابراہیم کی پاس سی تہی
ایک کمر بند کہ میراث اسحاق کی اونکو پہنچا تہا کمر یوسف مین بندہا ہر گاہ کہ یعقوب آئی اور چاہا کہ یوسف کو
ساتہہ اپنی لیجاوین خواہر کو تہمت دی دیکہا منشا تردد و پوچہا کہا کہ کمر بند میرا گم ہو گیا ہی وہی ڈہونڈہتی
ہون بعد جستجو کی کہا کہ جو شخص اس گہر مین ہین سب برہنہ ہون تا جسنی کہ لیا ہو یافت ہو
پس یک یک برہنہ کیا تا نوبت یوسف پہنچی ہر گاہ کہ اونکو برہنہ کیا کمر بند اونکی کمر مین پایا
اور مذہب ابراہیم مین یہہ مقرر تہا کہ دزد کو ایکسال اپنی گہر رکہتی تہی لہذا یعقوب نی یوسف کو
اور یکسال اونکی پاس رہنی دیا اور ہر گاہ برادران نی نسبت دزدی کی یوسف کو دی یوسف نی اس
گفتگو کو دل مین پوشیدہ رکہا اور اسطرف اشارہ ہی حق تعالی کا فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ ... قَالَ ... أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ
یعنی خدا دانا تر ساتہہ اوس چیز کی ہی کہ وصف کرتی ہو تم حاصل اسکا یہہ ہی کہ خدا جانتا ہی کہ
اسطرح سی نہین ہی جیسا کہ تم کہتی ہو اسواسطی کہ یوسف کو اونکی جانب سی رنج حاصل تہا کہ سائل کو
طعام دینی اور کچہہ غلہ اونکی بندہ دیا تہا منقول ہی کہ ہر گاہ صاع کو نزدیک ملک کی
لی گئی اور اسکو جام کہتی تہی اور ہر گاہ کہ اسکو ٹہوکتی تہی ساتہہ اوسکی کہانت
کرتی تہی اور فال لیتی تہی یوسف نی صاع کو دیکہا اور انگلی اوپر اوسکی ماری ایک آواز اوس سی
پیدا ہوئی پس متوجہ طرف برادران ہوئی اور کہا کہ کیا جانتی ہو کہ یہہ صاع کیا کہتا ہی کہا
اونہون نی کہ نہین حضرت یوسف نی کہا کہ یہہ کہتا ہی کہ تم بارہ بہائی تہی ایک کو باپ سی جدا
کیا تہا اور بیچ ڈالا اب تاہین اونہہ کہڑی ہوئی اور کہا کہ ای ملک اس طاس سی دریافت کر کہ بہائی ہمارا

زندہ ہی

زندہ ہی یوسف نی کہا صاع مین کیا پکارا اور کہا کہ صاع کہتا ہی کہ وہ زندہ ہی اور تو اوسکو دیکہیگا بعد اسکی یوسف اوٹہی
اور وضو کر کی نماز پڑہی اور بعد فراغ نماز کی پہر آئی بنیامین نی کہا کہ ای ملک اس طاس سی پوچہہ کہ جس نی اسکو
بنیامین مین پنہان کیا تہا یوسف نی کہا کہ صاع خشمناک ہی کہتا ہی کہ ... ابراہیم نی لکہا ہی ہر گاہ
برادران یوسف بواسطہ خلاصی بنیامین کی ساتہہ یوسف کی گفتگو مین آئی اور نوبت جدال کی پہنچی اونکی
نزدیک مین اونکی بی اختیار ہو سکا کیونکہ قاعدہ اولاد یعقوب یہہ تہا کہ وقت غضب کی مین جامہ
اونکی بدن سی نکل آتی تہی اور خون اونکا متقاطر ہوتا تہا اور نقل ہی عباس مین حضرت ... علیہ السلام سی آیت
کی ہی کہ یہودا ہر گاہ ساتہہ یوسف کی درباب بنیامین کی مقام گفتگو اور جدال مین آئی اور بڑی قول
سخن اوسکا کہنا کہ حمیت غضب اوسکی حرکت مین آئی اور قاعدہ یہودا کا یہہ تہا کہ ہنگام
غضب بال اوسکی پشت اوسکی استادہ ہوتی تہی اور خون جاری ہوتا تہا جب تک کہ
بدن اوسکا ساتہہ بدن ایک اولاد یعقوب کی ملصق ہوتا تہا آتش غضب اوسکی ساکن ہوتی تہی
یوسف نی ہر گاہ کہ حال اسطرح دیکہا اور اپنی حضرت کی پسر کو چپکی اوسکا ساتہہ گوی طلا کی
بازی کرتا تہا یوسف نی اوس گوی طلا کو لیکر طرف یہودا کی پہینکا ہر گاہ کہ طفل واسطی
لینی اوس گوی طلا کی نزدیک یہودا کی آیا اور ہاتہہ اوسکا بدن یہودا سی ملصق ہوا
التہاب غضب یہودا ساکن ہوا بعد اسکی پہر یوسف سی مقام گفتگو مین آیا تا آنکہ
تین مرتبہ اسیطرح سی ہوا اور ہر مرتبہ یوسف آتش غضب اوسکی کو ساتہہ
آب مساس فرزند اپنی کی بجہاتی تہی پس یہودا نی کہا کہ بالیقین اس گہر
مین کوئی اولاد یعقوب نبی سی ہی اور بعد اسکی کہا اونہون نی کہ ای عزیز
إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ

حضرت یعقوب نی اپنی بہن سی کہا کہ یوسف کو میری جدائی کی تاب نہین بہجت اوسکو مجہکو دو اونکی پہوپہی نی کہا کہ مین
تاب فراق کی نہین رکہتی ہون جس وقت یعقوب نی اسباب مین مبالغہ بہت کیا اونکی بہن نی کہا کہ مین چند روز
توقف کر کی اوسکو ساتہ بہیجونگی پس لون یعقوب نی کہا کہ بہتر ہی ایکشب یوسف اپنی پہوپہی کی پاس آتی تہی
ایک کمربند کہ میراث اسحاق سی اونکو پہنچا تہا کمر یوسف مین باندہا ہر گاہ کہ یعقوب آئی اور چاہا کہ یوسف کو
ساتہہ اپنی لیجاوین خواہر کو تشویش کیا منتشر ہوو پوچہا کہا کہ کمربند میرا گم ہو گیا ہی وہی جو تمہی
ہون بعد جستجو کی کہا کہ جو شخص اس گہر مین ہین سب برہنہ ہون تا جستجو کیا جاوی تو یافت ہو
پس ایک ایک برہنہ کیا تا نوبت یوسف پہنچی ہر گاہ کہ اونکو برہنہ کیا کمربند اونکی کمر مین پایا
اور مذہب ابراہیم مین یہہ مقرر تہا کہ دزد کو ایکسال اپنی پاس رکہتی تہی لہذا یعقوب نی یوسف کو
اور ایکسال اونکی پاس رہنی دیا اور ہر گاہ برادرون نی نسبت دزدی کی یوسف کو دی یوسف نی اس
گفتگو کو دل مین پنہان رکہا اور اسی طرف اشارہ ہی حق تعالی کا فاسرها یوسف ... قوله ... بما تصفون
یعنی خدا واقف تر ساتہہ اوس چیز کی جسکی وصف کرتی ہو تم حاصل اسکا یہہ ہی کہ خدا جانتا ہی کہ
اسطرح سی نہین ہوا جسطرح کہ تم کہتی ہو اسوقت کہ یوسف کو اونکی جانب سی رنج حاصل تہا کہ سائل کو
طعام مین اور کچہہ غلہ نی اونکی باندہ دیا تہا منقول ہی کہ ہر گاہ صاع کو نزدیک ملک کی
لیگئی کہ اوسکو جام گیتی نما کہتی تہی اور ہر گاہ کہ اوسکو دیکہتی تہی ساتہہ اوسکی کہانت
کرتی تہی اور فال لیتی تہی یوسف نی صاع کو دیکہا آواز نکلی اوپر اوسکی مارا ایک آواز اوسکی
پیدا ہوئی پس متوجہ طرف برادران ہوئی اور کہا کہ کیا جانتی ہو کہ یہہ صاع کیا کہتا ہی کہا
اونہون نی کہ نہین حضرت یوسف نی کہا کہ یہہ کہتا ہی کہ تم بارہ بہائی تہی ایک کو باپ سی جدا
کیا تمنی اور بیچ ڈالا اونہون نی اوٹہہ کہڑی ہوئی اور کہا کہ ای ملک مطلس ہی دریافت کر کہ بہائی ہمارا

زندہ ہی یوسف نی اپنا ہاتہہ صاع پر مارا اور کہا کہ یہہ صاع کہتا ہی کہ زندہ ہی پر تم اوسکو دیکہوگی اسکا احوال یوسف از حق
اور شکوہ کی کہ زندہ ہی او بعد از صاع نماز کی پہر آئی بنیامین نی کہا کہ ای ملک مطلس ہی پوچہ کہ مجکو کسی نی بن
یامین مین پنہان کیا تہا یوسف نی کہا کہ رنج غضبناک ہی کہ جیسا علم ابراہیم نی لکہا ہی ہر گاہ
برادران یوسف واسطے خلاصی بنیامین کی ساتہہ یوسف کی گفتگو مین آئی اور نوبت جدال کی پہنچی
روبین کہ اونکی بڑی تہی مغلوب ہوا کیونکہ قاعدہ اولاد یعقوب یہہ تہا کہ وقت غضب کی بن جامہ
اونکی بدن سی نکل آتی تہی اور خون منقاطر ہوتا تہا اور بقول بعض عبارتی مین حضرت جا ... علیہ السلام سی منقول
کی ہی کہ یہودا ہر گاہ ساتہہ یوسف کی در باب بنیامین کی مقام گفتگو و جدال مین آئی اور یوسف نی قول
سخن اوسکا نہ کیا اوسکی حمیت و غضب اوسکی حرکت مین آئی اور قاعدہ یہودا کا یہہ تہا کہ ہنگام
غضب ہائی و ہوش اسکی ایستادہ ہوتی تہی اور خون جاری ہوتا تہا اور جب تک کہ
بدن اوسکا ساتہہ بدن ایک اولاد یعقوب کی ملصق نہوتا تہا آتش غضب اوسکی ساکن نہوتی تہی
یوسف نی ہر گاہ کہ حال اسطرح دیکہا اور اپنی حضرت کی پسر کو چپکی اوسکا ساتہہ گوی طلاکی
بازی کرتا تہا یوسف نی اوس گوی طلا کو لیکر طرف یہودا کی پہینکا ہر گاہ کہ طفل اوسکی
لینی اوس گوی طلاکی نزدیک یہودا کی آیا اور ہاتہہ اوسکا بدن یہودا سی ملصق ہوا
التہاب غضب یہودا کا کم ہوا بعد اسکی پہر یوسف سی مقام گفتگو مین آیا تا این کہ
تین مرتبہ اسیطرح سی ہوا اور ہر مرتبہ یوسف آتش غضب اوسکی کو ساتہہ
دست مساس فرزند اپنی کی بجہاتی تہی پس یہودا نی کہا کہ بالیقین اس گہر
مین کوئی اولاد یعقوب سی ہی اور بعد اسکی کہا اونہون نی کہ ای عزیز
اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ

فلما استيئسوا منه خلصوا نجيا قال كبيرهم

پس جب ناامید ہوئی یوسف سی جدا ہوئی درحالیکہ سرگوشی کرنیوالی تھی کہا بزرگ انکی نی

الم تعلموا ان اباكم قد اخذ عليكم موثقا من الله ومن

کیا نہیں جانتی تم بدرستیکہ باپ تمہاری نی لیا ہی اوپر تمہاری عہد مضبوط جانب خدا سی اور اس سی

قبل ما فرطتم في يوسف فلن ابرح الارض حتى ياذن

آگی تقصیر کی تھی بیچ حق یوسف کی پس نجاؤنگا میں زمین مصر سی تو اینکہ اذن دیوی

لي ابي او يحكم الله لي وهو خير الحاكمين ارجعوا الى

مجھکو باپ میرا یا حکم کری خدا واسطی میری اور وہ بہتر حکم کرنیوالونکا ہی جاؤ تم طرف

ابيكم فقولوا يا ابانا ان ابنك سرق وما شهدنا الا

باپ اپنی کی پس کہو ای باپ ہماری بدرستیکہ بیٹی تیری نی چوری کی اور نہیں گواہی دی تھی ہم نی مگر

بما علمنا وما كنا للغيب حافظين واسئل القرية

ساتھ اوس چیز کی کہ جانا ہمنی اور نہیں تھی ہم واسطی غیب کی نگہبان اور سوال کر تو اہل دیہ کی

التي كنا فيها والعير التي اقبلنا فيها وانا لصادقون

ایسا وہ کہ تھی ہم بیچ اوسکی اور کاروان کو کہ متوجہ ہوئی ہیں ہم ساتھ اوسکی اور بدرستیکہ ہم البتہ سچی ہیں

قال بل سولت لكم انفسكم امرا فصبر جميل عسى

کہا یعقوب نی بلکہ آراستہ کیا واسطی تمہاری نفسوں تمہاری نی ایک امر کو پس کام اچھا صبر ہی نزدیک ہی

الله ان ياتيني بهم جميعا انه هو العليم الحكيم و

کہ خدا لاوی نزدیک میری سب کو بدرستیکہ وہ دانا ہی راست کردار ہی

تولى عنهم وقال يا اسفى على يوسف وابيضت عيناه

منہ پھیر لیا اون فرزندوں سی اور کہا یعقوب نی ای افسوس اوپر یوسف کی اور سفید ہوگئیں

من الحزن فهو كظيم قالوا تالله تفتؤا تذكر يوسف

آنکھیں اسکی غم سی پس وہ غصہ خور ہی کہا اونہوں نی قسم ہی خدا کی ہمیشہ یاد کریگا تو یوسف کو

حتى تكون حرضا او تكون من الهالكين قال انما

یہانتک کہ ہو تو بیمار مشرف اوپر موت کی یا ہو تو ہلاک ہونیوالوں سی کہا یعقوب سوا اسکی نہیں

اشكوا بثي وحزني الى الله واعلم من الله ما لا تعلمون

اظہار کرتا ہوں میں رنجیدگی غم اور اندوہ اپنی کو طرف خدا کی اور جانتا ہوں میں خدا کی طرف سی جو کچھ نہیں جانتی تم

يا بني اذهبوا فتحسسوا من يوسف واخيه ولا تيئسوا

ای فرزندان میری جاؤ تم پس تفحص کرو تم حال یوسف اور بھائی اوسکی کا اور مت ناامید ہو تم

من روح الله انه لا ييئس من روح الله الا القوم

رحمت خدا سی بدرستیکہ نہیں ناامید ہوتی رحمت خدا سی مگر گروہ

الكافرون فلما دخلوا عليه قالوا يا ايها العزيز

کافرین پس جب کہ داخل ہوئی برادران اوپر یوسف کی کہا اونہوں نی ای عزیز مصر

مسنا واهلنا الضر وجئنا ببضاعة مزجاة فاوف

پہنچی ہمکو اور اہل ہمارے کو سختی اور لائی ہم بضاعت اندک کو پس تمام کر

لنا الكيل وتصدق علينا ان الله يجزي المتصدقين

واسطی ہمارے پیمانہ اور تصدق کر اوپر ہمارے بدرستیکہ خدا جزا دیتا ہی تصدق کرنیوالوں کو

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنتُمْ

کہا یوسف نے کیا جانتے ہو تم کہ کیا کیا تھا تمنے ساتھہ یوسف کی اور بھائی اوسکی کی جبکہ تھی تم

جَاهِلُونَ ۝ قَالُوا أَإِنَّكَ لَأَنتَ يُوسُفُ ۖ قَالَ أَنَا

نادان بیچ ... کہا اونہوں ... تو یوسف ہی ... کہا میں

يُوسُفُ وَهَٰذَا أَخِي ۖ قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا ۖ إِنَّهُ مَن

یوسف ہوں اور یہہ بھائی میرا ہی تحقیق کہ منت رکہی خدا نی اوپر ہمارے بیشک جو شخص کہ

يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝

پرہیزگاری اختیار کرے اور صبر کرے پس بیشک خدا نہیں ضایع کرتا ہی اجر نیکو کاروں کا

قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِن كُنَّا لَخَاطِئِينَ

کہا اونہوں نے کہ قسم ... کی تحقیق کہ برگزیدہ کیا خدا نے تجکو اوپر ہمارے حالانکہ تھے ہم خطا کرنے والے

قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ

کہا یوسف نے کہ نہیں ہی سرزنش اوپر تمہارے آج کے دن بخشے گا خدا واسطے تمہارے اور وہ

أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَٰذَا فَأَلْقُوهُ

مہربان ترین مہربانوں کا ہی لیجاؤ تم اس کرتی میری کو پس ڈالو تم اوسکو

عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ۝

اوپر منہہ باپ میری کی تا ہو جاوی بینا اور آؤ تم ساتھہ اہل اپنی کی سب کی سب

قوله قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ الخ حاصل اسکا یہہ کی آراستہ کیا ہی

واسطے تمہاری نفسوں تمہاری نی ایک کام کو کہ تمنے چاہا اور قرار دیا ہی تم نے ... کیا جاتا تہا

کہ جزای سارق کی قید کرنا بقدر ایک سال کی ہی قوله یا اسفیٰ ... تفسیر ...

بیہہ ہن کہ اصل ... میرا او پر یوسف کی اور یای اضافت ... الف کی ... در بعضی تفاسیر

مین لکہا ہی کہ اصل اسکی ... مشکل ہی کہ اوس کو ... جسطرح سی قاعدہ در باب

منادی ہی اور اظہار شدت حزن در بارہ یوسف دال اسپر ہی کہ مصیبت

مفارقت یوسف نزدیک یعقوب کی اسقدر تہی کہ گنجایش رنج دیگر نہو سکتی تہی اور

یہ کہ ... غیر شریعت محمد مین وقت نزول مصیبت کلمہ استرجاع تہا لہذا حضرت

گویا بکلمہ یا اسفیٰ ... اور إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہا علی بن ابراہیم نی حضرت صادق

علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ یعقوب نہ جانتی تہی کلمہ استرجاع کو ... باعث

ہوئی اور مروی ہی کہ آنحضرت ... سی پوچہا کہ اندوہ یعقوب کسقدر تہا فرمایا کہ برابر ستر عورتوں کی

غم فرزند مین مرتی ہوں ... تفسیر عیاشی مین لکہا ہی کہ جناب صادق سی پوچہا ... یعقوب کسواسطی

غم یوسف مین محزون ہوئی حال انکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نی خبر ... زندگی کی دی تہی اور

فرمایا تہا کہ یوسف تمسی ... کی جانب ... ہی فرمایا کہ نسی ذالک یعنی بہول گئی تہی

اسکو پوشیدہ نہ رہی کہ یہہ حدیث مؤید مذہب ... کی ہی کہ نسیان انبیا کا غیر امور تبلیغی

مین جایز ہی ... مذہب حق وہ ہی جو کہتی ہی کہ نسیان انبیا کا جایز نہین جانتی ہین پس ...

کو اور امثال کو اگر صحیح جانی حمل تقیہ پر کرتی ہین انتہی کلام بعض اصحاب ... یوسف

اسف سی ہی ... غضب ... کہ بہائی اونکی غضبناک ہوئی بسبب اوس ... کی کہ ... ہوا

فضل اونکی ... الدمی کو ... تہی بلکہ ... قوله وابيضت

... کی ... چشم یعقوب کی تہی ...

علی بن ابراہیم نی تفسیر مین اپنی لکھا ہی کہ معنی ابیضت کی کثرت گریہ سی سفید ہوئین آنکھین یعقوب کی یعنی
بینائی اونکی گئی تہی فَهُوَ كَظِيمٌ اسکی معنی دو طرح سی ہین ایک یہہ کہ وہ بہرا غصہ فرزندان تہی
اور اظہار نکرتی تہی اور دوسری یہہ ہین کہ وہ فرو خورندہ خشم فرزندون اپنی کی تہی بنابر اول
کظیم بمعنی مکظوم ہی اور بنابر ثانی بمعنی فاعل کی ہر گاہ فرزندان یعقوب نی فریاد و زاری
کی سنی اور اضطراب انکا مشاہدہ کیا کہا اونہون نی کہ تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا قَالَ اِنَّمَا
اَشْكُوا بَثِّي معنی شکوی کی اظہار بدی حال ہی اور شکوہ دو طرح پر ہی ایک مذموم ہی اور دوسرا
یہہ ہی کہ حضرت ابی عبد اللہ سی مروی ہی کہ نہین ہی شکوای مذموم مگر یہہ کہ کہی تو ہر آئنہ
تحقیق مبتلا ہوا مین ساتھہ وہ چیز کی کہ نہین مبتلا ہوا ساتھہ اوسکی کوئی شخص اور کہی تو
تحقیق کہ پہنچی مجھی وہ مصیبت کہ نہین پہنچی کسیکو اور شکوای مذموم یہہ نہین ہی کہ بیداری
کی شکل کی شب [illegible] اور کتاب معانی الاخبار مین حضرت صادق
سی مروی کہ اونحضرت نی فرمایا کہ مَنْ شَكیٰ مُؤمِنٍ فَقَدْ شَكیٰ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
اور بعض تفاسیر مین لکھا ہی کہ ایک روز کوئی شخص ہمسایہ یعقوب نبی کا نزدیک یعقوب کی آیا اور
کہا کہ ای یعقوب ہم تجھی بہت ضعیف و ناتوان دیکھتی ہین حال آنکہ ابہی تو اس سن کو نہین
پہنچا ہی کہ یہہ حال تیرا ہم پہنچا حضرت یعقوب نی فرمایا کہ خدا نی مجھی مبتلا کیا غم یوسف مین
اس سبب سی یہہ حال میرا ہوا حقتعالی نی وحی بھیجی کہ ای یعقوب اپنا شکوہ میری بندونسی میری کرتا ہی
تو یعقوب نی کہا کہ بار خدایا ساتھہ تیری رجوع اور عہد کرتا ہون کہ اسکی بعد کسی سی شکایت
غم یوسف نکرونگا مین چنانچہ بعد ازین جو شخص کہ اونکی حال کا پرسان ہوتا تہا تو فرماتی تہی کہ اِنَّمَا
اَشْكُوا بَثِّي وَحُزْنِي اِلَى اللّٰهِ اور احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہی کہ سبب [illegible] ہونی کا یہہ تہا کہ

ایک روز خطاب الٰہی ہوا [illegible] ہی کہ [illegible] آیا تو ترنی [illegible] باہر [illegible] مع تہی
تجھی اوس مین مبتلا کیا ہر گاہ کہ منع اوس طعام کا دنیا طعام کا سائل کو [illegible]
گرو کر سبب اسکی تیری آنکہ کو جمال یوسف سی جدا کر دیگا [illegible] یعقوب نی طعام جمع
کیا اور فقرا و مساکین کو طلب کرکی کہانا کہلایا حقتعالی نی [illegible] اور مسکین بلا کر دور کیا
قوله یَا بَنِیَّ [illegible] کتاب علل الشرایع مین ابی جعفر [illegible] روایت کی ہی کہا اونہون نی کہ مین نی
امام محمد باقر سی سوال کیا وقتیکہ یعقوب نی فرزندان اپنی سی کہا فَتَحَسَّسُوا مِنْ يُوسُفَ
وَاَخِيهِ کیا جانتی تہی کہ یوسف قید حیات مین ہین باوجود اسکی کہ عرصہ مفارقت بیس
برس کا ہوا تہا اور چشمہای یعقوب نبی اس غم سی سفید ہو گئین تہین حضرت نی فرمایا کہ
جانتی تہی فرزند اپنی سی مطلع تہی [illegible] کہتا ہی پس [illegible] یعقوب [illegible] ہم
پہنچی تہی حضرت نی فرمایا کہ یعقوب نی وقت سحر کی اوقات اجابت [illegible] حقتعالی سی
درخواست کی کہ ملک الموت حاضر ہو پس بحکم الٰہی نازل ہوا [illegible] حضرت
یعقوب کی پاس آیا اور خطاب کیا کہ حاجت تیری کیا ہی یعقوب نی کہا کہ [illegible] ارواح خلایق کو
مجتمع قبض کرتا ہی تو یا متفرق [illegible] نی کہا کہ ہر ارواح کو جدا جدا قبض کرتا ہون مین پس یعقوب
نی کہا کہ روح یوسف کو قبض کیا ہی تو نی یا نہین [illegible] نی کہا کہ نہین پس اسوقت یعقوب نی جانا
کہ یوسف ابہی قید حیات مین ہی اور بنابر اسکی اپنی فرزندونسی کہا فَتَحَسَّسُوا مِنْ يُوسُفَ
اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ حدیث [illegible] روضہ کافی مین بہی اسیطرح سی مذکور ہی لیکن [illegible]
[illegible] و نقطہ فوقانی سی ہی [illegible] بنقطہ تحتانی مذکور ہی اور تفسیر عیاشی مین اسی حدیث
[illegible] وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور کتاب [illegible] مین حضرت

صادق سے مروی ہی کہ وقت قحط ایک اعرابی خدمت یوسف میں آیا اور غلہ دینی کا سوال کیا یوسف نی
اوسسے پوچھا [illegible] کہ ہرگاہ فلانی وادی کو پہنچے تو باواز بلند کہنا کہ ای یعقوب پاس ایک شیخ تیری
پاس آوینگا اونسی کہیو کہ مصر میں ایک شخص کو دیکھا ہی میں نی اوسنی تمہیں سلام کہا ہی اور
کہا ہی کہ امانت تیری نزدیک میری محفوظ ہی اور ضایع نہیں ہوئی ہی ہرگاہ کہ حضرت یعقوب کو
یہہ خبر اعرابی نی پہنچائی بیہوش ہو گئی اور بعد افاقہ کی اوس اعرابی سی کہا کہ تجہی کچہ حاجت ہی
تو حقتعالی سی تیری واسطی طلب کروں اعرابی نی کہا کہ دختر عم زوجہ میری ہی اور کوئی فرزند ہوتی
نہیں مجہکو یہی آرزو ہی کہ مجہی اللہ فرزند عطا کری پس حضرت نی دعا کی اور اوس زوجہ اعرابی کی
چار فرزند متولد ہوئی کہ ہر مرتبہ دو فرزند پیدا ہوئی پس فرزندان یعقوب نی [illegible] لیکر داخل مصر
قولہ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ الخ توضیح اسکی یہہ ہی کہ یعقوب نی عزیز مصر کو خط لکہا باین عبارت
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ خط ہی طرف عزیز مصر اور مظہر عدل کی اور تمام میں الوزن کیل کی طرف
یعقوب ابن اسحاق ابن ابراہیم خلیل الرحمان سی ایسی خلیل کہ نمرود نی آگ میں ڈال دیا اور حقتعالی
نی اوس آگ کو بَرْدًا وَسَلَامًا کیا آگاہ ہو تو ای بادشاہ مصر کہ ہم اہلبیت نبوت اور
رسالت میں کہ ہمیشہ مبتلا ببلا رہتی ہیں اور ہمیشہ بس سی پی در پی ہم پر مصیبتیں نازل ہوتی ہیں
پہلی مصیبت یہہ ہی کہ یوسف ہی ایک فرزند میرا تہا کہ نور چشم اور سرور دل میرا تہا کہ دنیا
میں کسیکو اوسقدر دوست نرکہتا تہا بہائی اوسکی کہ دوسری ماں سی تہی مجہسی اجازت
لیکر اوسکو صحرا میں لیگئی اور کہا اونہوں نی کہ اوسکو بہیڑیا لیگیا اور میں اوسکی غم فراق میں
اسقدر رویا کہ نور آنکہوں میری کا جاتا رہا اور بار الم ہجر سی پشت میری خم ہوگئی اور
ایک بہائی اوسکا اعیانی تہا کہ بعد یوسف کی الفت اوسی سی رکہتا تہا [illegible] کہتی ہیں کہ

تو انی اوسکو بواسطہ دزدی کی حبس کیا ہی یہہ ہم اہل بیت رسالت میں کبہی چوری [illegible] کار [illegible] عمل میں
نہیں آتی ہیں [illegible] اولاد ہی کہ حق سبحانہ ابراہیم و اسحاق و یعقوب [illegible] اوسکو رد کر [illegible]
اوسکی چہوڑ دینی سی مجہپر احسان کرو ورنہ ہرگاہ کہ بد دعا [illegible] یعقوب آیا [illegible] آنکہوں [illegible] کہا
اور وہ نامہ شروع کیا اور رونی لگا اور ضبط کر نسکا پہر کہا کہ آیا جانتی ہو تم مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ
قولہ جَاهِلُونَ حضرت [illegible] سی مروی ہی کہ گناہ کہ بندہ اوسکا مرتکب ہوتا ہی ہر چند عالم ہو
حکم جاہل کا رکہتا ہی اسواسطی کہ اوسنی نفس اپنی کو بارتکاب گناہ خطر میں ڈالا اور دانا ایسی شخص
ہرگز خطر میں نہیں ڈالتا ہی [illegible] حق تعالی نی حکایۃ قول یوسف میں فرمایا ہی هَلْ عَلِمْتُمْ مَا
فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ قولہ وَإِنْ كُنَّا لَخَاطِئِينَ
[illegible] معنی کی یوں حالیہ ہی [illegible] و تقدیر اوسکی یوں تہی [illegible] إِنَّا كُنَّا لَخَاطِئِينَ
لکن حال [illegible] ہی کہتی ہم [illegible] خطا کرنیوالوں [illegible] محمد بن [illegible] نی حضرت
امام محمد باقر سی روایت کی کہ برادران یوسف نی کہا فَلَا تَفْضَحْنَا وَلَا تُعَاقِبْنَا الْيَوْمَ وَ
اغْفِرْ لَنَا کہا یوسف نی جواب [illegible] لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ قولہ اذْهَبُوا
بِقَمِيصِي هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا کیفیت اوس قمیص کی [illegible]
کہ نمرود [illegible] نی آگ [illegible] جلانی ابراہیم کی روشن کی حضرت جبرئیل ایک جامہ بہشت
سی لائی اور ابراہیم کو پہنایا کہ شعلہ حرارت اوس سی محفوظ رہیں ہرگاہ کہ وفات ابراہیم نزدیک
ہوئی اوس پیراہن کو بطور تعویذ بازوی اسحاق پر باندہا اور اسحاق نی بازوی فرزند اپنی یعقوب
پر باندہا اور جسوقت یوسف متولد ہوئی یعقوب نی بازوی یوسف باندہا [illegible] یوسف نی
[illegible] پیراہن کو [illegible] کی بہت فضل کہتی ہیں کہ بعد اوس حدیث کی حضرت صادق سی [illegible]

تاریکی چہرا ہن کسکو پہنچاؤ مایا کہ سیاہ تمہ اہل و سکی کی ور بعد از خروج قائم آل
اونکی ... بعد اسکی فرمایا کہ جو پیغمبر کہ علم یا غیر علم کو بطریق ارث کی چہوڑجا وینگ
سنتی طرف محمد و آل ... کی ہوکا اور احادیث آیہ ہین جن کا ذکر واقع ہوا کی عصای
موسی اور خاتم سلیمان او قمیص علیہ ... زد یک صاحب الزمان کی ہی و بعض تفاسیر مین وارد
ہوا ہی کہ حضرت جبرئیل نی قعر چاہ مین ڈالنی یوسف سی قمیص کو کہولکر یوسف کو پہنایا تھا
پہر کاہ کہ حکم ہوا کہ خوشخبری یعقوب کو بہیجین جبرئیل نازل ہوئی اور کہا کہ ای یوسف پیراہن مین کہ بوی بہشت
ہی اس مین شفا ہر مرض کی ہی اسکو کنعان کو بہیج تا باپ اپنی آنکہون پر ملی اور بینا
ہو لہذا حضرت یوسف نی کہا اِذْهَبُوا بِقَمِيصِي الخ اور تفسیر مجمع البیان
مین لکہا ہی کہ یعقوب نی اوس پیراہن کو قصبہ فضہ مین رکہہ کر گردن مین
... لا تہا اور بہائی اونکی بچاتی تہی

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ
اور جس گاہ کہ جدا ہوا قافلہ کہا باپ اونکی نی بدرستیکہ مین پراتا ہون بو یوسف کی
لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ ۝ قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ
اگر تم ... کی عقل ٹہہراؤ مجکو کہا اونہون نی قسم خدا کی بدرستیکہ تو ہر آئینہ بیچ حیرت
الْقَدِيمِ ۝ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ
قدیم کی ہی پس جس گاہ کہ آیا بشارت دینی والا ڈالا اوس پیراہن کو اوپر منہ اوسکی پس ہو گیا پہر
بَصِيرًا ۚ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝
بینا کہا یعقوب نی آیا نہ کہتا تہا مین تمسی بدرستیکہ مین جانتا ہون خدا ... جو تم نہین جانتی ہو

قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ۝ قَالَ
کہا اونہون نی کہ ای باپ ہمارے طلب بخشش کر واسطے ہمارے گناہون ہمارے کی بدرستیکہ تہی ہم خطاکار کہا یعقوب نی
سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ فَلَمَّا
قریب ہی کہ مین طلب بخشش کرون واسطی تمہاری پروردگار اپنی سی بدرستیکہ وہ بخشنی والا مہربان ہی پس جس گاہ کہ
دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا
داخل ہوئی اوپر یوسف کی جگہہ دی طرف اپنی پدر اور خالہ اپنی کو اور کہا یوسف نی داخل ہو تم
مِصْرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ۝ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ
مصر مین اگر چاہی خدا درحالیکہ امن مین ہو تم اور بلند کیا اونی ... پدر اور خالہ اپنی کو اوپر تخت کی
وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ
اور گری واسطی یوسف کی درحالیکہ سجدہ کرتی تہی اور کہا یوسف نی ای باپ میری یہ ہی تعبیر خواب میری کی
مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ
اگلی ... بخشش کہ کردانا اوس خواب میری کو میری رب نی راست اور بخشش کی ساتھ میری جس گاہ کہ
أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ
نکالا مجکو قید خانہ سی اور لایا تمکو جنگل سے بعد اسکی
نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ۚ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ
ف ... کیا شیطان نی درمیان میری اور درمیان بہائیون میری کی بدرستیکہ خدا لطف کرنیوالا ہے
لِمَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي
جسکو کہ چاہتا ہی بدرستیکہ وہ دانا ہی محکم کار ہے ای پروردگار میری بدرستیکہ دیا تو نی مجکو

مِن ... تَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ

بادشاہی اور ... دی تو نی مجکو تعبیر خواب کی اور احادیث کی اور پیدا کرنیوالا آسمانوں کا

وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ج تَوَفَّنِي مُسْلِمًا

اور زمین کا تو متولی امور میری کا ہی بیچ دنیا اور آخرت کی موت دی مجکو در حالیکہ اطاعت [illegible]

وَأَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِينَ ○ ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ

اور ملا مجکو ساتهہ نیکوں کی یہہ قصہ یوسف کا خبروں غیب سی ہی کہ وحی کرتی ہیں ہم [illegible]

إِلَيْكَ ج وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ

طرف تیری اور نتہا تو نزدیک برادران یوسف کی وقتیکہ جمع کیا اونہوں نے ارادے اپنی کو یوسف کی [illegible]

وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ ○ وَمَا تَسْأَلُهُمْ

اور نہیں ہیں بیشتر لوگ اگرچہ حریص ہی تو ساتهہ مومن ہونی انکی کی اور نہیں سوال کرتا ہی تو انکی

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ط إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعٰلَمِينَ ○ ع

اور تبلیغ رسالت اور اخبار قرآنی کچہہ مزدوری نہیں وہ مگر پند واسطی تمام عالم کی

قولہ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ اس مقام میں جواب لولا محذوف ہی پس معنی اسکی یہہ ہیں کہ اگر مجہی

بنقصان عقل اور خرافت منسوب نکرو ہر آئینہ تم تصدیق میری کرو کی تفسیر عیاشی میں حضرت امام

محمد تقی سی روی ہی کہ اس وقت میں یعقوب فلسطین میں تہی اور علی بن ابراہیم نی بہی روایت کی کہ

یعقوب فلسطین میں تہی اور ابن اسمعیل بن بزیع نی روایت کی ہی کہ یعقوب نی بوی قمیص

یوسف کو بفاصلہ مسافت راہ دس شب کی اور تہی یعقوب بیت المقدس میں اور علل الشرائع

میں جناب صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ یعقوب اس وقت ساکن رملہ تہی اور بعض [illegible]

شب کی راہ سی ہوا اون تک پہنچی اور مراد بعض سی ابن عباس اور ابن حسن نی ہی ایسا ہی [illegible]

اور اصم نی کہا ہی کہ بہیجی ہر کی ہوا وسی آئی تہی ہر سو زمین نی بیچ پیراہن یوسف کی اگرچہ یہی باد صبا تہی

حقتعالی سی اذن چاہا اور بلب پہنچانی بوی قمیص یوسف کی طرف یعقوب کی قبل پہونچنی بشیر

بالقمیص کی پس اون سی حاصل ہوا اور بو پہنچائی اوسی بہشتی عطر او عنبر باد صبا کو پیغام کہتی ہیں

قولہ اِنْ جَاءَ الْبَشِيرُ کتاب کمال الدین میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی

روایت کی ہی اور تفسیر عیاشی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی کہ جب اوس یوسف کو نہایت

سرور اور خوشی سی عرصہ نو روز میں مصر کی حبس سی [illegible] کہ یعقوب تہی لائی اور کتاب کمال الدین

میں حضرت صادق سی روی ہی کہ حضرت یعقوب بہی ہمراہ اہل عیال اپنی کی عرصہ نو روز میں یوسف

کی مصر میں آئی اور چودہ دن کی مسافت اونسی تہی قولہ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ یعنی بسبب وحی جانتا ہوں

میں اوس چیز کو کہ نہیں جانتی ہو تم حیات یوسف سی اور انکا سرور [illegible] جانب حقتعالی سی عطا ہو اوسکی

اِنِّي أَعْلَمُ مقولہ قول اول [illegible] کلام سابق میں بعضوں نی کہا ہی [illegible] علم جو سنا ہی [illegible]

قول محذوف ہی پس تقدیر ہی کی اَلَمْ اَقُلْ لَكُمْ اِنِّي اَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ اور بعد وہ اس کلام کا تکملہ [illegible]

کلام سابق کی ہی قولہ قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي احادیث ائمہ علیہم السلام میں [illegible]

استغفار موخر ہونیکا سبب تاخیر طلب مغفرت یہہ تہی کہ وقت اجابت دعا واسطی اونکی طلب آخر شب

کریں اور کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں حضرت صادق سی مروی ہی کہ تاخیر سحر تک شب جمعہ تہی اور

اصول کافی میں لکہا ہی کہ تاخیر مطلق سحر تہی سحر جمعہ کی روایت کی ہی اصول کافی میں حضرت صادق

سی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ بہترین اوقات دعا وقت سحری

ہی پس آپ کی حضرت نی تلاوت فرمایا سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي اور فرمایا کہ تاخیر کی یعقوب نی [illegible]

معقرت انکی بین [illegible] اور تفسیر عیاشی مین جناب صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ تاخیر کی یعقوب
نی سحر تک [illegible] بیری کی ناہ کیا اونہون نی درمیان سیری تراپنی پس حق کی خوشنودی کی
ہمنی ان کو عفو کیا اور کتاب علل الشرائع مین اسمعیل بن فضیل ہاشمی سی روایت کی ہی کہ مینی حضرت صادق
علیہ السلام سی سوال کیا کہ کس وجہ سی [illegible] ربی نی استغفار کو تاخیر مین ڈالا اور یوسف نی تاخیر نہ
ڈالا اور کہا کہ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللهُ لَكُمْ حضرت نی فرمایا قلب جوان رقیق
ہوتا ہی قلب پیر سی اور تھی خیانت فرزندان یعقوب کی اوپر یوسف کی بلا واسطہ اور خیانت
انکی اوپر یعقوب کی بواسطہ یوسف تھی پس جلدی کی یوسف نی طرف عفو کی حق اپنی سی اور
تاخیر کی یعقوب نی حق غیری عفو انکی مین پس تاخیر کی تا سحر شب جمعہ اور وہب سی منقول ہی کہ یعقوب
زیادہ بیس سال تک ہر سحر جمعہ واسطی فرزندان کی استغفار کرتی تھی پس حق تعالی سر گناہان انکی سی
درگذرا اور بعضی روایت مین آیا کہ جسوقت سحر شب جمعہ ہوتی تھی یعقوب فرزندون اپنی کو جمع
کرتی تھی اور کہتی تھی کہ پیچھی میری صف باندہ کر کھڑی ہو اور حضرت یعقوب استغفار کرتی تھی اور وہ
سب آمین کہتی تھی تا اینکہ بعد بیس برس کی توبہ انکی قبول ہوئی اور بعضی علمای مفسرین نی لکھا ہی کہ جو
تضرع [illegible] یعقوب یہہ تھی تا معلوم کری کہ یوسف نی انسی عفو کیا کہ نہین بعد اسکی کہ مصر مین آئی
اور علم یعقوب کو حاصل ہوا شب کو نماز تہجد اوٹھی بعد فراغ نماز رو بقبلہ ہو کر کھڑی ہوئی اور یوسف کو اپنی پیچھی
کھڑا کیا اور بیٹونکو یوسف کی پیچھی اور واسطی دعا کی ہاتھہ اوٹھائی اور سب فرزند آمین کہتی تھی تا آنکہ حق تعالی نی
دعا انکی قبول کی اور اکثر مفسرین آیا ہی جبرئیل نی حضرت یعقوب کو یہہ دعا تعلیم کی یا رجاء المؤمنين لا تخيب
رجائي ويا غوث المؤمنين اغثني ويا حبيب التوابين تب علي پس حق تعالی نی
دعا انکی قبول کی [illegible] فَلَمَّا دَخَلُوا منقول ہی ہر گاہ یعقوب ہمراہ اولاد و احفاد اور سامان

اور [illegible] کی [illegible] یوسف [illegible] مملکت [illegible] کی کہ [illegible] سیری [illegible]
ہماری سب [illegible] ہوتی آئی [illegible] اپنی کی [illegible] تمام اہل [illegible] کی [illegible] اہل مصر [illegible]
[illegible] واسطی استقبال انکی کی چلی تو بعد اسکی [illegible] ساتھ [illegible] ہزار [illegible] کی کمال شوکت
سوار ہوا اور یوسف نی کاربردار [illegible] مصر کو حکم کیا [illegible] تمام [illegible] استقبال یعقوب کو جاوین اور
یعقوب [illegible] فرزندان ایک [illegible] پر چڑھی تھی اور شوکت یوسف [illegible] دیکھ کر [illegible] تعجب [illegible] تھی جبرئیل
نازل ہوئی اور کہا کہ [illegible] اس لشکر سی [illegible] آسمان کی طرف [illegible] جنود ملائکہ
از زمین تا آسمان صف کھینچی [illegible] تیری [illegible] حضرت [illegible]
تیری [illegible] محزون تھی ہر گاہ کہ یعقوب نی یوسف کو شان بادشاہی سی دیکھا پوچھا [illegible] کہا کہ یہہ فرعون
مصر [illegible] ملک مصر کو فرعون کہتی تھی یہودا نی کہا کہ نہین بلکہ فرزند تمہارا یوسف ہی
ہر گاہ کہ یوسف نی باپ کو دیکھا پیادہ ہوا اور یعقوب [illegible] رہی اور [illegible]
پیادہ ہو [illegible] بعضی تفاسیر مین ہی اور کتاب علل الشرائع مین اور تفسیر علی بن ابراہیم مین حضرت
صادق علیہ السلام سی اور حضرت کاظم علیہ السلام سی مروی ہی کہ ہر گاہ یعقوب و یوسف
کی [illegible] سلطنت مانع یوسف ہوا پیادہ ہونی سی اوسوقت جبرئیل نازل ہوئی اور کہا کہ حق
سبحانہ تعالی فرماتا ہی کہ کیا چیز مانع پیادہ ہونی کی ہوئی واسطی بندہ نیکوکار کی بعد اسکی
جبرئیل نی یوسف سی کہا کہ کھول [illegible] ہاتھ اپنی کو اور جسوقت کہ حضرت یوسف نی ہاتھ
اپنی کو کہولا ایک نور کف دست [illegible] انگشتان انکی سی جدا ہوا یوسف متعجب ہوئی اور کہا کہ
یہہ کیسی روشنی ہی کہ میری ہاتھہ سی نکل گئی جبرئیل نی کہا کہ یہہ نور نبوت تہا کہ [illegible]
صلب [illegible] سی باہر گیا اور ہر گاہ کہ لاوی برادر تیری کی قتل کرنی سی [illegible] اور [illegible] جسوقت

تو نی ای یوسف بہ ٹہین کو جبرئیل کہا لادی فی کہ عاشو نکاہین اوس مین تہی اونکہ اجازت دی
بواسطی میری باپ پر اس افعال کو اوسکی حقتعالی نی پسند کیا اور بہشن نور نبوت کو صلب لاوی
مین امانت کہا چنانچہ موسی کلیم اللہ جملہ فرزندان لاوی سی ہین اور نسل نو کی لاوی تک پہنچتی ہی
اسطرحسی کہ موسی بیٹی عمران کی آور وہ بیٹی یصہر کی اور وہ بیٹی قاہب کی اور وہ بیٹی لاوی کی اور
وہ بیٹی یعقوب کی اور وہ بیٹی اسحاق کی اور وہ بیٹی ابراہیم کی اور ہر گاہ کہ یعقوب نی یوسف
کو دیکہا کہا السلام علیک یا مذہب الاحزان اور ہاتہہ پکڑ کر رونی لگی کہ رونیکی نہایت خاسف
شاد ہوئی بعد اسکی داخل ہوئی وہ ساتہہ یوسف کی ایک قصر رفیع مین کہ نزدیک مصر کی حضرت یوسف
نی بنا کیا تہا قولہ تعالی فقال ادخلوا مصر الخ ابن عباس رض روایت کی ہی کہ متعلق کرنا دخول کو
بمشیت اسواسطی ہی کہ اوسوقت مین لوگ ملوک مصر سی خائف تہی اور بی رضا کوئی شخص مصر مین
داخل نہو تا تہا لہذا حضرت یوسف نی کہا کہ انشاء اللہ تعالی تمکو کچہہ ضرر نہو گا امن مین رہو گی
قولہ تعالی علی العرش وخروا له الخ تفسیر عیاشی مین جناب صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی مراد عرش
سی سریر ہی قولہ تعالی اذ اخرجنی من السجن الخ مروی ہی کہ یوسف یعقوب کو خزانی اپنی کہلاتی پہرتی
تہی جسوقت کہ خزانہ کاغذ پر ہوا کاغذ بہت سی اوسجگہہ دیکہکر یعقوب نی کہا کہ ای یوسف کیونکر
تو نی غافل کیا تہا کہ اتنی مدت مین ایک پرچہ کاغذ مجہی نہ بہیجا تو نی باوجودیکہ [illegible] کی فاصلہ
درمیان میری اور تیری تہا وہ آتہہ منزل تہی کہا یوسف نی کہ جبرئیل نی مجہی اسطرح منع کیا تہا
یعقوب نی کہا کہ وجہ اسکی دریافت کی تہی کہا یوسف نی کہ مشتی اور جبرئیل سی پوچہنی بی تکلفی بیادوہ ہی تم
دریافت کرو چنانچہ یعقوب نی جبرئیل سی پوچہا کہا جبرئیل نی کہ بسبب امر الہی کہا تہا اور حقتعالی نی
فرمایا تہا کہ بدلہ اوس کلمہ کی کہ وقت مفارقت یوسف کی کہا انی اخاف ان یاکلہ الذئب حقتعالی نی

فی

فرمایا کہ بسبب اسکی کہ تو نی اوسی بات مجہسی ڈرا تو قسم بعزت و جلال اپنی کی کہ میرا ان تیری اور یوسف کی جدائی ہو
بعید اگرچہ بکلمین وجود و مسافت قریب کی کتاب نبوت مین ابو عبد اللہ سی منقول ہی یعقوب نی
یوسف سی کہا کہ ای یوسف آگاہ کر مجہکو تیری ساتہہ تیری بہائیون نی کیا سلوک کیا تہا کہا کہ ای پدر
بزرگوار مجہی اس سی معاف کیجیے یعقوب نی کہا کہ سوگند دیتا ہون تجہی کہ مجہی اسکی آگاہ کر تو یوسف نی کہا کہ
برادران مجہی بسر چاہ لائی اور کہا کہ پیراہن اپنی اوتار دو کہ ہم [illegible] یعقوب بمجرد سننی
اس سخن کی بیہوش ہو گئی وجب ہوش میں آئی پوچہا کہ پہر کیا کیا ساتہہ تمہاری برادران نی یوسف
نی کہا کہ التماس کرتا ہون کہ بحرمت ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق مجہی اسکی معاف کیجیے اسکی
یعقوب نی نہ پوچہا اور ایک خبر مین آیا ہی کہ یوسف نی کہا کہ سلوک بہائیون کا مجہسی نہ پوچہو بلکہ یہ
سوال کرو کہ خدا نی مجہسی کیا سلوک کیا یعقوب نی فرمایا کہ بیان کر یوسف نی کہا کہ قد احسن بی
اذ اخرجنی من السجن الخ اور لطائف [illegible] روایت کی ہی کہ حضرت یعقوب کی ایک سو
چہالیس برس کی عمر تہی جسوقت کہ مصر مین آئی تہی اور سترہ برس [illegible] یوسف کی [illegible] برس
زندہ رہی اور روایت ابن اسحاق سی معلوم ہوا کہ چوبیس برس [illegible] اور ہر گاہ وفات ہوئی [illegible]
پس زمین شام مین لیگئی اور بیت المقدس مین دفن کیا اور یوسف پہر مصر مین آئی اور ابی عبد اللہ
سی مروی ہی کہ یوسف بارہ برس کی تہی کہ بندہ دامین گرفتار ہوئی اور اٹہارہ برس [illegible] رہی اور
بعد باہر آنی زندان کی اسی برس جئی پس مجموع عمر اونکی ایکسو بیس برس کی ہوئی اور بعضی تفاسیر
مین لکہا ہی کہ ہر گاہ مرض موت یعقوب سی گذری یوسف نی خواب مین دیکہا کہ والد بزرگوار انکی
کہتی ہین کہ ای یوسف نہایت مشتاق ملاقات تیری کا ہون اس تین دن کی عرصہ مین [illegible]
[illegible] یوسف خواب سی بیدار ہوئی اور بہائیونکو بلا کر وصیت کی اور یہودا کو ولیعہد بنا کیا اور

[illegible] رب قد آتيتني من الملك [illegible] والحقني بالصالحين

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ذلك من أنباء الغيب

[illegible]

[illegible]

وكأين من آية في السموات والأرض يمرون عليها وهم عنها معرضون

اور بہت سی نشانیاں ہیں بیچ آسمانوں اور زمین کی کہ گذرتے ہیں اوپر اونکے اور وہ اونسے منہ پھیرنے والے ہیں [illegible]

وما يؤمن أكثرهم بالله إلا وهم مشركون ○ أفأمنوا

اور نہیں ایمان لاتے اکثر انکے ساتھ خدا کی مگر وہ لوگ شرک لانے والے ہیں آیا پس نڈر ہو گئے یہ کہ

أن تأتيهم غاشية من عذاب الله أو تأتيهم الساعة بغتة وهم

آوے انکو ڈھانپنے والا عذاب خدا سے یا آوے انکو قیامت ناگہاں اور وہ

لا يشعرون ○ قل هذه سبيلي أدعوا إلى الله على بصيرة

نہیں جانتے۔ کہہ تو اے محمد یہ ہے راہ میری کہ بلاتا ہوں طرف خدا کی اوپر بینائی کے

أنا ومن اتبعني وسبحان الله وما أنا من المشركين ○ وما أرسلنا

میں اور جو شخص کہ پیروی کرے میری اور پاک ہے خدا اور نہیں ہوں میں شرک لانے والوں [illegible]

من قبلك إلا رجالا نوحي إليهم من أهل القرى أفلم يسيروا في

[illegible] مگر مردوں کو کہ وحی بھیجتے تھے ہم طرف انکی اہل بستیوں سے آیا پس نہیں سیر کرتے بیچ

الأرض فينظروا كيف كان عاقبة الذين من قبلهم ولدار الآخرة

زمین کی پس دیکھیں کہ کیونکر ہوا انجام ان لوگوں کا کہ پہلے تھے انکے اور البتہ گھر آخرت

خير للذين اتقوا أفلا تعقلون ○ حتى إذا استيأس الرسل وظنوا

بہتر ہے واسطے ان لوگوں کے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں آیا پس نہیں سمجھتے [illegible]

أنهم قد كذبوا جاءهم نصرنا فنجي من نشاء ولا يرد بأسنا

تحقیق کہ وہ جھٹلائے گئے [illegible] مدد ہماری پس نجات دیا جاتا [illegible] اور نہیں پھیرا جاتا عذاب ہمارا

عن القوم المجرمين ○ لقد كان في قصصهم عبرة لأولي الألباب

گروہ گنہگاروں سے۔ تحقیق ہے بیچ قصہ انبیا کے عبرت واسطے صاحبان عقل کے

ما كان حديثا يفترى ولكن تصديق الذي بين يديه وتفصيل كل شيء وهدى

نہیں ہے قرآن سخن کہ وضع کیا جاوے ولیکن [illegible] اور تفصیل ہر چیز کی [illegible]

ورحمة لقوم يؤمنون ○ [illegible] قوله أنا ومن اتبعني [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آیاتها ۴۳ کلماتها سورة الرعد مکیة حروفها رکوعها ۶

بسم الله الرحمن الرحیم

الٓمّٓرٰ تلک آیات الکتاب والذی انزل الیک من ربک الحق

یہ نشانیاں ہیں کتاب کی [illegible]

ولکن اکثر الناس لا یؤمنون ○ الله الذی رفع السموات بغیر

اور لیکن اکثر لوگ نہیں ایمان لاتی ہیں — خدا ایسا ہی کہ بلند کیا آسمانوں کو بغیر

عمد ترونها ثم استوی علی العرش وسخر الشمس والقمر کل یجری

[illegible]

لاجل مسمی یدبر الامر یفصل الآیات لعلکم بلقاء ربکم

[illegible]

توقنون ○ وهو الذی مد الارض وجعل فیها رواسی و

[illegible]

انهارا ومن کل الثمرات جعل فیها زوجین اثنین یغشی

[illegible]

الیل النهار ان فی ذلک لآیات لقوم یتفکرون ○

[illegible]

وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ وَّجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ
اور بیچ زمین کی قطعے ہیں پاس پاس کہ پیوستہ ہیں اور باغات ہیں انگوروں کے اور کھیتیاں ہیں
وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَّاحِدٍ وَنُفَضِّلُ
اور درخت خرما چند شاخ ایک جڑ میں کئی شاخیں اور غیر اسکے سینچے جاتی ہیں ساتھ ایک پانی کے اور فضیلت دیتے ہیں ہم
بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ
بعضی اونکی کو اوپر بعضوں کی بیچ کھانے کی بدرستیکہ بیچ اسکی ہر آئینہ نشانیاں ہیں واسطے قوم عقل مندوں کے
وَإِن تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ
اور اگر تعجب کرتا ہی ای محمد تو پس لائق تعجب کے کہنا اونکی کہ آیا جس وقت کہ ہونگے ہم خاک آیا ہم البتہ بیچ پیدایش نوی ہونگے
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ
یہ وہ لوگ ہیں کہ نہ ایمان لائے ساتھ رب اپنے کی | اور وہ لوگ ان کی طوق ہیں بیچ گردنہای اونکی
وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ
اور یہ ملازمان آتش ہیں کہ وہ بیچ اسکی ہمیشہ رہینگے اور طلب جلد کرتے ہیں تجہ سی ای محمد
بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ وَإِنَّ رَبَّكَ
ساتھ عذاب کے قبل از عافیت کے اور حال آنکہ گذری قبل اونکی مثل ان عقوبتوں کی اور بدرستیکہ پروردگار تیرا
لَذُو مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ
ہر آئینہ صاحب مغفرت ہے واسطی لوگوں کی اوپر ظلم اونکی کے | اور بدرستیکہ پروردگار تیرا البتہ سخت عذاب کرنے والا ہے
وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ إِنَّمَا
اور ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے کیوں نہ نازل کی گئی اوپر محمد کی آیت جانب رب اسکی سے سوای اسکے نہیں ہی

أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝
تو نہیں ہی تو مگر ڈرانیوالا اور واسطے ہر قوم کے ہدایت کرنیوالا ہے

ابی ابن کعب سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہ فرمایا جو شخص کہ پڑھی سورہ رعد کو ثواب دیا جائے
بعدد ہر ابر کی کہ گذرے ہیں اور واقع ہوئی ہیں اور ہووےگی قیامت تک دس حسنہ اور
ہلنا ہوتے ہیں جو کا سبب عہد خدا کی اور جناب ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہی جو شخص کہ بہت
رعد کو کثرت سے پڑھی کبھی صاعقہ گرفتار نہوگا اور ہوگا جملہ مومنین کی اور داخل کیا جاوےگا بہشت میں
بدون حساب اور شفاعت کریگا اہلبیت کی اور برادران دینی کی قولہ تعالیٰ المر جناب ابو عبد اللہ علیہ السلام
سی مروی ہی کہ معنی المر کی انا اللہ اعلم واری کے ہیں اور بیچ الف اور لام میم کی سانہہ سبک
ہی اور میم سی یحیی و یمیت اور را سی اشارہ ہی رازق معنی پر قولہ تعالیٰ الاور ربدیو الاور روزی دی
ہوں قولہ تعالیٰ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا اسکی معنی میں دو قول ہیں ایک یہہ ہی کہ تم دیکھتے ہو ان آسمانوں کو
بدون ستون کی بنا بر اسکی ترونها کلام مستانف ہوگا کہ تعلق ما قبل سی نہیں رکھتا اور ضمیر اسکی راجع ہی سماوات
اور تقدیر اسکی سطر حسی ہی کی انتم ترونها اور دوسرے یہہ ہی کہ ترونها صفت عمد کی ہی اور
ضمیر ہی راجع طرف عمد کی جو حاصل معنی اسکی یہہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نی بلند کیا آسمان کو بی ستونوں کے
کہ دیکھو تم اونکو بلکہ حق تعالیٰ نی بلند کیا ہی آسمانکو ساتھ اون ستونوں کی کہ تم اونکو نہیں دیکھتی ہو اور
تفسیر مروی حضرت امام رضا علیہ السلام سے ہی اور صاحب مجمع البیان نی قول اول اصح لکھا ہے
ظاہر یہہ حدیث اونکو نہیں پہنچی ہی باینہہ کہ اسکو ضعیف سمجھتی ہیں اور جوامع الجوامع میں دونوں قول
نقل کیا ہی اور احد ہما کو دوسرے پر ترجیح نہیں دی ہی قولہ تعالیٰ رواسی مراد جبال ثابتات ترلم
انہار کا ہی اہند تعلیق جبال اور انہار تعلق احد کہ جبل ہی کیا تا اشارہ اس معنی پر ہو کہ ان

بعض الثقات یہ قولہ تعالیٰ زوجین اثنین یغشی اللیل النہار الخ یعنی سیاہ اور سفید اور
ترش اور شیرین اور تری اور خوشبو سے مالا کیا و من کل الثمرات متعلق جعل کا ہے
اور بتقدیر کلام سطر حسی ہی جعل فیہا من کل الثمرات زوجین اثنین اس
میں بحث تاکید زوجین کی ہی قولہ تعالیٰ لکل قوم ہاد شاہ عبد العزیز نے تحت اس آیہ کے
کی لکھا ہی کہ خبر متفق علیہ ابن عباس میں مروی ہوی ہی جناب نے صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ میں
منذر ہوں اور علی ہادی ہیں اور یہہ روایت ثعلبی کی لکھی اور سکو جیسا ان علماء میں اور غیر منتظم
اس ہی خلفا اور اصولا امامت جناب امیر علیہ السلام و رسنی امامت غیر ثابت نہیں ہوتی پس خبر کی
اسواسطی کہ ہادی ہونا کسی کا مستلزم امامت و ہکی کا نہیں ہوتا اور رسنی امامت غیر نہیں کرتا ہادی
اگر فقط ہدایت کرنا دلالت امامت پر رکہتا ہو امامت مصطلحہ اہل سنت کے معنی میں ہو لی جن
کی ہی ہو گی اور یہہ غیر محل نزاع ہی انتہی کلامہ جواب اسکا اولا یہہ ہی کہ فقط ثعلبی اس روایت میں منفرد
نہیں ہی کہ ناصح اوسکی ہی عامی شاہ صاحب ثابت ہو بلکہ شواہد التنزیل میں ابی دو اولی ہی مروی
ہی کہ ابو برزہ [illegible] رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے آب وضو طلب کیا اور ہر گاہ کہ وضو سی فارغ ہوے ہاتھ علی کا
لیا اپنے سینہ پر رکہا اور فرمایا کہ انما انا منذر بعد اسکی سینہ علی پر رکہکر فرمایا و لکل قوم ہاد
بعد جناب نے فرمایا کہ گواہی دیتا ہوں کہ تو ایسا ہی ہی اور حافظ ابو نعیم اصفہانی کہ مشاہیر
محدثان اہل سنت سے ہی کتاب ما نزل من القرآن فی علی میں بسند ابن عباس سی
ہی کہ ہر گاہ یہہ آیہ نازل ہوی دست مبارک اپنا دوش امیر المومنین علیہ السلام پر رکہا اور فرمایا
کہ ای علی تو ہادی ہی اور ساتھہ تیری ہدایت پاوینگی ہدایت پانی والی بعد میری پس شاہ صاحب نے
کہ روایت ثعلبی کو مقبول نکیا حافظ ابو نعیم وغیرہ نی کہ اس آیہ کو علی کی شان میں نقل کیا ہی

سوی قبول کرنی کی کیا چارہ ہی اور ثانیا یہہ ہی کہ مقبول ہونا ثعلبی کا کتب اہل سنت کے
ضمن و اقوال شاہ صاحب کے درمیان آیہ انما ولیکم الخ کی کنسج العنکبوت
درست کے [illegible] نہیں ہی تکرار نہیں ہوتا فلیرجع الیہ اور قول اونکا
ہادی ہونا کسی کا مستلزم امامت نہیں مسلم ہی لیکن اوس مقام میں کہ جہاں حضرت ہو اور
ما لخلفہ من انما حصر کا موجود ہی چنانچہ مطول میں ثانی اقسام حصر میں مکتوب ہی
پس مقصود یہ ہیں سوای امامت کے اور معنی مراد نہیں ہو سکتی مخصوصا نظر روایت حافظ ابو نعیم کہ
لکھا ہی کہ بسبب تیری ہدایت پاوینگی ہدایت پانی والی بعد میری اسواسطی کہ قید بعدیت سی معلوم ہوتا ہے
کہ مراد ہدایت سی امامت ہے اور بنابر کہنی شاہ صاحب کے لازم آتا ہی کہ منذر ہونا بہی کسی کا مستلزم نبوت
نہو پس جو جواب کہ اہل سنت اسکا دین کی پس وہی جواب ہماری طرف سے ہی اور بقیہ و اقوال شاہ صاحب کے
علاحدہ ایک رسالہ میں مذکور ہوی میں ثانیا مطول کی اس مقام میں کہ مروی ہیں احادیث اہل بیت کے
مذکور ہوتی ہیں چنانچہ علی بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ المنذر رسول اللہ
والہادی امیر المومنین علیہ السلام بعدہ الائمہ صلوات اللہ علیہم اجمعین [illegible] یہہ تحمل حق تعالیٰ کا ہی و
و لکل ہاد ای کل زمان ہاد و بعد اسکی علی بن ابراہیم نی کہا ہی کہ یہہ آیہ کریمہ رد کرتی ہی قول
اوس جماعت کو کہ کہتی ہیں کہ ہر عصر میں وجود امام مفترض الطاعت لازم نہیں ہے کو کہ کہتا ہی حدیث
اہل خلاف بسبب تخلف کی سفینہ اہل بیت سے اس معنی کو کب مسلم رکہیں گی لیکن باضمیمہ اس حدیث کے
کہ متفق علیہ فریقین ہی من لم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ مرغم
الف مخالفین ہو گی اور قطع نظر اس سی کل قوم سی معلوم ہوتا کہ تا قیام قیامت ہر قوم
کی واسطی ہادی چاہیی اور اگر اہل خلاف کل قوم سی وہ مراد لیں کہ جو زمان رسول اللہ میں تہی

جواب مین کہین کی تم کہ روایت حافظ ابو نعیم کی کہ جسمین قید بعدیت کی ہی تا فصل سکی ہوتی

ہی گا لا یخفی علی المنذرین اور بعد سکی سکی علی ابن ابراہیم نی لکہا ہی کہ یہہ حدیث دلالت

رکہتی ہی اس بات کہ زمین جمیع الکسی سکام مین حجت خدا سی خالی نہین ہی حسطرحسی جناب امیر صلوات

علیہ و آلہ نی فرمایا ہی کہ زمین خالی حجت اللہ سی نہین ہی خواہ ظاہر و مشہور یا پوشیدہ و مستور اور

علی ابن ابراہیم نی کہا ہی کہ لفظ ہدی کی کتاب خدا مین بمعنی مستعمل ہوی ہی اور جملہ ان معانی کی ائمہ

علیہم السلام مین چنانچہ حق تعالی نی فرمایا ہی ولکل ہاد یعنی واسطی ہر قوم کی ہر وقت مین امام

کہ ظاہر کرنی والا حق کا ہو اور تفسیر عیاشی مین حضرت امام محمد باقر سی مروی ہی

کہ انحضرت نی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ منذرین مین اور علی علیہ السلام

ہادی ہین واسطی اوس قرن کی کہ جس مین وہ ہین اور اس بات مین احادیث بسیار

وارد ہوی ہین اگر تمامہ مذکور ہون طول ہو جاتا ہی لہذا بطریق انموذج کی ذکر کیا

اَللّٰہُ یَعۡلَمُ مَا تَحۡمِلُ کُلُّ اُنۡثٰی وَ مَا تَغِیۡضُ الۡاَرۡحَامُ وَ مَا تَزۡدَادُ ؕ وَ

خدا جانتا ہی | اوس چیز کو کہ اوٹہاتی ہی ہر عورت اور اوس کو کہ نقصان کرتی ہین رحم اور اوس کو کہ زیادہ کرتی ہین

کُلُّ شَیۡءٍ عِنۡدَہٗ بِمِقۡدَارٍ ۝ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّہَادَۃِ الۡکَبِیۡرُ الۡمُتَعَالِ

تمام چیزین نزدیک اوسکی ایک قدر سی جاننی والا غیب کا ہی اور ظاہر کا بزرگ ہی بلند ہی رتبے اوسکے

سَوَآءٌ مِّنۡکُمۡ مَّنۡ اَسَرَّ الۡقَوۡلَ وَ مَنۡ جَہَرَ بِہٖ وَ مَنۡ ہُوَ مُسۡتَخۡفٍۭ

برابر ہی علم تمسی وہ شخص چہپاوی گفتگو کو اور جو شخص کہ ظاہر کری اوسکو اور جو شخص کہ چہپا ہوا ہو

بِالَّیۡلِ وَ سَارِبٌۢ بِالنَّہَارِ ۝ لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡہِ وَ

بیچ رات کے اور ظاہر ہونیوالا ہو بیچ دن کی واسطی اوسکی فرشتی ہین کہ پیچہی آتی ہین آگی اوسکی اور

مِنۡ خَلۡفِہٖ یَحۡفَظُوۡنَہٗ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی

اور پیچہی سی نگاہ رکہتی ہین اوسکو سبب فرمان خدا کی بدرستیکہ خدا نہین تغیر دیتا ہی اوس چیز کو کہ ساتھ کسی قوم کی ہی

یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ ؕ وَ اِذَاۤ اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوۡمٍ سُوۡٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَہٗ ۚ وَ مَا

جب تک وہ اوس چیز کو کہ بیچ نفسوں اونکی کی ہی تغیر نہ دیوین اور جب ارادہ کرتا ہی خدا ساتھ کسی قوم کی برائی کا پس نہین پہرنا واسطی اوسکی اور نہین

لَہُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖ مِنۡ وَّالٍ ۝ ہُوَ الَّذِیۡ یُرِیۡکُمُ الۡبَرۡقَ خَوۡفًا وَّ طَمَعًا

واسطی اونکی سوای خدا کی کوئی متولی کار وہ خدا ایسا ہے کہ دکہلاتا ہی تمکو برق واسطی خوف اور طمع کے

وَّ یُنۡشِیُٔ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۚ وَ یُسَبِّحُ الرَّعۡدُ بِحَمۡدِہٖ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ مِنۡ

اور پیدا کرتا ہی بادل بہت بوجہ والی سی اور تسبیح کرتا ہی رعد ساتھ شکر اوسکی کی اور فرشتی بہی

خِیۡفَتِہٖ ۚ وَ یُرۡسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیۡبُ بِہَا مَنۡ یَّشَآءُ وَ ہُمۡ

خوف اوسکی سی اور بہیجتا ہی صاعقہ کو پس پہنچاتا ہی اوسکو جس شخص پر کہ چاہتا ہی اور وہ

یُجَادِلُوۡنَ فِی اللّٰہِ ۚ وَ ہُوَ شَدِیۡدُ الۡمِحَالِ ۝ لَہٗ دَعۡوَۃُ الۡحَقِّ ؕ وَ الَّذِیۡنَ

جدال کرتی ہین بیچ حق خدا کی اور وہ نہایت قوی ہی عذاب کرنی مین واسطی اوسکی ہی دعا حق کی اور وہ لوگ کہ

یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖ لَا یَسۡتَجِیۡبُوۡنَ لَہُمۡ بِشَیۡءٍ اِلَّا کَبَاسِطِ کَفَّیۡہِ

بلاتی ہین سوای اوس کی اونکو نہین جواب دیتی وہ واسطی اونکی کسی چیز سی مگر مانند پہیلانیوالی دونوں کفوں اپنی

اِلَی الۡمَآءِ لِیَبۡلُغَ فَاہُ وَ مَا ہُوَ بِبَالِغِہٖ ؕ وَ مَا دُعَآءُ الۡکٰفِرِیۡنَ

طرف پانی کی کہ وہ پہنچی منہہ اوسکی مین اور نہین وہ پہنچنیوالا اوسکو اور نہین ہی بلانا کافرون کا

اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ ۝ وَ لِلّٰہِ یَسۡجُدُ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ طَوۡعًا

مگر بیچ گمراہی کی | اور واسطی خدا کی سجدہ کرتی ہی جو جو بیچ آسمانوں اور زمین کی ہین خوشی سی

وَكَرْهًا وَظِلَالُهُم بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ

اور کرتے ہیں اور سجدہ کرتی ہیں سایہ انکے تابعیت اونکی ساتھ صبح کی اور مابین عصر اور مغرب کے
قوله اللّٰه يعلم ما تحمل كل انثى ما تحمل کی ہی مصدری ہی بنابراینکی معنی اس آیہ کی یہہ ہیں کہ
خدا جانتا ہی حمل کل زنان کو اور ممکن ہی کہ ما بمعنی الذی کی ہو یا یہ معنی کہ خدا جانتا اوس چیز کو
کہ حاملہ ہوتی ہی اوس سی عورت کو اور امانت سی قوله وما تغيض الارحام الخ ممکن ہی کہ ما
آیہ میں بھی مصدریہ ہو یا معنی کہ اللہ یعلم غیض الارحام اور یا ما بمعنی خدا تعالی جانتا ہی کم اور زیادہ
ہونی ارحام کو یعنی کمی اور زیادتی اوس چیز کو کہ جو رحم میں ہی اور ممکن ہی ما بمعنی الذی کی ہو یا معنی کہ
خدا تعالی جانتا ہی اوس چیز کو کہ کم کرتی ہیں رحم اور زیادتی کرتی ہیں تو معنی ہی اور تفسیر قمی
امام صادقین علیہم السلام سی ہی اور بعد اسکی فرمایا حضرت نے پس گاہ کہ دیکھی عورت خون حیض کو ایام حمل میں
پس زیادہ ہوجاتی ہیں ایام حمل کی بعدد اوس ایام کی کہ جسمیں خون حیض دیکھا ہی و محمد ابن مسلم سی مروی
ہی کہ کہا اوسنی کہ سوال کیا میں نی ابو عبد اللہ علیہ السلام سی قول حق تعالی کا وما تغيض الارحام
پس فرمایا کہ مراد اوس سی یہہ ہی کہ خدا تعالی جانتا ہی اوس رحم کو کہ جو بار ور نہیں ہوتا ہی اور مراد وما
تزداد سی یہہ ہی کہ حق تعالی جانتا ہی اوس رحم کو کہ زیادہ اوکھڑ رہتا ہی اور نہی اسکو جانتا ہی
کہ بسیار دختر ہی قوله وسارب بالنهار سارب معطوف ہی اوپر مستخف بالليل کی اور محتمل ہی کہ
عطف من پر ہو وہی سواء منكم سارب بالنهار یعنی مساوی ہیں مخفی و ملتجی
وہ چیز کہ ظاہر پر روشنی اور علی ابن ابراہیم نی لکھا ہی کہ مراد مستخف بالليل وہ شخص ہی کہ پوشیدہ ہوا
گھر میں اور سارب بالنهار سی وہ شخص ہی کہ جو زمین میں چلتا پھرتا ہی اسکی گفتار سی یعنی زمین
کی جاتا ہی دستور اللغت میں تصریح اس معنی کی واسطی سارب کی ہوئی ہی قوله له معقبات

من بين الخ له کی مرجع میں اختلاف ہوا ہی بعضی کہتی ہیں کہ ضمیر اسکی من اسر القول
ومن جهر به کی طرف پھرتی ہی اور بعضوں نی کہا ہی کہ طرف اسم اللہ کی کہ وہ عالم الغيب والشهادة
ہی اور بعضوں نی کہا ہی کہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ انما انت منذر کی سیاق سی مستفاد
ہوتا ہی اور اسطرحسی اختلاف ہی من امر الله میں بعضی کہتی ہیں کہ تقدیر اسکی من اجل امر الله
ہی یعنی وی حفظ نگاہ میں رکھتی ہیں جماعت مذکورہ کو واسطی امر کی حق تعالی کی انکو نگاہ میں رکھو اور
بعضوں نی کہا ہی کہ تقدیر اسکی امر اللہ ہی یعنی من بمعنی باکی ہی اور نگاہ رکھنا معقبات کا ہی
امر الہی سی اوس شخص کی لہذا یہہ معنی منافات رکھتی ہیں ساتھ معنی من حیث یہ کی آیہ اسطرحسی نازل
ہوئی ہی کہ حفظ شدائد نازلہ سی کسی کو ممکن نہیں ہی لہذا احادیث اہلبیت علیہم السلام میں وارد ہوا
کہ یہہ آیہ جسطرحسی مشہور ہی نازل نہیں ہوئی ہی سو واسطی کہ روایت ہی کہ ایک شخص نی اس آیہ کو
موافق مشہور کی روبرو حضرت صادق علیہ السلام کی قرات کیا حضرت نے فرمایا کیف
يحفظ الشيء من امر الله وكيف يكون المعقب من بين يديه یعنی کیونکر ہو سکتا ہی
کہ نگاہ میں رکھی جاوی کوئی چیز حکم خدا سی اور کیونکر ہو سکتا ہی معقب آگی سی پس کہا اوسنی کہ ابن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ کسطرحسی ہی یہہ آیہ فرمایا حضرت نے کہ اسطرحسی نازل ہوئی ہی یہہ آیہ له
معقبات من خلفه ورقيب من بين يديه يحفظونه بامر الله یعنی موکل واسطی
اوس شخص کی آنی والی ہیں پس سر اوسکی سی اور ایک موکل ہی آگی اوسکی سی کہ نگاہ میں رکھتی ہیں اوسکو
حوادث اور شدائد سی ساتھ حکم حق تعالی کی اور تفسیر عیاشی میں حضرت صادق علیہ السلام سی روایت
ہی اور حضرت نے شک کرنی کو منع کیا تلاوت کرنی اس آیہ کی موافق مشہور کی اور فرمایا کہ
کیونکر ہو سکتا ہی کہ معقبات من خلفه ہو اور حق تعالی نی اسکو نازل کیا ہی اسطرحسی له معقبات ورقيب

مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمُعَقِّبَاتٌ مِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ بِأَمْرِ اللّٰهِ اور یہ عکس حدیث سابق
ہی اور تفسیر علی ابراہیم سے معلوم ہوتا ہی کہ مطابق روایت ابی الجارود کی کہ ابی جعفر علیہ السلام
سی کہ یہ آیہ جو اوپر مشہور ہی لیکن معنی اسکی یہی ہین حضرت نے فرمایا کہ وہ مین کہتی ہین اپنی کو
بسبب حکم خدا کی اس امر سی کہ وہ گری کوئین مین یا یہ کہ گری اوسپر کوئی دیوار یا یہ کہ پہونچی اسکو
کوئی بلا او سوقت تک کہ پہونچا شدا آمد اور بلا کا کہ بقضا و قدر الہی مقدر ہوا ہی برابر ہو
محافظ ہیں اور رہتی ہین اور وہ حفظہ چار فرشتی ہین دو فرشتی شب کو محافظت کرتی ہین اور
دو دنکو اور پیوستہ عقب اوس شخص مین رہتی ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ اس آیہ مین ایک
موضع مین کہ وہ من امر اللہ ہی تغیر اور تحریف واقع ہوئی ہی قولہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ
مَا بِقَوْمٍ تفسیر عیاشی مین حضرت صادق سی مروی ہی کہ انحضرت نی فرمایا کہ پدر بزرگوار
میرے فرماتی تھی مقرر ہی کہ حق سبحانہ تعالی نی بحکم حتمی فرمایا ہی کہ جو نعمت کہ ہمنی اپنی بندہ کو
دی ہی سلب اوس نعمت کا اوس شخص سے نہین کرتا مین تا اینکہ وہ بندہ کسی معاصی مین مشغول ہو کہ بوسیلہ او
لائق سلب نعمت کا ہوا اور بعد اسکی حضرت نے فرمایا کہ یہی معنی قول حق تعالی کی کہ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ اور قرب الاسناد مین حضرت امام رضا علیہ السلام
مروی ہی کہ قدریہ ساتھ اس آیہ کی استدلال کرتی ہین کہ بندہ افعال اپنی مین مستقل ہی حالانکہ
اسطرح نہین ہی اسواسطی کہ حق تعالی بعد اس آیہ کی فرماتا ہی وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْءًا
مترجم کہتا ہی کہ بعضی خبرون سی معلوم ہوتا ہی کہ نہین تغیر دیتا ہی حق تعالی کسی حال کو یہانتک
کہ تغیر دی وہ قوم اوس خیر کو کہ جو بیچ نفسہا اونکی ہی جیسا کہ خلاصة المنہج مین ایک خبر
وارد ہوئی ہی کہ وہ دلالت اسپر کرتی ہی اور وہ خبر یہ ہی کہ جسوقت تحریم خمر ہوئی کہ

ہو کہ ہوئی جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کو دمین کو چہپائی کہ یہ حکایت ہی ایک جوان انصار کو
دیکھا کہ آتا ہی سر پر ایک جھنڈا رکہی ہوئی سرکا وہ جناب صلی اللہ علیہ وآلہ کو اون نی دیکہا
متغیر ہوا اور ڈرا اور دل مین دونون تن کی حیلہ خلاص کی کہ اگر وہ پوشیدہ ہی سرکی کرتی باردیگر
معصیت کو عمل مین لاونگا مین ساتہ اور لرزان تنہا تنہا اینکہ وہ شخص مقابل ہوا اور سلام کیا جناب
نبی نی پوچھا تیری سر پر کیا ہی اوس نی دہشت خوف کہا کہ سرکہ ہی جناب نے فرمایا کہ لاؤ
گردن مین تا خوف کام اور دہشت لرزان اوسکو سرسی اوتارا اور تہوڑا سا دست مبارک مین لیا
اور حضرت نے اوسی چکہا کہ وہ سرکہ پاکیزہ تہا وہ شخص متعجب کیا اور عرض کی وہی کہ یا رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ قسم ہی وس خدا کی کہ تجہی بحق خلق بہیجا ہی کہ یہ معنی شراب ہی یہ مین نی اسکو جناب
نی فرمایا کہ درست ہی لیکن جسوقت کہ تو نی مجہی دیکہا اور تو نی توبہ نصوح کیا اور اپنی خدا سی عہد کیا
کہ اگر مجہی تو رسوا نکری تو اوسکی خطا کرونگا حق تعالی نی بعوض نیت تیری شراب کو سرکہ کیا اوسکی بعد
حضرت نے اس آیہ کو تلاوت فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ الخ قولہ وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ
الآیہ ثقال جمع ثقیلہ کی ہی اور وجہ صفت الٰہی ثقال کی سحاب کے یہ ہی کہ سحاب اسم جنس ہی
بمعنی جمع کی قولہ خَوْفًا وَطَمَعًا یعنی واسطی ڈرانے ایک جماعت کے نزول صاعقہ سی کہ برق
کی ساتہ ہوا اور واسطی طمع ایک دوسری گروہ کی نزول باران سی کہ بسبب اوسکی خلاصی قحط سی پائی مین
اسکی خوفا و طمعا مفعول لہ پر حکم کا ہی اور فاعل مفعول لہ اور فاعل فعل مفعول لہ ایک ہی کہ وہ
حق سبحانہ تعالی ہی اور اگر خوفا و طمعا کو حال خود کہین تقدیر مضاف قائل ہوا جائے یا
تقدیر ارادہ خوف اور طمع یعنی دکھلاتا ہی خدا اونکو برق واسطی ارادہ کرنی خدا کی ڈرانی
ایک جماعت کو اور طمع مین ڈالنا جماعت دیگر کا اور بعضون نی جابر الصادقین وغیرہ

خوف مسافرون کو اور امید ہی ابران ہی اور طمع ہی طمع مقیم کو ان بارانی سی کہ ہی نمو زراعت اور اشجار کی قولہ
وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ اور تسبیح کرتا ہی رعد سبحان اللہ والحمد للہ ہی ورعلی بن ابراہیم
نی لکہا ہی کہ رعد ایک فرشتے ہی کہ ابر کو لیجاتا ہی اور روایت ابن عباس سی معلوم ہوتا ہی کہ ہم
رعد تازیانہ ہای آتشین ہین کہ جنسے وہ ملک لیجاتا ہی ابر کو بنابر فرشتہ ہونی رعد کی معنی تسبیح
کی بی تکلف ہوتی ہین اور دوسری تقدیر پر معنی عدی واز فرشتہ ہو تکلف اور تاویل لازم آتی ہی
تاویل اسکی یہ ہی یُسَبِّحُ سَامِعُو الرَّعْدِ یعنی تسبیح کرتی ہین سننی والی رعد کی درحالیکہ ملتبس
حمد ہین اور ایک روایت مین آیا ہی جسوقت کہ پیغمبر خدا آواز رعد سنتی تہی تو فرماتی تہی سُبْحَانَ
اللّٰهِ مَنْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ قولہ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ احادیث اہل بیت علیہم السلام
مین صاعقہ الورود ہی جو شخص کہ ذاکر ہو صاعقہ اوسکو نہین پہونچتا ہی برید عجلی کہتا ہی کہ ایک بار
حضرت صادق علیہ السلام سی سوال کیا مین کہ ذاکر کون ہی فرمایا کہ جو شخص سو آیتین
قرآن تلاوت کری اور دوسری حدیث مین وارد ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا
جو کوئی کہ نوافل مین سورہ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ تلاوت کری نہین پہونچتا اوسکو زلزلہ اور صاعقہ
اور نہین مرتا ہی بسبب آفتی آفات دنیوی سی قولہ شَدِيْدُ الْمِحَالِ مروی ہی کہ جناب
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی ایک جماعت کو نزدیک ایک شخص کی کہ معاندان مشرکان عرب سی
بہیجا تا با سلام اوسکو دعوت کرین ہرگاہ کہ اوسکو دعوت کیا کہا اوسنی کہو تم کہ خدای محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وآلہ کس جنس سی ہی مروارید ہی یا یاقوت سی یا طلا سی یا نقرہ سی کہا اونہون نی کہ خدا کی
ولی مانند نہی کسی کو سزاوار نہین ہی کہ اللہ کو تشبیہ کسی چیز سی کری پہر وہ جماعت دیگر سوال کی
آئی اور آگاہ کیا گفتار اوسکی سی جناب نبی نی فرمایا کہ بار دیگر اوسکو دعوت کرو اس مرتبہ

بہی اوسنی کہا تہا وہ خشکی خدای محمد کو جب الگ بہیجتی تہی ہم اوسکو قبول دعوت نکرین گی اس گفتار کو بی
موقف عرض مین پہونچایا حضرت نی فرمایا کہ بار سوم پہر اوسکو دعوت کرو تا جنسی الی ... اوسنی کلام
اس مرتبہ بہی اوسنی ... کی فی المحال سحاب قہر الہی سی صاعقہ ظاہر ہوا اور اوسکو جلایا اور یہ آیہ
نازل ہوئی اور معنی محال کی مجمع البحرین شدید العقوبات و نکال لکہی ہین اور بعضون نی لکہی
محال مشتق محاحلہ سی ہی یعنی مکاید اعدا کی عوض مین اونپر ہین مکر کل ... جسوقت ... اور
کید مین اوسکو لاوی قولہ لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ مراد دعوت حق سی دعوت مجابہ ہی یعنی ... کہ جو
اوسکو دعا کرین اجابت کرتا ہی اگر مصلحت جانتا ہی اور ... اسکی ما بعد ہی وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ
یا مراد دعا حق سی ہی دعا ہی سزاوار ہی کہ اوسطرح عبادت کیا جای اور بعضون نی کہا ہی کہ
حق سی مراد حق تعالی ہی اور دعوت دعا کہ طرف اوسکی ہی یعنی دعای حق ہی قولہ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
اور ممکن ہی کہ مراد الذین سی اصنام ہون تقدیر الاصنام الذین یدعوہم المشرکون
یعنی ایسی اصنام کہ بلاتی ہین اونکو مشرک ... حذف کیا گیا راجع کہ وہ ضمیر ہم کی ہی اور تقدیر
اسکی اسطرح سی ہی المشرکون الذین یدعون الاصنام ... کیا گیا مفعول یعنی
اصنام واسطی دلالت کرنی مِنْ دُوْنِهٖ کی اوپر اسی مفعول کی قولہ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ جمع اصیل کی
اور وہ مابین عصر و مغرب ہی اور تخصیص اون دونو وقتون سی اس جہت سی ہی کہ ظلال انکا
وقتون مین بزرگ ہوتا ہی علی بن ابراہیم نی امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ اہل
سموات وہ لوگ کہ جو بغیر کراہت سجدہ کرتی ہین ملائکہ ہین اور وہ لوگ کہ جو زمین پر ہین رغبت سجدہ
کرتی ہین وہ مومن ہین کہ جو اسلام مین پیدا ہوئی اور کامل ہین اور وہ لوگ کہ بسبب کراہت کرتی ہین
وہ جماعت ہین کہ بجبر انکو باحاطہ اسلام لائی ہون اور وہ لوگ کہ سجدہ نہین کرتی ہین ... کفار

اور مشرکین کی ہین کہ سایہ انکی خدای تعالی کو سجدہ کرتی ہین صبح کو اور عشا کو اور محتمل
ہی کہ مراد اس عبارت سے یہہ ہو کہ کافر کہ دل سے حق تعالی کو سجدہ نہین کرتی ہین ظلال انکی
سجدہ کرتی ہین اور مراد ظلال سے ابدان انکی ہین کہ وقت نزول مصائب اور حوادث
کی سجدہ خدای تعالی کرتی ہین اور ہر گاہ کہ ابدان تابع ارواح ہین جس طرح سی ظل
تابع ذی ظل ہی ممکن ہی کہ ظل سی مراد ابدان ہون اور ابن انباری نی کہا ہی ور
نہین کہ حق تعالی ظلال کو اس قدر عقل اور ادراک عطا کری سجدہ رب اپنے کا کری اور
محتمل ہی کہ مراد سجود سی انقیاد ہو مجازاً یا بہ این معنی اگرچہ کفار فرمان بردار اوامر الٰہی کے
نہین ہین لیکن ظلال انکی منقاد امر الٰہی ہین کہ طول اور قصر مین اطاعت حسب اصطلاح کرتی ہین

قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ
کہہ تو اے محمد کون ہی پیدا کرنے والا آسمانون اور زمین کا کہہ اللہ ہی تو خدا ہی حق پیدا کرنے والا ہی کہہ تو اے محمد آیا پس لیتی ہو تم
مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا
ورای خدا کے دوستان کہ نہین مالک ہین واسطے نفسون اپنی کی نفع اور نہ ضرر کے
قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِى
کہہ تو اے محمد کہ آیا برابر ہو سکتی ہین اندھے اور بینا آیا برابر ہو سکتے ہین
الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ
اندھیری اور روشنی آیا کر دئے ہین انہون نے واسطے خدا کے شریک کہ پیدا کیا انہون نے مثل خلق اوس کی پس مشتبہ ہو
الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ
خلق اوپر انکے کہہ تو اے محمد کہ خدا خالق تمام شی کا ہی اور وہ یگانہ غالب ہی

رعد

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ
اتارا اوس نے آسمان سے پانی پس بہہ نکلے ندیان ساتھ اندازہ اپنی کی پس اوٹھا لیا
السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِى النَّارِ ابْتِغَآءَ
سیل کف بلند کو اور بیچ اوس چیز کی کہ جلاتی ہین لوگ اوسکو بیچ آگ کی واسطے
حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ
زیور کی یا واسطی اور اسباب ظروف وغیرہ کی کف ہی مثل اوسکے اسی طرح بیان کرتا ہی خدا حق کو
وَالْبَاطِلَ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ
اور باطل کو پس لیکن کف پس جاتا رہتا ہی اور لیکن جو چیز نفع دیتی
النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِى الْاَرْضِ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ
لوگون کو پس رہ جاتا ہی بیچ زمین کے اسی طرح بیان کرتا ہی خدا
الْاَمْثَالَ لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى وَالَّذِيْنَ لَمْ
مثل کو واسطی اون لوگون کی کہ قبول کیا انہون نے حکم رب اپنی کا بہتری ہی اور وہ لوگ کہ نہین
يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ
قبول کیا انہون نے حکم اوسکا اگر ہووی واسطے انکے جو چیز کہ بیچ زمین کی ہی سب اور مانند اوسکی ساتھ اوسکی ہو
لَافْتَدَوْا بِهٖ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ
البتہ فدیہ دیں ساتھ اوسکی یہ لوگ واسطی انکی ہی بدی حساب کے اور جای بازگشت انکی جہنم ہی اور بد جگہہ ہی جہنم

قوله تعالى اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ ام منقطعہ ہی بمعنی بل اجعلوا اور ہمزہ انکار ہی یعنی بلکہ نہین
کر دیا ان مشرکون نی واسطی خدا تعالی کی شرکا کہ یہہ صفت رکھتی ہون قوله تعالى قُلِ اللّٰهُ خَالِق

نصف

مخفی نرہی کہ مجبرہ وغیرہ اہم اللہ عموم اس آیہ سی استدلال کرتی ہین کہ افعال عباد مخلوق خدا تعالی ہین جواب
اسکا یہی کہ ہر کلام ایہہ آیہ بعموم باقی نہیں بلکہ مخصوص ہی کہ وہ عبادت کہ مشرکین اصنام کی کرتی ہین یہی مخلوق خدا
ہو سکتی ہی اسواسطی کہ اس ہنگام [illegible] مشرکین ہی کی حق تعالی [illegible] بت کہ جنہین خدا یا تونی عبادت
اصنام ہم مین خلق کی ہی [illegible] اور [illegible] ہوکر کہا ہی بنابراسکی فاعل اس آیہ کا کہ توبیخ مشرکین
ہی باطل ہی پس اول کل شی سی مخصوص آسمان زمین حیوانات و نباتات و جمادات و اصناف خلق جواہر
اور اعراض سی ہو کا سوا حرکات و افعال عباد کی اور معتزلہ نی اس آیہ کریمہ سی استدلال عدم صفات
الہی پر کرتی ہین اسطرح سی کہ اگر صفات خدای تعالی زائد بر ذات ہون محتاج خالق اور موجد کے
کی ہونگی اور خالق او نکا سوای حق تعالی کی اور کوئی نہیں ہو سکتا ہی بسبب عموم اس آیہ کی سو علی کہ
صفات خدا بھی ازلی نہین ہین ہیں اور اگر خدا تعالی خالق او نکا ہو تسلسل لازم آتا ہی اس واسطی کہ ہو
وجود اور حیات اور علم اور قدرت اور ارادہ کی ایجاد کسی چیز کا احاطہ امکان سی باہر ہی جواب
مذہب امامیہ کا یہی ہی کہ صفات الہیہ عین ذات ہین اور ممکن ہی کہ مراد عموم خالق کل شی سی یہہ ہو کہ
خالق کل شی کا ہی بواسطہ یا بی واسطہ پس صورت میں اعتراض خلق افعال بند کا نکی اور [illegible] ہونا
لازم نہ آویگا قولہ تعالی اودیۃ آہ اودیہ جمع وادی ہی اور وادی اصل لغت مین جای پست کو
کہتی ہین کہ جس مین کثرت سی پانی بہی اس آیہ مین مضاف محذوف ہی اہی فسالت میاہ الاودیہ
ای جاری ہوی پانی نہرونکی بمقدار اپنی کمی اور زیادتی مین یا اوس قدر کہ حق جانتا ہی کہ نافع ہی
قولہ تعالی زبد مثلہ آہ یعنی طلا اور نقرہ اور مس اور فولاد وغیرہ کہ آگ اوسپر جلاتی ہین
بواسطہ بنانی زیور و آلات حرب وغیرہ کی ایک کف اوسکی میل بالا کف آب کی پیدا ہوتی بنابر
اسکی کلمہ من کہ ما یوقدون مین ہی واسطی ابتدای غایت کی [illegible] صورتمین معنی تبعیض [illegible]

ہوتا ہی چنانچہ جمع الجوامع مین تصریح اسکی واقع ہوی ہی اور ممکن ہی کہ من اسکی واسطی تبعیض کے
ہو یعنی پارہ اوس [illegible] کہ آگ اوسپر جلاتی ہین بواسطہ زیور یا ظروف یا آلات جنگ وغیرہ کے
ایک کف ہی مانند کف سیل کی قولہ تعالی الحق والباطل الآیہ یعنی اسطرح بیان کرتا ہی حق تعالی مثل
کو واسطی حق اور باطل کی محصل اسکا یہہ ہی کہ حق کو نفع پہنچاتی ہین اور ثابت رہتی ہین تمثیل سی آب
صاف اور طلا اور نقرہ خالص سی کہ لوگ اوس سی منتفع ہوتی ہین اور مدت مدید باقی رہتا ہے
اور [illegible] اور شہادت لاطائل کو تمثیل دیتا ہی ساتھ کف آب کی اور مثل فلزات سی کہ لوگ اوسکی
منتفع نہیں ہوتی ہین اور زمانہ مدت کثیر اوسکی واسطی ہی قولہ تعالی فیمکث فی الارض [illegible] علی بن
ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نی تفسیر [illegible] مین اس مثال کی [illegible] کہا ہی یعنی خدا تعالی نی حق کو مثال
جبرئیل بھیجا پس لیا اوس حق کو قلوب مردم نی ساتھ خواہشون اپنی کی صاحبان یقین نی اپنی قدر
یقین اپنی کی اور صاحبان شک نی بقدر شک اپنی کی پس اوٹھا لیا [illegible] اور خواہش مردمان نی
بطلان کثیر کو اور زوائد کو کہ وہ [illegible] مراد آب صافی سی حق ہی اور مراد وادیہ سی قلوب مردم میں کہ
محل رای اور اعتقاد ہی اور مراد سیل سی ہوا اور خواہش ہی کہ لوگونکو [illegible] اوس میں [illegible]
مراد زبد او خبث سی [illegible] باطل ہی اور متاع حلیہ سی مراد حق ہی یعنی جس شخص نی کہ دار دنیا میں حق
اور خبث کو لیا نفع اوس نی نہیں پایا ہی اسی طرح سی صاحب باطل روز قیامت [illegible] نفع پاتا ہی حق
قولہ تعالی للذین استجابوا معنی اس آیہ مین دو احتمال ہین ایک یہہ ہی کہ للذین متعلق بضرب اللہ
الامثال کا ہو اس صورت [illegible] حسنی صفت مفعول مطلق محذوف کی ہی ای استجابوا الاستجابۃ الحسنی
یعنی قبول کیا اونہون نی ساتھ قبول کرنی نیک کی اور دوسرا یہہ ہی کہ للذین استجابوا
کلام مستانف ہو بنابراسکی ممکن ہی للذین استجابوا مبتدا ہو اور الحسنی کہ بمعنی مثوبت حسن کے

ہی اوسکی جو لیکن اسکی معنی یا ثبت وبطلی اون ... ہی بری خوب نیک ... اون لوگوں کی ہی قولہ سوء
الحساب مجمع البیان میں لکھا ہی کہ جناب صادق نے فرمایا ہی کہ سوء الحساب وہی ...

أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ ۚ إِنَّمَا
آیا پس وہ شخص کہ جانتا ہی بیشک وہ چیز کہ نازل کی گئی طرف تیری ... پروردگار کی ... حق ہی مانند اوس شخص کی ہی کہ وہ اندھا ہی جز این نیست
يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ
نصیحت مانتے ہیں مگر صاحبان عقل   وہ لوگ کہ وفا کرتے ہیں ساتھ عہد خدا کی اور نہیں توڑتے
الْمِيثَاقَ ۝ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ
پیمان کو   اور وہ لوگ کہ وصل کرتے ہیں ساتھ اوس چیز کی کہ حکم کیا ہی خدا نے ساتھ اوسکے ... اور ڈرتے ہیں
رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ
رب اپنی کو اور خوف رکھتے ہیں بدی ... حساب سے   اور وہ لوگ کہ صبر کیا اونہوں نے واسطے طلب رضامندی
رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَ
رب اپنی کے اور برپا رکھتے ہیں نماز کو   اور خرچ کرتے ہیں وہ اوس چیز سے کہ روزی دی ہی ہمنے اونکو پوشیدہ میں اور
عَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى
آشکارا   اور دفع کرتے ہیں ساتھ نیکی کے بدی کو   اونکی واسطی ہی انجام نیک
الدَّارِ ۝ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ
آخرت کا   باغات میں عدن ہیں کہ داخل ہونگے اوسمیں وہ لوگ اور جو ...
وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ
اور زنان اپنی کے سی   اور فرزندان اونکی سے اور فرشتے آوینگے اوپر ...

عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ ۚ فَنِعْمَ
ہر ایک دروازہ سے ... کہ سلام ہو اوپر تمہارے بسبب صبر کرنے ...
عُقْبَى الدَّارِ ۝ وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ
سرانجام آخرت کا اور وہ لوگ کہ توڑتے ہیں   عہد و پیمان خدا کو بعد محکم کرنے اوسکی کے
وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۙ
اور قطع کرتے ہیں اوس چیز کو کہ حکم کیا ہی خدا نے ... اور فساد کرتے ہیں   بیچ زمین کے
أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۝ اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
اونکی واسطی ہی لعنت اور واسطی اونکی ہی بدی گھر آخرت کی   خدا کشادہ کرتا ہی روزی کو
لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ وَفَرِحُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيَاةُ
واسطی اوس شخص کی کہ چاہتا ہی اور تنگ کرتا ہی اور خوش ہوئی وہ ساتھ زندگانی دنیا کے اور نہیں ہی زندگانی
الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَتَاعٌ ۝ ع
دنیا بیچ آخرت کے   مگر مایۂ قلیل

قولہ ولا ینقضون المیثاق تفسیر علی بن ابراہیم میں لکھا ہی کہ ابوالحسن نے فرمایا کہ یہ آیہ
نازل ہوی ہی حق آل محمد میں باب ولایت امیرالمومنین علیہ السلام اور ائمہ ہدی علیہم السلام کی
قولہ الذین یصلون الخ اصول کافی میں حضرت صادق سے مروی ہی کہ یہ آیہ صلہ رحم آل محمد اور صلہ رحم
کل مومن میں نازل ہوی ہی اور مجمع البیان میں لکھا ہی کہ ولید بن ابان نے ابی الحسن الرضا کی
نقل کی ہی عرض کی معنی یا الارحام ہی جل بر کمال ابی میں ... کو کی کو ہی اور خبر دی یا کہ آنحضرت
کہ حق تعالی اس آیہ میں فرماتا ہی قولہ بالحسنۃ السیئۃ علی بن ابراہیم نے حضرت صادق

علیه السلام روایت کی ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی حضرت علی مرتضی سی فرمایا کہ ای علی
ہر گاہ کہ تو کار بد کرے بعد اوسکی کار نیک بجا لاتا وہ کار نیک محو کرے اس کار بد کو لازم ہی علی
اور بہتر ہی کارہای خوب اسواسطی کہ کار نیک دفع کرتا ہی اقسام بلکو اور ہمیشہ حضرت رسالت مآب
واسطی مرتضی کی اس جہت سی تہا کہ اوسی کار بد ہوتا تہا یہہ قول بواسطہ تادیب غیروں کی تہا مجہ
مؤید اسکی وہ حدیث ہی کہ علی بن ابراہیم نی حضرت صادق علیہ السلام کی روایت کی ہی کہ ابوبکر و امیر المؤمنین
علیہ السلام متوجہ طرف حضرت رسالت پناہ کی ہوی اوس ہنگام مین کہ وہ حضرت [illegible]
دوش عباس پر تکیہ کیے ہی تہی ہر گاہ امیر المؤمنین نزدیک پہونچی حضرت رسالت پناہ نی دلکو غوش
لی لیا اور پیشانی پر بوسہ دیا بعد اسکی عباس نی امیر المؤمنین کو سلام کیا اور آنحضرت نی جواب سلام
اسطرح پر دیا کہ جس سی تعظیم و تکریم نہ نکلتی تہی عباس غضبناک ہوی اور کہا کہ ای رسول خدا علی
ابوبکر کو نہین ترک کرتی حضرت نی فرمایا کہ ای عباس حق علی مین ایسی گفتگو کر اسواسطی قبل اسکی جبرئیل سی
ملاقات ہوی جبرئیل نی کہا کہ مجہسی اور اون دونو فرشتون سی ملاقات ہوی کہ معین مرتضی علی
پر ہین اونہون نی [illegible] جسد نسکی علی متولد ہوی ہین اوسوقت تک صحیفہ اعمال ونکی مین عمل
نہین لکہا ہی قولہ جَنّٰتُ عَدنٍ اہ کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مین [illegible] بلال کی [illegible]
جنت مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی وہ ہی جنت عدن وسط جنات مین ہی کہ حصار اوسکا یاقوت
سرخ سی ہی اور سنگ ریزے اوسکی مروارید ہین اور کتاب خصال مین حضرت صادق سی مروی ہی کہ جنات عدن [illegible]
کہ بید قدرت حق تعالی نی اوسکو پیدا کیا ہی اور اصول کافی مین حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ جناب
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی جو شخص کہ چاہی زندگی مثل زندگانی میری اور مری مثل موت میری [illegible]
جنت عدن مین کہ پیدا کیا ہی اسکو حق تعالی نی بدست قدرت اپنی پس چاہیے کہ قبول کرے [illegible] اطاعت [illegible] واوصیا [illegible]

سی جنت ہوتا ہی کہ جنت عدن ایک درجہ ہی بہشت مین باعتبار اسکی نام رکہا ہی بطریق مجاز ہوگا مگر
کہ ہر گاہ محل اوسدرجہ کا جنت عدن بطریق تسمیہ حال باسم محل ہوگا اور کتاب ثواب الاعمال مین
جناب صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ طوبی ایک درخت ہی جنت عدن مین کہ بویا ہی اوسکو [illegible]
نی اپنی بید قدرت خود باعتبار اسکی نام [illegible] وسکا ہی قولہ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ
جناب صادق علیہ السلام سی مروی ہی نَحْنُ صُبَّرٌ وَشِيعَتُنَا أَصْبَرُ مِنَّا لِأَنَّا
صَبَرْنَا عَلٰى مَا نَعْلَمُ وَصَبَرُوا عَلٰى مَا لَا يَعْلَمُونَ یعنی ہم صبر کرنیوالی ہین اور شیعہ ہمارے [illegible]
[illegible] ہم سب سی اسواسطی کہ ہم صبر کرتی ہین [illegible] علم اور [illegible] شیعہ ہمارے صبر کرتی ہین
بعد [illegible] قولہ وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ [illegible] ابراہیم مین لکہا ہی وَالَّذِينَ
يَنْقُضُونَ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ سی اعدای آل محمد مراد ہین [illegible] میثاق سی [illegible]
لی اوسکو لیا تہا حق امیر المؤمنین علیہ السلام مین [illegible]
وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ قُلْ إِنَّ اللّٰهَ
اور کہتی ہین وہ لوگ کہ کافر ہوی کیون نہین نازل کی جاتی [illegible] کوئی آیہ جانب رب کی [illegible]
يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ ۞ الَّذِينَ آمَنُوا
جو [illegible] گمراہ کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اور راہ دکہلاتا ہی [illegible] جس شخص نی کہ رجوع کی طرف اوسکی [illegible] ایمان لائی [illegible]
وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ
اور مطمئن ہین قلوب اونکی ساتھ ذکر خدا کی آگاہ ہو کہ ساتھ ذکر خدا کی مطمئن ہوتی ہین
الْقُلُوبُ ۞ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبٰى
طوبی جو لوگ کہ ایمان لائی ہین اور عمل نیک کیے اونہون کی خوشی [illegible] ہی

لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ○ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْ اُمَّةٍ

واسطے انکی اور بہتر ہے آخرت کے   اسیطرح سے بھیجا ہمنے تجکو اے محمد بیچ ایک گروہ کے

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَا اُمَمٌ لِّتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ

تحقیق گذر چکے ہیں آگے اوسکے بہت سے گروہ تاکہ پڑھے تو اوپر انکے اوس چیز کو کہ وحی کی ہمنے

اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

طرف تیری اور حالانکہ وہ انکار کرتے ہیں ساتھ خدای رحمن کی کہہ تو اے محمد وہ ہی پروردگار میرا کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ○ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ

اوپر اوسکے توکل کیا ہے میں نے اور طرف اوسکی بازگشت ہے میری   اور جو البتہ ایسا ہوتا قرآن کہ حرکت دی جاتی

بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ

بسبب اوسکے پہاڑ یا قطع کی جاتی بسبب اوسکے زمین یا سخن میں لائی جاتی بسبب اوسکے مردے تو بھی یہ قرآن ہی ہوتا بلکہ

الْاَمْرُ جَمِيْعًا اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ

حکم سب   کیا پس نہیں ناامید ہوئے وہ لوگ کہ ایمان لائے یہ کہ اگر چاہے

اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

خدا ہر آئنہ ہدایت کرتا سب لوگوں کو   اور ہمیشہ ہیں وہ لوگ کہ کافر ہوئے

تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ

پہنچتی ہے انکو بسبب اوس چیز کے کہ کرتے ہیں وہ مصیبت سخت یا نازل ہوتی ہے بلا نزدیک گھروں انکی کے

حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ وَلَقَدِ

یہانتک کہ آوے وعدہ خدا کا موت یا قیامت یا فتح تحقیق خدا نہیں خلاف وعدہ کرتا ہے اور ہر آئنہ تحقیق

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ

اور ہر آئنہ تحقیق ٹھٹھا کیا گیا رسول   آگے تجھ سے پس مہلت دی میں نے واسطے اون لوگوں کے کہ

كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ○ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ

کافر ہوئے پھر پکڑا میں نے انکو پس کیونکر ہوا عذاب میرا   کیا پس وہ شخص کہ نگہبان ہو

عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ قُلْ سَمُّوْهُمْ

اوپر ہر جی کے ساتھ اوس چیز کے کہ عمل کرتا ہے برابر ہے اوس شخص کے کہ ایسا نہو اور کر دئے واسطے خدا کے شریک کہہ اے محمد نام لو انکا

اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ

کیا خبر دیتے ہو تم خدا کو ساتھ اوس چیز کی کہ نہیں جانتا ہے وہ بیچ زمین کی   یا ساتھ ظاہر کی بات کے

بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ

بلکہ آراستہ کیا واسطے اون لوگوں کی کہ کافر ہوئے مکر اونکا اور باز رکھے گئے ہیں راہ خدا سے

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ○ لَهُمْ عَذَابٌ فِي

اور جس شخص کو گمراہ کرے خدا پس نہیں ہے واسطے اوسکی کوئی ہدایت کرنیوالا   واسطے انکی عذاب ہے بیچ

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

زندگانی دنیا کی اور ہر آئنہ عذاب آخرت سخت تر ہے   اور نہیں ہے واسطے انکی عذاب خدا سے

مِنْ وَّاقٍ ○ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ○ تَجْرِيْ

کوئی بچانیوالا   صفت بہشت کی کہ وعدہ دی گئی ہیں پرہیزگاران کہ   بہتی ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى

نیچے درختوں کی انکے نہریں   میوے اوسکے ہمیشہ ہیں اور سایہ اوسکا یہ عاقبت

الَّذِينَ اتَّقَوا وَعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ ۝ وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ
اون لوگوں کی کہ پرہیزگاری کرتی ہیں اور عاقبت کافروں کی آتش ہے اور ان لوگوں کو دی ہمنی اوکو
الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَنْ
کتاب خوشی ہوتی ہیں ساتھ اوس چیز کی کہ نازل کی گئی طرف تیری اور لشکروں سی کوئی وہ شخص ہی کہ
يُنْكِرُ بَعْضَهُ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ
کہ انکار کرتا ہی بعض اوس قرآن کو کہہ تو اے محمد نہیں امر کیا گیا میں مگر یہ کہ عبادت کروں میں اللہ کی اور نہ شرک لاؤں ساتھ اوسکے
إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا
طرف اوسکی بلاتا ہوں میں اور طرف اوسکی بازگشت ہی میری اور اسیطرح سے نازل کیا ہمنی اوسکو کتاب محکم عربی
وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ
اور ہر آئینہ اگر پیروی کری تو اونکی خواہشوں کی پیچھی اوسکی کہ آئی ساتھ تیری دانائی سی نہوگا واسطی تیرے
مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ ۝
عذاب خداسی کوئی یار [illegible] کرنیوالا اور نہ بچانے والا

قوله تعالى أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ الَّذِينَ آمَنُوا الخ تفسیر علی بن ابراہیم میں لکھا ہی کہ الذين آمنوا سی مراد شیعہ ہیں اور ذکر اللہ سی امیر المومنین اور ائمہ علیہم السلام ہیں بنا براں کی معنی اس آیت کی یہ ہیں کہ آرام پاتی ہیں دل ہی شیعیان ساتھ ولایت امیر المومنین اور ائمہ علیہم السلام کی اور ممکن ہی ہر گاہ کہ قبول ولایت ائمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین موجب قرب الہی اور باعث [illegible] ذکر الہی ہی بنا براں اسکی مذکر اللہ تعبیر کیا قوله تعالى طوبى لهم احادیث صحیحہ سی ثابت ہوتا ہی کہ طوبی درخت بہشت میں ہی کہ اصل اوسکی جای حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ میں ہی [illegible]

اور کوئی خوف نہیں ہی کہ شاخ اوسکی وہاں نہو اور چشمہ سلسبیل اور کافور بھی اوس درخت کی [illegible] روان ہیں اور جمیع میوہ ہا اور شگوفہ ہا اوس میں ہیں اور ابوسعید خدری کی روایت کی ہی کہ ایک شخص نی جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سی پوچھا کہ طوبی کیا ہی فرمایا کہ نام درخت کا ہے کہ سایہ اوسکا سو برس کی راہ تک ہی اور جامہای اہل بہشت اوسکی شگوفہ سی نکلتی ہیں [illegible] سی منقول ہی کہ ہر برگ اوسکا سایہ ہر ایک خلائق پر ڈالتا ہی اور ایک فرشتہ [illegible] کرتا ہی اور وہب بن منبہ سی منقول ہی کہ بہشت میں ایک درخت ہی کہ اوسکو طوبی کہتی ہیں اگر سوار تیز رفتار سو برس چلے اوسکے [illegible] میں نہ جا سکی [illegible] اور [illegible] اوسکی یاقوت سی ہی اور گل اوسکی مشک ہی اور شاخ اوسکی میں چشمہ شہد و شیر و شراب طہور ہیں [illegible] اہل [illegible] ہی کہ وہ بیچ مجلس کے بیٹھی ہوتی ہیں [illegible] اور الواح اونکی یاقوت سی ہونگی [illegible] اونکی طلا سی اور [illegible] اونکی سندس و استبرق سی ہونگی اور ان ناقون پر سوار ہونگی اور [illegible] اوس جگہ کی [illegible] کہ وہ ہم [illegible] اور تفسیر [illegible] کلینی [illegible] صالح [illegible] عباس [illegible] کی ہی کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ درخت طوبی خانہ علی بن ابیطالب علیہ السلام میں ہی کہ سرای ہر مومن میں ایک شاخ اوسکی [illegible] اور حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام [illegible] مروی ہی کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سی استفسار کیا [illegible] آپنی ارشاد فرمایا کہ اصل [illegible] میں ہی اور شاخ اوسکی خانہای اہل جنت میں ہیں [illegible] فرمایا کہ اصل اوسکی خانہ علی بن ابی طالب میں ہی [illegible] فرمایا کہ گھر میرا اور علی کا بہشت میں ایک ہی بنا براں [illegible] طوبى لهم کی یہ ہیں کہ سایہ درخت طوبی اور میوہ اوسکا واسطی [illegible]

ہی قولہ تعالیٰ بالرحمن اور یہ کاہ کہ مشرکو نسی کہتی ہی کہ سجدہ کرو رحمن کا کہا اونہون نی کہ نہین جانتے
ہم مگر رحمن یمامہ کہ مسیلمہ کذاب ہی اور سوای اوسکی رحمان کون ہی اللہ تعالیٰ نی اونکی قول مین کہا
قل ہو ربی الخ قولہ تعالیٰ ... قرآنا سیرت ہر گاہ کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کفار
مکہ کو دعوت باسلام کرتی تہی کہتی تہی کہ ہم اوسوقت ایمان لاوینگی کہ سبب تلاوت اس قرآن کی پہاڑ
مکہ سی دور جاوین تا ہم تنگی ارض مکہ سی خلاصی پاوین اور زراعت کرین ہم اور بعضی اموات ہمارے
ہی برکت اس قرآن سی زندہ ہون تا حقیقت یہ ... سی دریافت کرین ہم اللہ تعالیٰ ...
یہہ آیت نازل کی ولو ان قرآنا سیرت بہ الجبال یعنی اگر ہوتا عالم مین ایسا قرآن کہ برکت اور
تلاوت اوسکی سی حرکت کرجاتی پہاڑ تا قطع کیجاتی بسبب اوسکی زمین یا بولتی بسبب اوسکی مردی تو نہ
یہہ قرآن مقبول اونکی ہوتا بنابر اوسکی جواب محذوف ہی اور ممکن ہی کہ جواب کا یہہ ہو کہ آئینگی
وہ کفار ایمان اور اسی کلام مین ہی لاتی قولہ تعالیٰ ییأس الذین قراءت ائمہ علیہم السلام مین افلم
یتبین ہی ابن عباس سی مروی ہی کہ افلم ییأس فلم یتبین تہا کاتب نے بسبب شتاب
کی افلم ییأس لکہا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ افلم ییأس معنی فلم یعلم کی ہی اور ایک قوم
قبیلہ نخع ... فلم یعلم کی افلم ییأس بولتی ہین اور کہتی ہین کہ اطلاق ... علم پر ہوسکتا ہی
اس جہت سی کہ یاس علم کو لازم ہی اسواسطی کہ مایوس کسی خبر کی عالم ہو کا فقدان اوس خبر سی اور بنابر تفسیر
کی معنی اسطرحسی ہین کہ آیا ظاہر کیا اور بیان کیا اور نہ جانا اون لوگون نی کہ ایمان لائی ہین اسبات کو
کہ اگر خدا چاہتا ہر آئینہ ہدایت کرتا جمیع مردمان کو لیکن مکلف کیا کہ بقدر عمل اور استحقاق اوسکی
ثواب یا عقاب پاوین اور اگر ... ہی خود جو معنی آیہ کی اسطرحکی سست ہوتی ہین کہ آیا ناامید نہوی
مومنین ایمان معاندین کفر ... سی کہ نا امید ہون جب یاس امر کی کہ وہ جاہمی ...

حق تعالیٰ چاہتا بجبر او ... مسلمون ... زور ... ایمان کی عطا کرتا لیکن ہر گاہ جبر منافی تکلیف
اس جہت سی حق تعالیٰ نی جبر نہین کیا اور وہ معاندین علت کفر مین باقی رہین گی قولہ تعالیٰ افمن ہو قائم
الخ یعنی وہ خدا نگاہ رکہنی والا ہی اور مدبر عالمیان ہی اور روا ... سو اونکی کار پرداز نہین ہی اون
شرکا سی کہ جن مین یہہ اوصاف نہین ہین بنا بر اوسکی خبر افمن ہو کی کمن لیس کذلک
ہی کہ وہ محذوف ہی اور محتمل ہی کہ خبر لم یوحدوہ محذوف ہو اسصورت مین وجعلوا للہ
عطف اسپر ہو کا اور تقدیر اوسکی اسطرحسی ہی افمن ہو قائم علی کل نفس بما کسبت
لم یوحدوہ وجعلوا للہ شرکاء الخ قولہ تعالیٰ ام تنبئونہ بما لا یعلم اور حاصل ان آیات کا
یہہ ہی کہ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کہو تم اور وصف بیان کرو تم ان شرکو کا ساتہ ایسی ایسا
اوصاف کے کہ لائق اونکی ہو اور دیکہو تم کہ یہہ لیاقت شرکت اور عبادت کے رکہتی ہین یا نہین
بلکہ آیا تم خبر دیتی ہو ساتہہ ایسی خبر کی کہ نہین جانتا ہی خدا اوسکو کہ وہ خبر بیچ زمین کی ہی اسواسطی
کہ تم خبر شریک ہونی اوسکی دیتی ہو حالانکہ شریک خدای تعالیٰ موجود نہین ہی اور سوا اوسکی جملہ محالات سی ہی یا
شریک کرنا بتونکا ظاہر گفتگو ہی مین کرتی ہو اور باطن مین جانتی ہو کہ محال ہی حاصل یہ کہ نہی کی کا ساتہ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ

اور تحقیق کہ بہیجا ہمنی رسولونکو آگی تجہسے اور کردانا ہمنی واسطی اونکی

اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۭ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ

زنان اور فرزندان کو اور نہین چاہیے واسطی رسول کی یہہ کہ لاوی کوئی معجزہ

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ وَيُثْبِتُ

مگر ساتہہ اذن خدا کی واسطی ہر ایک وقت کی ایک نوشتہ ہی ... دور کرتا ہی خدا جس چیز کو کہ چاہتا ہی اور ثابت

وَعِندَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ۝ وَإِن مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي

اور نزدیک اوسکی اصل کتاب ہی اور اگر نہ دکھلاوین ہم تجکو بعض اوس چیز کو

نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا

کہ وعدہ کیا ہم نے اونکا یا وفات دین ہم تجکو پس تجپر ہی اور پر تیرے مگر پہونچانا احکام کا اور اوپر ہمارے

الْحِسَابُ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ

حساب ہی کیا نہین دیکھتی ہین کافران کہ تحقیق کہ ہم آتی ہین یعنی حکم ہمارا آتا ہی زمین پر کم کرتی ہین ہم

أَطْرَافِهَا ۚ وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ سَرِيعُ

اوسکی اطراف زمین کو اور خدا حکم کرتا ہی نہین ہی روکنی والا کوئی حکم اوسکی کو اور وہ جلد کرنیوالا

الْحِسَابِ ۝ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلِلَّهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا ۖ

حساب کا ہی اور تحقیق کہ مکر کیا اون لوگون نی کہ اگلی اون سے تھی پس واسطے خدا کی جزاے مکر کی ہی

يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ

جانتا ہی اوس چیز کو کہ کسب کرتا ہی ہر نفس اور قریب ہے کہ جانینگی کفار واسطی کس شخص کے

عُقْبَى الدَّارِ ۝ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ

نیکی آخرت کی ہی اور کہتی ہین وہ لوگ کہ کافر ہوے نہین ہی تو رسول

قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ۝

کہہ تو ای محمد کافی ہی خدا ازروے گواہی کی درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وہ شخص کہ نزدیک اوسکی علم قرآن ہے

قوله وَذُرِّيَّةً آہ جناب صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ بعد قرات اس آیہ کی فرمایا نحن ذریۃ رسول اللہ یعنی ہم ذریت رسول اللہ کے ہین اور یہی مروی ہی کہ نہی رسول اللہ

رسول اللہ صلعم کو ساتھ انبیاء سابق کی حق سبحانہ تعالی نی کردہ ان کی سعی رسول اللہ صلعم کی مصاحب انبیاء سابق کی کردہ تہا زنان اور فرزندان خیرہ سی پس طعن نہی کسی کو مرہی سی کہ مسلمان ہوی ساتہ پیغمبر خدا کی محاسن تقی میں حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے کہ حق سبحانہ تعالی نی جسطرحسی کہ انبیاء سابق کو ازواج اور ذریات دی تہی اسی طرح حضرت رسالت کو ازواج اور ذریت عطا کی پس ہم ذریت اونکی ہین آخر الحدیث لاخرنا تشول بالجری صلعم لاوا جاری کیا اور واسطی آخر ہمارے کی مثل اوس چیز کی کہ جاری کیا اللہ نی واسطی اول ہمارے کی تفسیر عیاشی میں حضرت سی مروی ہی کہ ہم ذریت رسول خدا ہین اور لوگ عداوت نہین رکہتی ہی کہ ساتھ بطالت یعنی ذریت کی کہ ہمکو ساتہہ پیغمبر کی ہی قوله أُمُّ الْكِتَابِ الخ مراد ام الکتاب سی لوح محفوظ ہی کہ محو و اثبات سی مبرا ہی تفسیر علی ابن ابراہیم میں حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ ہر سال شب قدر ہوتی ہی ملائکہ اور جبرئیل ورکاتبان اعمال نازل فیہ ہی سی آسمان دنیا پر نزول کرتی ہین پس لکہتی ہین جو کچہہ کہ اوس سال میں بقضای الہی ظاہر ہوگا اور جسوقت کہ حق تعالی چاہتا ہے کسی چیز کو مقدم کری یا موخر کری یا نقص کی حکم کرتا ہی فرشتی کو محو کا جس چیز کو کہ چاہتا ہی اور ثابت کرتا ہی جو چاہتا ہی اور کہتا ہی کہ بعد اس حدیث کی حضرت نی پہا خبر کیا جمیع اشیا کا علم حق تعالی میں ثابت نہین ہی حضرت نی فرمایا آیا نہی ثابت ہی پس کہا میں کہ کیا خبر بعد اسکی خدا اثبات کرتا ہی حضرت نی خواب میں فرمایا کہ سبحان اللہ بعد اسکی پیدا کرتا ہی خدا جس چیز کو کہ چاہتا ہی اور تفسیر عیاشی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ حق سبحانہ و تعالی نی جس وقت مخلوقات کو معصوم کیا حضرت آدم کو دکہلای اسما انبیا اور عمر انکی آدم پر عرض کی اور ہر ایک کی عمر داود کی جبکہ پس کی معلوم ہوی عرض کی کہ بار خدایا عمر میری اسقدر زیادہ عمر داود کی اسقدر کم

آیا کہ میں کچھ اپنی عمر میں سے داؤد کو دوں پس قبول کر کے آدم نے کہا کہ حضرت آدم کی عمر میں سے ساٹھ
برس دئیے ہیں حق تعالیٰ نے ثابت کی واسطے داؤد کی تیس برس عمر میں … حق تعالیٰ کی جب
تھی اور محو کی عمر آدم … برس کہ وہ نزدیک حق تعالیٰ کی ثابت تھی یہ معنی قول
حق تعالیٰ کے يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ امام نے فرمایا کہ اس لئے
مراد آدم کی ملک الموت نے جا کر قبض روح کی کرنی آدم نے کہا کہ ابھی تیس برس میری عمر کے باقی
ہیں ملک الموت نے کہا کہ وہ تم نے اپنے فرزند کو بخشے ہیں اور اس بخشش کو حق تعالیٰ نے …
ہی اور بندوں کو حکم کیا ہے کہ معاملوں میں کاغذ لکھو کہ عند الحاجت سند ہو اور انکار اونکا
نکر سکیں مروی ہے کہ دو کتابیں ہیں سوائے ام الکتاب کی کہ اوس میں محو اور اثبات ہوتا ہے اور
لیکن جو کچھ ام الکتاب میں ہے محو نہیں ہوتا ہے اور کتاب قرب الاسناد میں ابوالحسن الرضا سے مروی
ہے کہ حضرت صادق اور امام محمد باقر اور امام زین العابدین اور حسین علیہم السلام نے فرمایا ہے کہ اگر
یہ آیہ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ نہ ہوتی ہر آئینہ ہم خبر دیتے تمکو جو کچھ کہ قیامت تک ہونا ہے تنبیہ
متوہم نہو در صورتیکہ کل ما یکون الی القیمۃ علم الٰہی میں ہے پس معنی محو او اثبات بجا ہوئے
اسواسطے کہ … اثبات نہ بر … علم خدا کی ہیں کہ بمقتضائے مصلحت … طرح طرح کا حکم
کرتا ہے اور وقت دیگر میں محو … مثل اسکی کہ حق تعالیٰ ایک اجل کو واسطے ایک بندے کی لکھتا ہے
ہر گاہ کہ وہ بندہ دعا کرتا ہے یا صدقہ دیتا ہے یا کوئی طاعت بجا لاتا ہے اور مصلحت مقتضی زیادتی عمر
اوسکی کی ہوتی ہے پس اوس مدت کو حق تعالیٰ محو کرتا ہے اور بجائے اوسکی زیادتی کو ثبت کرتا ہے
اور یا بعضی احکام شرائع کو … نسخ کرتا ہے اور حکم دیگر کو ثابت کرتا ہے حق تعالیٰ اون
حفظہ سے … ہیں ہوتی اور … محو اور اثبات نہ بر اسکی ہے …

کہ علم میں جمیع امور … ہیں پس مجبوریت حق تعالیٰ کی لازم آتی ہے لہذا حق تعالیٰ نے یہ نازل
کی کہ یہ جواب ہے … محو اور اثبات کی ہے اور جو اس امر کی کہ علم تابع معلوم کی ہے اور یہ معلوم تابع علم
نہیں در حقیقت علم اشیا باعث مجبوریت کا نہیں ہوتا ہے قولہ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ مجمع البیان
میں حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے دست مبارک اپنے سینہ پر رکھا اور
فرمایا کہ عِنْدَنَا وَاللّٰهِ عِلْمُ الْكِتَابِ كُلُّهٗ اور کتاب احتجاج میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے مروی ہے
… مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ یعنی مراد ہم ہیں علم الکتاب سے اور مجمع البیان میں لکھا ہے …
… علیہم السلام اور … علی علیہ السلام علم الکتاب …
… اور درمیان … نزدیک حق تعالیٰ کی … قرآن کی …
… کتاب کا اور تفسیر … میں لکھا ہے کہ حضرت رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مراد من عندہ علم الکتاب سے علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں

اٰیَاتُهَا [illegible] كَلِمَاتُهَا [illegible] سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ حُرُوْفُهَا [illegible] رُكُوْعُهَا [illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ
میں خدا ہی ہوں … یہ کتاب … تاکہ باہر نکالے تو لوگوں کو تاریکی کفر سے
اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ اللّٰهِ
طرف روشنی ایمان کی بحکم توفیق پروردگار اونکی کی طرف راہ غالب ستودہ خدا کی
الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَوَيْلٌ
ایسا خدا کہ واسطے اوسکی ہے جو چیز کہ بیچ آسمانوں کی ہے اور جو چیز کہ بیچ زمین کی ہے اور …

لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۝ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ

واسطے کافروں کی عذاب سخت سی جو کہ دوست رکھتے ہیں

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

زندگانی دنیا کو اوپر آخرت کے اور باز رکھتے ہیں لوگوں کو راہ خدا سے

وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ۝ وَمَآ

اور طلب کرتے ہیں زندگی دنیا کو اور راہ کجی کی یہ گروہ بیچ گمراہی دور دراز کے ہیں اور نہیں

اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ

بھیجا ہے کسی پیغمبر کو مگر ساتھ زبان قوم اوسکی کی تاکہ بیان کرے واسطے اونکے

فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

پس گمراہ کرتا ہے خدا جس شخص کو چاہتا ہے اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور وہ خدا غالب ہے

الْحَكِيْمُ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ

حکیم ہے اور ہر آئینہ تحقیق کہ بھیجا ہے ہم نے موسی کو ساتھ معجزات اپنے کے کہ باہر نکال تو

قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۝ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ

قوم اپنی کو تاریکی کفر سی طرف روشنی نور کی اور پند دے اونکو ساتھ روزہای خدا کی

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ وَاِذْ قَالَ

در حقیقت بیچ اسکے ہر آئینہ علامتیں ہیں واسطے ہر صبر کنندہ شکر گزار کی اور یاد کر جسوقت کہا

مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ

موسی نے واسطے قوم اپنی کے یاد کرو تم نعمت خدا کو کہ اوپر تمہارے ہے جسوقت کہ نجات دی تمکو

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ

قوم فرعون سے کہ پہنچاتے تھے تمکو بری عذاب کی اور ذبح کرتے تھے

ع اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝

فرزندان تمہارے کو اور زندہ رکھتے تھے عورات تمہاری کو اور بیچ اسکی آزمایش ہے جانب پروردگار تمہارے کی بزرگ

ابی عبد اللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص سورۂ ابراہیم علیہ السلام اور سورۂ حجر کو ہر نماز جمعہ میں پڑہے درویشی اور دیوانگی اور بلا اوسکو نہیں پہونچتی بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مراد اذن سے حکم پروردگار ہے اور حاصل اس کا یہ ہے کہ نکالے تو لوگوں کو تاریکیہای کفر سے اور نفاق سے بسبب روشنی ایمان کی ساتھ حکم پروردگار اون کی کی طرف راہ خداوند غالب کی کہ تعریف اوسکی مشہور ہے اور مراد صراط عزیز سے راہ اسلام ہے

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَىِٕنْ كَفَرْتُمْ

اور یاد کرو جسوقت آگاہ کیا پروردگار تمہارے نے البتہ اگر شکر کرو گے تم البتہ زیادہ کرونگا نعمت تمکو اور اگر کفران کرو گے

اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ

در حقیقت کہ عذاب میرا ہر آئینہ سخت ہے اور کہا موسی نے اگر کفران نعمت کرو تم

وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ اَلَمْ يَاْتِكُمْ

اور وہ شخص کہ بیچ زمین کے ہیں سب پس در حقیقت خدا ہر آئینہ بے نیاز ستودہ ہے کیا نہیں آئی تمکو

نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝ وَالَّذِيْنَ

خبر اون لوگوں کی کہ آگے تمہارے تھے قوم نوح اور عاد اور ثمود اور وہ لوگ

مِنْ بَعْدِهِمْ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللهُ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

جو اونکے پیچھے تھی نہیں جانتا انکو مگر خدا آئی انکو پیغمبران اونکی

بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا

ساتھ معجزات کے پس کیا اونھوں نے ہاتوں اپنی کو بیچ دہن اپنے کی اور کہا اونھون نے ہم منکر ہوئے

بِمَا أَرْسَلْتُمْ بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ○

ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجی گئی ہو تم ساتھ اوسکی اور تحقیق ہم البتہ بیچ شک کے ہیں اوس چیز کہ بلاتی ہو تم ہمکو طرف اوسکی شک

قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

کہا پیغمبران اونکی نی آیا بیچ خدا کی شک ہی ایسا خدا کہ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ۔

يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَى أَجَلٍ

بلاتا ہی خدا تمکو طرف ایمان کی تاکہ بخشی واسطی تمہارے گناہان تمہارے کو اور تاخیر میں ڈالے تمکو اجل

مُسَمًّى قَالُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا تُرِيدُونَ أَنْ

معین تک کہا اونھوں نے نہیں ہو تم مگر آدمی مانند ہمارے چاہتی ہو تم یہہ کہ

تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ○

باز رکہو ہمکو اوس چیز سی کہ تھی عبادت کرتی پدران ہمارے پس لاؤ واسطی ہمارے ساتھ حجت روشن کے

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَلَكِنَّ اللهَ

کہا واسطے اونکی پیغمبران اونکی نی نہیں ہین ہم مگر آدمی مانند تمہارے ۔ اور لیکن خدا

يَمُنُّ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَمَا كَانَ لَنَا أَنْ نَأْتِيَكُمْ

منت رکہتا ہے ۔ اوپر جس شخص کو چاہتا ہے بندگان اپنی سی اور نہیں ہی واسطی ہمارے یہہ کہ لاوین تمہارے

بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○

معجزہ مگر بامر خدا اور اوپر خدا کی پس چاہیے کہ توکل کریں ایمان لانیوالے

وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ

اور کیا ہے واسطی ہمارے جو کہ نہ توکل کریں اوپر خدا کے حال آنکہ دکہلائی ہمکو راہ ہمارے اور البتہ صبر کرینگے

عَلَى مَا آذَيْتُمُونَا وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ○ ع

اوپر اوس چیز کے کہ ایذا دیتی ہو ہمکو اور اوپر خدا کے پس چاہیے کہ توکل کریں توکل کرنیوالے قولہ

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ آیا نہیں آئی تمکو خبر اونکی جو تھے تم سے پہلے

بیچ آیت کی ہی یعنی آیا نہ آئی خبر اونکی جو لوگ پہلی تمہاری تھی گروہ نوح اور قبیلہ عاد اور

قبائل ثمود کی اور خبر اونکی جو بعد اونکی تھی کہ نہیں جانتا شمار اونکا سبب کثرت کے مگر خدا تعالیٰ ابن

عباس سے نقل کی ہی کہ درمیان عدنان کہ نام ہی جد اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا اور ابراہیم

علیہ السلام کی تیس قرن گذری کوئی خبر نہیں رکھتا ہی مگر خدا تعالیٰ آئی پیغمبران اونکی ساتھ

دلیلیں ظاہر [illegible] تھیں کہ وہ کتاب خدا تھی یا معجزات اونکی پس پہیرتی تھی اپنی ہاتو کو اپنی مونہ

میں یعنی غصہ سے اپنی ہاتوں کو بیچ دانت کے لیتی تھی اور کاٹتی تھی یہاں تک کہ [illegible] غالب

ہوتا تھا اور کہتی تھی کہ تحقیق ہم منکر ہیں [illegible] ساتھ اوس چیز کی کہ تم بھیجی گئی ہو ساتھ اوسکی یعنی ہم

میں اور بیچ شبہ کے ہیں ہم بیچ اوس چیز کے جسکی دعوت کرتی ہو تم طرف اوسکی توحید و ایمان

شک ایک ہی تہمت میں ڈالنا اور اضطراب و تزلزل کا [illegible] پیغمبران

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ أَرْضِنَا

اور کہا اون لوگوں نے کہ جو کافر ہوئی واسطی پیغمبران اپنی کی البتہ نکال دینگے ہم تمکو زمین اپنی سے

أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ

[illegible]

الظَّالِمِينَ ۝ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ذَٰلِكَ

[illegible]

لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ ۝ وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ

[illegible]

كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۝ مِنْ وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِنْ مَاءٍ

[illegible]

صَدِيدٍ ۝ يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ

[illegible]

مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِنْ وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ

[illegible]

مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ

[illegible]

بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا

[illegible]

عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ

[illegible]

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ

[illegible]

بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ۝ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ۝ وَبَرَزُوا لِلَّهِ

[illegible]

جَمِيعًا فَقَالَ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ

[illegible]

أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ قَالُوا لَوْ هَدَانَا اللَّهُ

[illegible]

ع لَهَدَيْنَاكُمْ ۖ سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَحِيصٍ ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ

[illegible]

الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِيَ

[illegible]

عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي

[illegible]

فلا تلوموني ولوموا أنفسكم ما أنا بمصرخكم وما أنتم

پس نہ ملامت کرو مجھکو اور ملامت کرو تم نفسوں اپنی کو نہیں ہوں میں فریادرس تمہارا اور نہیں ہو تم

بمصرخي إني كفرت بما أشركتمون من قبل إن الظالمين

فریادرس میرے تحقیق میں منکر ہوں بیزار ہوا ساتھ اوس چیز کی کہ شریک کیا تم نے مجھکو آگے اس سے تحقیق ظالموں کی

لهم عذاب أليم ۝ وأدخل الذين آمنوا وعملوا الصالحات

واسطے انکے عذاب دردناک اور داخل کیے جاوینگے وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کرتے ہیں عمل نیک

جنات تجري من تحتها الأنهار خالدين فيها

بیچ بہشتوں کی کہ جاری ہوتی ہیں نیچے درختوں کی نہریں کہ ہمیشہ رہیں گے بیچ اوسکی

بإذن ربهم تحيتهم فيها سلام ۝ ألم تر كيف

ساتھ حکم رب اپنے کی تحیت ملاقات کی اونکی بیچ جنات کی سلام ہوا کیا نہیں دیکھا تو نے کیسے

ضرب الله مثلا كلمة طيبة كشجرة طيبة أصلها

بیان کیا اللہ نے مثل کو یعنی کہ مانا کلمہ طیب کو مانند درخت پاکیزہ کے کہ بیخ اوسکی

ثابت وفرعها في السماء ۝ تؤتي أكلها كل حين بإذن

ثابت ہے اور شاخیں اوسکی بیچ آسمان کی دیتا ہے میوہ اپنا ہر وقت میں ساتھ فرمان

ربها ويضرب الله الأمثال للناس لعلهم يتذكرون ۝

رب اپنے کی اور بیان کرتا ہے اللہ مثل کو واسطے لوگوں کی شاید کہ وہ پند پکڑیں

ومثل كلمة خبيثة كشجرة خبيثة اجتثت من

اور مثل سخن ناخوش کی مانند درخت ناپاک کی ہے اوکھاڑا گیا ہو

فوق

فوق الأرض ما لها من قرار ۝ يثبت الله الذين

اوپر زمین کی نہیں ہے واسطے اوسکی ثبات ثابت کرتا ہے خدا اون لوگوں کو

آمنوا بالقول الثابت في الحياة الدنيا وفي الآخرة

کہ ایمان لائے ساتھ سخن ثابت کے بیچ زندگانی دنیا کی اور بیچ آخرت کی

ويضل الله الظالمين ويفعل الله ما يشاء ۝ ع

اور گمراہ کرتا ہے خدا کافروں کو اور کرتا ہے خدا جس چیز کو چاہتا ہے

ف كلمة طيبة مراد کلمہ طیب سے کلمہ پاکیزہ لا الہ الا اللہ ہی [illegible] کرنا باسلام ہی اس کلمہ طیبہ کو تشبیہ دی ہی ساتھہ درخت خرما کی کہ جس درخت کی بیخ [illegible] زمین میں محکم اور استوار ہی اور شاخ اوسکی جانب آسمان کے ہے اور [illegible] ہوتی ہیں [illegible] میوہ اوسکی ہر وقت اور بعضوں نے کہا ہی کہ وقت [illegible] سی [illegible] وقت [illegible] اس [illegible] حاصل ہوتا ہی اور حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہے کہ مثل اسلام مانند اوس درخت کی ہی کہ اول مومن میں اصل ایمان محکم ہی اور [illegible] اوس درخت کا [illegible] ہی اور ثمر او [illegible] اور پوست اوسکا جوانمردی ہی اور برگ اوسکی گو [illegible] محمد باقر سے مروی ہی کہ مراد شجرہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں اور فرع اوسکی علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور شاخ کو [illegible] جناب فاطمہ ہیں اور ثمر اوسکا اولاد اوسکی ہیں اور اوراق اوسکی شیعہ ہیں [illegible] اور فرمایا [illegible] اگر کوئی شیعہ ہمارے مر جاتا ہی تو ایک برگ جھڑ جاتا ہی اور [illegible] ہوتا ہی تو ایک [illegible] پیدا ہوتا ہے

ألم تر إلى الذين بدلوا نعمت الله كفرا وأحلوا قومهم

کیا نہیں دیکھا تو نے طرف اون لوگوں کی کہ تبدیل کیا انہوں نے نعمت خدا کو ساتھ کفران کے اور داخل کریں قوم اپنی کو

دار البوار ○ جهنم يصلونها وبئس القرار ○ وجعلوا

گھر ہلاکت کے یعنی جہنم میں کہ وہ داخل ہونگے اوسمیں اور بری جای قرار ہے اور کردانا اونہوں نے

لله اندادا ليضلوا عن سبيله قل تمتعوا فان مصيركم

واسطی خدا کی شریکا تاکہ گمراہ کریں وہ لوگوں کو راہ خدا سے کہہ تو فائدہ مند ہو تم پس تحقیق بازگشت تمہاری

الى النار ○ قل لعبادي الذين آمنوا يقيموا الصلوة

طرف دوزخ کی ہی کہہ تو اے محمد واسطے بندگان میرے کی ایسے وہ بندے کہ ایمان لائے قائم رکہیں نماز کو

وينفقوا مما رزقناهم سرا وعلانية من قبل ان ياتي

اور خرچ کریں اوس چیز کو کہ روزی دی ہے ہمنے اونکو پوشیدہ اور آشکارا قبل اسکی کہ آوے وہ

يوم لا بيع فيه ولا خلال ○ الله الذي خلق السموات

دن کہ نہ خرید و فروخت ہے بیچ اوسکی اور نہ دوستی خدا ایسا ہے کہ پیدا کیا آسمانوں

والارض وانزل من السماء ماء فاخرج به من الثمرات

اور زمین کو اور نازل کیا آسمان سے پانی کو پس نکالا اوسی پانی سے انواع میوون کو

رزقا لكم وسخر لكم الفلك لتجري في البحر بامره وسخر لكم

درحالیکہ وہ میوے روزی ہیں واسطے تمہارے اور تابع کیا واسطے تمہارے کشتیوں کو تاکہ جاری ہوں بیچ دریا کے ساتھ فرمان اوسکے اور تابع کیا

الانهار ○ وسخر لكم الشمس والقمر دائبين وسخر لكم

نہروں کو اور تابع کیا واسطے تمہارے آفتاب اور ماہتاب درحالیکہ ہمیشہ حرکت کرتے ہیں

الليل والنهار ○ وآتاكم من كل ما سألتموه وان تعدوا

رات اور دن کو اور دیا تمکو موافق مصلحت کے بعضی ہر چیز سے کہ سوال کیا تم نے اوسکا اور اگر حساب کرو

ابراهيم ع

نعمت الله لا تحصوها ان الانسان لظلوم كفار ○

نعمت خدا کو بیشمار نکر سکو گے تم اوسکا ... تحقیق آدمی ہر آئینہ بہت ظالم ہی اور بڑا ناشکرا ہی

فوائد قل لعبادي الذين آمنوا يقيموا الصلوة وينفقوا یعنی ای محمد حکم کر ہمارے

بندوں کو کہ جو ایمان لائے ہیں نماز کو ادا کریں اور زکوة دیں تیری حکم کرنی سی غرض ادا کرنی

اور نفقہ دینی کی ہے اس زکوة فرض ہی اور تمام نفقہ واجبی ماں باپ اور اولاد اور جورو

کا اور ... کہ ہمنی اونکو روزی دی ہی ... نفقہ کیا حال ... پوشیدہ اور ظاہر ...

کہ ہر حال نفقہ دینی کا شغل رکھیں ... اکثر علما کی مراد پوشیدہ سی ... اور ظاہر

مراد ... جیسی ... اور دینی ... پوشیدہ کرنا ... بہتر ہے

کہ ریا ... اور ... ظاہر ... کو رفع تہمت کا ہوجاتا ہی حاصل یہہ ہی

کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ بہت کوشش کرو نماز پڑہنی اور زکوة دینی ... اوس دن کی کہ جسمیں خرید

اور فروخت ہوگا کہ جسکی ... نہیں ... کچھہ خرید کی تدارک اوس ... کا کسی کرنا

مراد اوس دن سے روز قیامت ہے یعنی قبل قیامت کے اعمال نیک کرو اور نہیں وہ روز ہی کہ دوستی

کسی ساتھہ ... کی کہ موجب شفاعت ... کا ہو فوائد ... وسخر لكم الليل و

والنهار وآتاكم من كل ما سألتموه ... حاصل اسکا یہہ ہی کہ

حق تعالی نی آفتاب و ماہتاب کو مسخر ... کیا درحالیکہ ہمیشہ اور ایک حالت ... حرکت کرتی

... اصلاح ... لائق ... پرورش ... سلطنت ...

واذ قال ابراهيم رب اجعل هذا البلد آمنا واجنبني

... کہا ابراہیم نے اے پروردگار میرے کردان اس شہر مکہ کو جاے امن کا اور دور رکھہ

وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ

اور لڑکوں کو میرے کہ عبادت کریں ہم اصنام کی ای پروردگار میرے بیشک اونہوں نے اصنام گمراہ کیا بہت کو

النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ

آدمیوں میں سے پس جس شخص نے کہ پیروی کی میری پس بیشک وہ مجھ سے ہے اور جس شخص نے کہ نافرمانی کی میری پس بیشک تو بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ۝ رَبَّنَا اِنِّيْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ

مہربان ہے ای پروردگار میرے بیشکہ میں نے ساکن کیا بعضی فرزندان اپنی کو ساتھ ایک جنگل کے کہ غیر صاحب

زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ

زراعت ہے نزدیک گھر تیری کہ معظم ہے ای پروردگار ہمارے تاکہ برپا کریں وہ نماز کو پس کر دل

اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ

دلہای بعضی لوگوں کا کہ میل کریں طرف اونکی اور روزی دے اونکو انواع میووں سے

لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝ رَبَّنَا اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ

تا اینکہ شکر کریں وہ ای پروردگار ہمارے بیشکہ تو جانتا ہے اوسکو جو کہ چھپاتے ہیں ہم اور جو کہ ظاہر کرتے ہیں

وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

اور نہیں پوشیدہ اوپر خدا کے کوئی چیز بیچ زمین کی اور نہ بیچ آسمان کی جمیع حمد ثابت واسطے اللہ

الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ

ایسا خدا کہ بخشا واسطے میری ساتھ بڑھاپے کی اسمعیل اور اسحاق کو بیشکہ پروردگار میرا سننے والا

الدُّعَآءِ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا

دعا کا ہے ای پروردگار میرے کر مجھکو برپا رکھنے والا نماز کا اور اولاد میری سے ای پروردگار ہمارے

وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

اور قبول کر دعا میری کو ای پروردگار ہمارے بخش تو مجھکو اور والدین میرے کو اور مومنین کو

ع يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا

اوس دن کہ برپا ہو حساب اور نہ گمان کر ای محمد خدا کو بیخبر اوس چیز سے

يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۝

کہ کرتے ہیں ستمگر سوائے اسکے نہیں کہ تاخیر کرتا ہے عذاب اونکا واسطے اوس دن کہ کھلی رہینگی بیچ اوسکے آنکھیں

مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْئِدَتُهُمْ

دوڑتے ہونگے جلدی کرنیوالے ہونگے طرف آسمان کی اوٹھانیوالے سر اپنے کے نہ پھریگی طرف اونکی آنکھ اونکی اور دل اونکے

هَوَآءٌ ۝ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ

خالی ہونگے اور ڈرا تو لوگوں کو اوس دن سے کہ آویگا اونکو عذاب پس کہینگے وہ لوگ

ظَلَمُوْا رَبَّنَا اَخِّرْنَا اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ

کہ ستم کیا نفسوں اپنی کو ای پروردگار ہمارے تاخیر کر عذاب ہمارا مہلت نزدیک تک تا قبول کریں ہم دعوت تیری کو اور پیروی کریں

الرُّسُلَ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۝

رسولوں کی آیا نہ تھے تم قسم کہاتے تھے تم آگے اسکے کہ نہیں ہے تمکو زوال کچھ

وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ

اور ساکن ہوئے تم بیچ مکانوں کے اون لوگوں کی کہ ظلم کیا اونہوں نے نفسوں اپنے پر اور ظاہر ہوا

لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ۝ وَقَدْ

تمکو کس طرح سلوک کیا ہم نے اونسے اور بیان کیا ہمنے واسطے تمہارے مثل کو اور تحقیق

مكروا مكرهم وعند الله مكرهم وإن كان مكرهم

اور مکر کیا اونہوں نے ساتھ مکر اپنے کی اور نزدیک خدا کی ہی جزا مکر اونکی کی اور نہ تھا مکر اونکا

لتزول منه الجبال ۝ فلا تحسبن الله مخلف وعده

تاکہ دور ہوں اوس سے کوہہا پس نہ گمان کر تو خدا کو کہ خلاف کرنیوالا وعدہ کا اپنے

رسله إن الله عزيز ذو انتقام ۝ يوم تبدل الأرض

پیغمبروں اپنے سے بدرستیکہ خدا غالب ہے صاحب انتقام ہے بیچ اوس دن کی کہ بدلی جاوے زمین

غير الأرض والسماوات وبرزوا لله الواحد القهار ۝

سوا اس زمین کے اور آسمانہا سوا اس کے اور ظاہر ہونگی خلائق واسطے خدا ایک کے جو غلبہ کرنیوالا ہے

وترى المجرمين يومئذ مقرنين في الأصفاد ۝

اور دیکھیگا تو گناہگاروں کو بیچ اوس دن کی درحالیکہ باندھے گئے ہونگے بیچ طوق اور بند کے

سرابيلهم من قطران وتغشى وجوههم النار ۝

پیراہن اونکی قطران سے ہیں اور چھپالیتی ہیں روہا اونکی کو آتش

ليجزي الله كل نفس ما كسبت إن الله سريع

تاکہ جزا دے خدا ہر شخص کو اوس چیز کی کہ کیا ہے بدرستیکہ خدا جلد

الحساب ۝ هذا بلاغ للناس ولينذروا به وليعلموا

حساب لینے والا ہے یہہ قرآن کافی ہے واسطے لوگوں کی اور تاکہ ڈرائے جائیں ساتھ اسکے اور تاکہ جانیں وہ

أنما هو إله واحد وليذكر أولوا الألباب ۝ ع

کہ وہ معبود ہے یکتا ہی اور تاکہ پند لیویں صاحبان عقل

وان كان مكرهم لتزول منه الجبال ۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے نقل کی ہی کہ
یہہ آیہ قصہ نمرود میں کنعان میں اوتری اور کیفیت اوسکی یہہ ہی کہ جب کہ نمرود ملعون نے
ابراہیم کی آتش سی نجات دیکہی تو کہا اوسنی کہ ابراہیم کا خدا بہت بزرگ ہی کہ اوسکو آتش عظیم سی
نجات دی چاہتا ہوں کہ اس آسمان پر جاؤں اور اوسکی خدا کو دیکھوں ارکان دولت نی عرض
کی کہ آسمان بہت بلندی ہے آسانی جانا میسر نہیں ہی حکم کیا کہ ایک مینار بلند تیار کرو چنانچہ مدت
سہ سال میں درست ہوا جب کہ اوس مکان پر گیا دیکھا کہ آسمان ویسی قدر بلندی ہے کہ زمین سی
تہا متحیر ہوا اور کہا کہ کیا تدبیر کیا جاوی آخر الامر دوسری دن وہ مینار گرا اور بہت سی خلائق
ہلاک ہوئی بسبب اسکی نمرود نی غصہ میں آکر کہا کہ میں آسمان پر جاکر خدای ابراہیم سی جنگ کرونگا
بعد اسکی چار کرگس کو پرورش کیا نہایت قوت دار ہوئی اور ایک صندوق بہار گوشہ تیار کیا
اور دو دروازے اوسمیں رکہی ایک اوپر اور ایک نیچی اور چار طرف اوسکی چار نیزی نصب کی
اور اون کرگسونکو چند روز گرسنہ رکہا اور چار مردی اوسپر باندہ دی اور اون کی
جسم میں صندوق کو باندہا بسبب گرسنگی کی اوس صندوق کو پرواز میں لائی آپ اور ایک
رفیق اوسکی [illegible] بعد ایک شبانہ روز کی دروازہ بالا کو کہولکر دیکھا کہ آسمان ویسی ہی
ہی [illegible] سی کہا کہ دریا میں سی دیکھو کہ زمین کس قدر دور ہی اوسنی کہا کہ سوای پانی کی کچھ
نظر نہیں آتا بعد اسکی ایک شبانہ روز اور اوپر گیا پہر وہی حال پر آسمانکو دیکھا اور جانب
زمین اندہیرا اور تاریکی دیکہی گہبرایا اور کہا کہ ان کرگسونکو اوپر نیزونکی باندہو اور مردونکو
نیچی تاکہ [illegible] طرف زمین کی رخ کریں لکہا ہی وقت نیچی آنی کی اوسکی اور جبہہ اون کرگسون
کی ظاہر ہوئی کہ کوہسار [illegible] سن ہو جاوینگی اور اکثر روایت میں آیا ہی کہ کوہان سی [illegible]

حضرت شہزادی [illegible] بیٹیکا وگوہون آلودہ دیکہا اوسوقت کہا اوسنی کہ کاش آسمان [illegible] عذاب ظاہری
وہ تیر ایک مچہلی پر لگا تہا کہ وہ مچہلی دریا مین ہی وہ دریا بابین شہر مین و آسمان ہی قولہ تعالی
من قطران تغشی وجوہہم النار قطران ایک روغن سیاہ ہی
کہ شتر خارشتی کو ملتی ہین کہ اوسکی حدتسی خارش دور ہوجاتی ہی تکملہ کلمہ طیبہ
اٹہہ حرف ہین زبر اوس کا نوسی گیارہ حرف ہین زبر و بینات اوس کا ایک سو
ستتر ہوتی ہین اور مجموع اوس کا ایک ہزار اٹہاسی نکلی اوس سی
یہہ عبارت دعوة المرسلین
بانبیاء اہم جفاء قولہ تعالی کشجرة طیبة نو حرف ہین بینات
اوس کا نوسی ستتر ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت ہی ہی محمد لا فی جد
وفی لہ وعہد
چہہ حرف ہین بینات اوس کا ایک سو اسی نکلی اوس سی یہہ عبارت ہو
عد
تہادی جبلاً قولہ تعالی کشجرة خبیثة دس حرف ہین زبر [illegible] کا دو ہزار
چار سی پس نکلی اوس سی یہہ عبارت وہی غاصب حق آل محمد الزکی
۳۱ ۱۰۹۳ ۱۰۸ ۳۲ ۹۲ ۹۰
قولہ تعالی نعم
اٹہہ حرف ہین بینات اوس کا تین سو ساٹہہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہ
علی الہنا ... وفی النبی
لی یہہ ثابت ہی کہ محمد بن یعقوب کہ اوننی ابا عبداللہ علیہ السلام سی روایت کی

ایاتہا ... کلماتہا ... سورة الحجر مکیة حروفہا ... رکوعہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہون ساتہہ نام خدای رحمن اور رحیم کے

الر تلک آیات الکتاب وقرآن مبین ○

الف اشارہ ... اشارہ جبرئیل ... اشارہ رسول ... یہہ آیتین ہین کتاب کی اور قرآن ظاہر کی

ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین ○

بہت ہی کہ دوست رکہین گی وہ لوگ کہ کافر ہوی کاش کہ ہوتی وہ مسلمان

ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل فسوف

چہوڑ دو ای محمد انہین کافرونکو کہاوین اور فائدہ مند ہون دنیا سے اور غفلت مین ڈالے انکو آرزو

یعلمون ○ وما اہلکنا من قریة الا ولہا کتاب

کہ جانین گی ... اور نہین ہلاک کیا ہم نی کسی اہل دیہہ کو مگر یہہ کہ واسطی اوسکی ایک اجل

معلوم ○ ما تسبق من امة اجلہا وما یستاخرون ○

معلوم ہی نہین سبقت کر سکتی کوئی امت موت ہلاکت اپنی سی اور نہ طلب تاخیر کر سکتی ہی

وقالوا یا ایہا الذی نزل علیہ الذکر انک لمجنون ○

اور کہا اونہون نی ای وہ شخص کہ نازل کیا گیا اوپر اوسکی قرآن بیشک تو ہر آئینہ دیوانہ ہی

لوما تاتینا بالملائکة ان کنت من الصادقین ○

کیون نہیں لاتا تو واسطی ہمارے فرشتون کو تا گواہی دین تیری اگر ہی تو راست گویون سی

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝

نہیں اتارتے ہم ملائکہ کو مگر ساتھ حق کی اور اگر نازل کرتے ہم ملائکہ کو تو ہوتے وہ اوسوقت [illegible]

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

ہم نے ہی نازل کیا قرآن کو [illegible] اوسکی نگہبانی کرنیوالے ہیں اور بہ تحقیق بھیجا ہی ہم نے [illegible]

مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا

آگے تجھ سے بیچ گروہ سابقین کی اور نہیں آتا ہی اونکو کوئی رسول مگر

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ

ہے وہ ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے اسطرح لاتے ہیں ہم قرآن کو بیچ دلوں کے

الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

[illegible]

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ

اور اگر کھولیں ہم اوپر ان کفار کی ایک دروازہ آسمان سے پس ہوں وہ بیچ اوسکی

يَعْرُجُوْنَ ۝ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝ ع

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ وَ

[illegible]

حَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ

[illegible]

السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا

[illegible]

وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ۝

[illegible]

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ۝

[illegible]

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ

[illegible]

مَّعْلُوْمٍ ۝ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ

[illegible]

مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ۝ وَاِنَّا لَنَحْنُ

[illegible]

نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْنَا

[illegible]

الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ○ وَ

اگلی لوگوں کو تم میں سی اور ہم نے البتہ تحقیق جانے ہم پیچھے آنیوالوں کو بھی اور

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ○ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

بیشک پروردگار تیرا وہی ہے کہ جمع کریگا خلائق کو بیشک وہ درست کردار اور جاننیوالا ہے اور البتہ تحقیق کہ پیدا کیا

الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ○ وَالْجَانَّ

آدمی کو سی خشک سی کہ وہ تھی بیچ گل سیاہ کے کہ وہ تصویر کی گئی تھی اور جن کو پیدا کیا

خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ ○ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ

پیدا کیا تھا اوسکو پیشتر ازخلق آدم کے آتش سوزندہ سے اور یاد کر اوس وقت کہ کہا پروردگار تیرے نے

لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ○

واسطے ملائکہ کی بیشک میں پیدا کرنیوالا ہوں آدم کو گل خشک سی کہ گل سیاہ رنگ صورت کی گئی

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ

پس جس وقت کیا درست کیا میں نے اوسکو اور ڈالا میں نے بیچ اوسکی روح مخلوق اپنی سے پس گر پڑو تم واسطے اوسکے سجدہ کرنیوالی

فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ○ إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ أَنْ

پس سجدہ کیا فرشتوں نے سب کے سب نے مگر ابلیس نے کہ انکار کیا اس بات کا

يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ○ قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ

کہ ہووے سجدہ کرنیوالوں سے کہا اے ابلیس کیا ہی تجھ کو کہ نہ ہووے ساتھ

السَّاجِدِينَ ○ قَالَ لَمْ أَكُنْ لِأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِنْ

سجدہ کرنیوالوں کی کہا ابلیس نے نہیں ہوں میں تاکہ سجدہ کروں میں واسطے آدم کی کہ پیدا کیا تو نے اوسکو گل خشک

مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ○ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ○

گل سیاہ سی کہ صورت دی گئی کہا ابلیس پس باہر جا تو اس سے پس بیشک تو راندہ گیا ہے

وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ○ قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي

اور بیشک اوپر تیرے لعنت ہے روز جزا تک کہا ابلیس نے اے پروردگار میرے پس مہلت دے مجھکو

إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ○ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ○ إِلَىٰ يَوْمِ

تا اوس روز کہ لوگ برانگیختہ ہوں کہا خدا نے پس بیشک تو مہلت دی ہوئوں سے تا روز

الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ○ قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ

وقت معلوم کی کہا ابلیس نے کہ رب میرے بسبب گمراہ کرنے تیرے مجھکو ہر آئینہ زینت دونگا واسطے انکے

فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ○ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

بیچ زمین کے اور ہر آئینہ گمراہ کرونگا میں اون سبکو مگر بندگان تیرے کو اون میں سے

الْمُخْلَصِينَ ○ قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ○ إِنَّ عِبَادِي

خالص کئی گئی ہیں کہا خدا نے یہ طریق مخصوص کا راہ حق کہ لازم ہے اوپر میرے سیدھا بیشک بندے میرے

لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ ○

نہیں ہے تجھکو اوپر اونکے تسلط مگر وہ شخص کہ متابعت کری تیری گمراہوں سے

وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ○ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ

اور بیشک جہنم وعدہ گاہ اون سب کی ہے واسطے اوسکی سات دروازے ہیں

لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ

واسطے ہر دروازی کی اون گمراہوں سے ایک گروہ ہی کہ قسمت کیا گیا ہی

قولہ وَمَن لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ مراد اس سے یہ ہے کہ وہ جو نہیں تمہاری [illegible] اولاد
اور خدمت کار اور کنیزان غیرہ ہیں قولہ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ
معنی صلصال کی گل خشک کی ہیں کہ وہ پکائی نہ گئی ہو اور حمأ گل سیاہ ہے اور مسنون
کی تصویر کردہ شدہ کی ہیں کہ اوس سے شکل تیار ہوئی آدم کی قولہ نفخ کرنی روح کی اور
داخل کیا یعنی روح پیدا کی ہوئی اپنی کو اور روح پڑنی سے آدم زندہ ہوئی قولہ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ
دوزخ کی سات ہیں کہ ہر در میں ایک گروہ جاوینگی پہلا طبقہ جہنم ہے کہ وہ جای گنہگاران
توحید ہے دوسرا طبقہ لظی ہے کہ مقام ترسایان اور تیسرا حطمہ کہ ماوای یہودان اور چہارم سعیر کہ
مکان ستارہ پرست ہے اور پنجم سقر کہ جای [illegible] ہو گا اور ششم جحیم کہ محل مشرکان اور ساتواں ہاویہ وہ جگہ
پائینگے کہ جای جمیع منافقین ہے روایت ہے کہ [illegible]
[illegible] کی ہر [illegible] حضرت نے اس آیہ کو تلاوت کیا اوس [illegible] نعرہ مارا اور بیہوش ہوا اور [illegible]
جناب [illegible] فارغ ہوئی [illegible]
ہو کا [illegible]
[illegible]
اور کہا [illegible]

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ ۝ وَنَزَعْنَا
[illegible]
مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ۝ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا
[illegible]

نَصَبٌ وَمَا هُم مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ ۝ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا
[illegible]
الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ
بخشنے والا مہربان اور یہ کہ عذاب وہی عذاب
الْأَلِيمُ ۝ وَنَبِّئْهُمْ عَن ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ
دردناک ہے اور خبر دی ان کو مہمانوں ابراہیم کی [illegible]
فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ إِنَّا مِنكُمْ وَجِلُونَ ۝ قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا
[illegible]
نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ۝ قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَن مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ
[illegible]
فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ۝ قَالُوا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُن مِّنَ الْقَانِطِينَ ۝
[illegible]
قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ ۝ قَالَ
[illegible]
فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ۝ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ
[illegible]
مُّجْرِمِينَ ۝ إِلَّا آلَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا امْرَأَتَهُ
[illegible]

قَدَّرْنَا اِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِیْنَ ○ قوله تعالیٰ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ الآیہ ماذیب البیت

مقدر کیا ہمنی ہمانکو بیشک وہ البتہ رہنی والون میں ہی باصافت علوم ہم ناہی یعنی وہ علی ابن ابیطالب استوار ا محکم

ہی اور کتاب ظُرَفْ مین ہی حسن بن حسن یزدی کہ اہل سنت سی ہی یہہ حدیث اہل قتادہ سی نقل کی ہی حسن

کی زیارت بامعافات اور یعنی وسکی یہہ ہی هٰذَا طریق علی بن ابیطالب علیہ السلام دینہ مستقیم

فاتبعوه وتمسکوا به فانه واضح لاعوج فیه قوله تعالیٰ اِنَّ عِبَادِیْ الآیہ یعنی سبحانہ تعالیٰ عصمت اور

لطف باہی کی مگر اور لغزش شیطان سی بی ور یاک کہتا ہی مگر جو شخص کہ پیروی اوسکی کریگا تو البتہ وہ

اوسی تسلط پاویگا اور سفیان عتبہ نی تفسیر اس آیہ مین لکھا ہی کہ بندی میری کو گناہ مین ڈالی تو کیا عفو

میرا اوسکو پہنچیگا اور اوس گناہ کو دور کریگا مگر ہی اور مغفرت میری کہ تمام عمر گمراہ کریگا اجسات

بخشدونگا اور معاف کرونگا اور معاف کرونگا لیکن وہ شخص کہ پیروی تیری کرینگی

تیری وہ پر حلتی الا نہ کا تو اوسپر قابو پاویگا بدرستیکہ دوزخ وعدہ گاہ ہی ان سبکی یعنی تو اور جو تیرا کہا مانین

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ۨالْمُرْسَلُوْنَ ○ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ

پس جس کہ آئی نزدیک ولاد لوط کی ملائکہ کہا لوط نی بدرستیکہ تم گروہ ہو کہ نہین پہچانتا ہون

قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ○ وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ

کہا ملائکہ نی بلکہ لائی ہین ہم ساتھ تیری وہ کہ جس کی تھی قوم تیری بیچ اوسکی شک لاتی ہین عذاب اور لائی ہم ساتھ تیری سچی کو

وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ○ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ

اور بدرستیکہ ہم راست گو ہین پس باہر لیجا اس شہر سی اہل اپنی کو ساتھ پارۂ

الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ

شب سی کہ گذری اور چل تو پیچھی پشت اونکی اور نہ التفات

مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ○ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ

کری کوئی تم مین سی اور جاو تم جس جگہ کہ حکم کی گئی ہو تم اور وحی کی ہمنی طرف لوط کی

ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ○ وَجَآءَ

اس امر کی تحقیق کہ بنیاد اس گروہ کی قطع کی گئی ہی درحالیکہ صبح کرنیوالی ہونگی اور آئی

اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ○ قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ

اہل مدینہ درحالیکہ خوش ہوتی تھی واسطی کر لواطہ وغیرہ کے کہا لوط نی بدرستیکہ یہہ گروہ مہمان میری ہین

فَلَا تَفْضَحُوْنِ ○ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ○ قَالُوْٓا اَوَلَمْ

پس فضیحت نہ کرو مجھی اور ڈرو تم خدا سی اور نہ ذلیل کرو مجھی کہا قوم لوط نی آیا نہین

نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ

منع کیا تھا ہمنی تجھکو ضیافت کرنی لوگون سی کہا لوط نی کہ یہہ بیٹیان میری ہین اگر ہو تم

فٰعِلِيْنَ ○ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ○ فَاَخَذَتْهُمُ

کرنیوالی قسم ہی عمر تیری کی یا محمد بدرستیکہ قوم لوط ہر آئینہ بیچ غفلت اپنی کی سرگردان تھی پس پکڑ لیا اونکو

الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ○ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا

آواز خوفناک نی درحالیکہ آفتاب بلند ہوا تھا پس کیا ہمنی بالا اونکی کو پائین اونکی اور برسایا ہمنی

عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ○ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

اوپر اونکی سنگ گل محکم سی بدرستیکہ بیچ اسکی ہر آئینہ نشانیان ہین

لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ○ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ○ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

واسطی عاقلون کی اور بدرستیکہ وہ جا ہر آئینہ درمیان راہ کی ہی کہ مسافر نزول کرتی ہین بدرستیکہ بیچ اسکی

لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ○ وَإِنْ كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ ○

ہر آئینہ نشانیاں ہیں واسطے مومنین کی اور بیشک تھی قوم ... ہر آئینہ ستم گاروں سے

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ ○ وَلَقَدْ كَذَّبَ ع

پس انتقام لیا ہم نے اون سے اور بیشک اہل دونوں کی ہر آئینہ ساتھ راستہ روشن کے ہیں اور ہر آئینہ تحقیق کہ تکذیب کی

أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ○ وَآتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا

قوم دیار حجر نے یعنی ثمود نے رسولوں کی اور دیا ہم نے اونکو معجزات اپنی کو پس تھے اوس معجزات سے

مُعْرِضِينَ ○ وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ ○

روگردانی کرنیوالے اور تھے وہ کہ تراشتے تھے پہاڑوں سے گھر ویکو در حالت پناہ میں تھے

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ○ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا

پس لیا اونکو آواز مہیب نے وقت صبح کی پس نہ غنی کیا اونکو اوس چیز نے کہ تھے وہ

يَكْسِبُونَ ○ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

کہ کسب کرتے تھے اور نہیں پیدا کیا ہم نے افلاک اور زمین اور اوس چیز کو کہ درمیان دونوں کے

إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ ۖ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ○

مگر ساتھ حق کی اور بیشک قیامت آنیوالی ہے پس درگذر ساتھ درگذر نیک کی

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ○ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا ركوع

بیشک پروردگار تیرا وہی آفرینندہ ہے دانا ہے اور ہر آئینہ تحقیق دیا ہے ہم نے تجکو سات آیت

مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ○ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا

سورہ فاتحہ کی اور قرآن بزرگ کو نہ دراز کر اپنی دونوں آنکھوں طرف

ع

مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ

اوس چیز کہ برخوردار کیا ہم نے ساتھ اوس کے قسمہا کو اون میں سے اور مت غمگین ہو اوپر اونکی اور پست کر

جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ○ وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ○

بازو اپنی کو واسطے مومنین کے اور کہہ بیشک میں ڈرانیوالا ظاہر ہوں

كَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ○ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ ○

جیسے کہ نازل کیا ہم نے عذاب کو اوپر قسمت کرنیوالوں کی ایسا وہ کہ کیا انہوں نے قرآن کو پارہ پارہ

فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ○ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

پس قسم ہے رب تیری کی ہر آئینہ سوال کرینگے ہم اون سے تمام اوس چیز سے کہ تھے کہ عمل کرتے تھے

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ○ إِنَّا كَفَيْنَاكَ

پس ... کر تو ساتھ اوس چیز کی کہ حکم کیا گیا اور کنارہ کر مشرکوں سے بیشک ہم کفایت کی ہے تجکو

الْمُسْتَهْزِئِينَ ○ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۚ

ہنسی والوں سے ایسے وہ کہ کردانتے ہیں ساتھ خدا کی معبود دیگر کو

فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ○ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ

پس قریب ہے کہ جانینگے وہ اور ہر آئینہ تحقیق کہ جانتے ہیں ہم بیشک تو تنگ ہوتا ہے سینہ تیرا

بِمَا يَقُولُونَ ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السَّاجِدِينَ ○

ساتھ اوس چیز کے کہ کہتے ہیں پس تسبیح کر ساتھ حمد رب اپنی کی اور ہو تو نماز گزارندگان سے

ع وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ○

اور عبادت کر رب اپنی کی تا آنکہ آوے تجھے موت

ع لیا سائرِ قبیلین درشکیه اہل سند وہم باہل کتاب اور مدین ہر آئینہ براد وہ حسن
ہین کہ لوک وہان کہ رتی ہیا اور طیبی میں ور نام رکھنا راوکا ساتہہ لفظ امام کی علی ہی کہ جو
کوئی اوس ... اوکی پیروی بجا کری مقصد کو پہنچتا ہی قولہ ع سبعا من المثانی والقران العظیم
قرآنکو مثانی اسواسطی کہتی ہین کہ احکام اور قصص اوسکی تثنی واقع ہوئے ہین یعنی دو دو دفع مکرر ذکر ہوا
اور سات آیت سی مراد سورہ فاتحہ ہی اور تکرار سورہ فاتحہ کی اس حیثیت سی ہی کہ نماز مین دو مرتبہ تلاوت
کی جاتی ہی بنا اسکی کہ اکثر الفاظ اوسکی مکرر واقع ہوئے ہین کبار صحابہ نی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سی
روایت کی ہی کہ الحمد للہ رب العالمین سات آیت ہین کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم از جملہ اونکی
ہی اور ابی بن کعب سی روایت ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا حق تعالی نی توریت و انجیل اور
زبور اور فرقان مین کوئی فضل اس سی بہتر نازل کی اور اگر کوئی افضل اوس سے ہوتا حق تعالی قرآن
مین نازل فرماتا قولہ تعالی ولقد آتیناک سبعا من المثانی الخ قل انی انا النذیر کما انزلنا علی المقتسمین
درشکیه مین خوف سند ہ ہون ایسا عذاب جسطرح کہ نازل کیا ہمنی عذاب اونپر تقسیم کنندگان کی ایسی قوم کہ ٹکڑا
اونہون نی قرآنکو پارہ پارہ اور بعضی کہتی ہی بنا بر استہزا کی کہ سورہ بقرہ واسطی ہمارے ہی اور بعضی
کہتی اور بعضی کہتی ہی کہ سورہ نمل کو ہمکو دو اور باقی کو تم لو اور بعضی کہتی ہی کہ ... ہمکو دو اور
باقی تم لو اور یہ بارہ جماعت تھی کہ ولید بن مغیرہ نی موسم حج مین انکو عقبات مکہ مین بہیجا تہا تا مر قافلہ حاجیونکو
روکردان کرتی پیغمبر خدا سے پس قسم رب تیری کی ہر آئینہ ہم سوال کرینگی ان سب سی اوس چیز سی کہ تہی عمل کرتی
منقول ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ بعد از بعثت کے لوگونکو خفیہ دعوت کرتی تہی ایک مدت تین
سال منقضی ہوئی اور جبرئیل نازل ہوئی اور یہ آیہ لائی فاصدع بما تؤمر یعنی اطاعت کر اوس چیز کی
کہ امر کیا گیا ہی تو اور روگردان ہو مشرکین کی طرف سی اور التفات مت کر اونسی منقول ہی کہ پانچ شخص

شخص اشراف قریش سی تہی اور آزار رسانیدن پر امر کینش بسیار کرتی تہی بنام اونکی یہ تہی ولید بن مغیرہ
عاص بن وائل اور اسود بن مطلب اور اسود بن عبد یغوث اور حارث بن قیس چنانچہ ایکروز حضرت
مسجد الحرام مین بیٹہی تہی اور جبرائیل ہمراہ تہی کہ وہ پانچون آئی اور غل مچایا مثل سابق حضرت
مین کہی اور بعد اسکی طواف حرم مین مشغول ہوئی جبرئیل نی کہا یا رسول اللہ حکم ہو تو شر انکی سی
محافظت کرون مین پس جبرئیل نی اشارہ کیا طرف ساق ولید بن مغیرہ اور کف پای عاص بن وائل اور
حارث اور سر اسود بن عبد یغوث اور چشم اسود بن مطلب اور ہر ایک ... قلیل مین ہلاک ہوئی چنانچہ ولید
دوکان تیرگر مین گیا پیکان اوس نے دامن سے اسکی لپٹا اور کھینچا نکلتا اسکو کہ جامہ اسکا در گری اوس پیکان سی ساق اسکی
مجروح کیا اور رگ شریان اوسکی قطع ہوئے اور دوزخ مین داخل ہوا اور کف پای عاص مین کانٹا چہبا
قدم اوسکا ورم کر گیا اور جہنم واصل ہوا اور یہی حارث کو خون ریز بہی لگا کہ جہنم داخل ہوا اور اسود جاری
استسقا مین مبتلا ہوا اور سر اوسکا ورم کر گیا یا کہ ہلاک جہنم داخل ہوا اور چشم اسود نابینا ہو اور سر اپنی
کو زمین پر مارتا تہا ایسکہ جہنم واصل ہوا اور بعد ہلاک کی یہ آیہ نازل ہوئی انا کفیناک درشکیه ہمنی
کفایت تیری کی شر کرنیوالون سی ایسی کہ شریک کرتی مین ساتہہ خدا کی الہ دیگر پس قریب ہی کہ جانین گی
وہ عاقبت اپنی کو اور درشکیه جانتی ہین ہم کہ تنگ ہوتا سینہ تیرا ساتہہ اوس چیز کی کہ کہتی ہین وہ
طعن و غیرہ سی پس تسبیح کر ساتہہ حمد رب اپنی کی یعنی کہہ کہ سبحان اللہ وبحمدہ اور ہو تو سجدہ کرنیوالون
سی تیرا ورد ہو ہمیشہ کہ ہر کاہ اندوہ حضرت کو پہنچتا تہا بسبب مشغول ہوتی نماز کی وہ غم زائل
ہوتا تہا اور عبادت کر پروردگار اپنی کی تا وقتیکہ آجاوی موت کہ وہ یقینی ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت
ایسا ہوتی ... باللہ کوئی یقینی مشابہ تر موت سی نہین اور روایت مین آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
بعد نزول اس آیہ کی فرمایا کہ مجہی حکم جمع کرنی مال کا نہین ملا لیکن مجہی تسبیح کرنیکا از جملہ ساجدین ...

آیاتہا ۱۲۸ کلماتہا ۱۸۴۱ سورة النحل مکیۃ رکوعہا ۱۶ حروفہا ۷۷۰۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام خدا کے رحمن اور رحیم کی

اتیٰ امر اللہ فلا تستعجلوہ سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون ○

آیا امر خدا ساتھ قیامت کے پس جلدی کرو تم آنی قیامت کے پاک ہی وہ خدا اور برتر ہی اوس چیز سے کہ شرک لاتے ہیں

ینزل الملائکۃ بالروح من امرہ علیٰ من یشاء من عبادہ

نازل کرتا ہی فرشتوں کو ساتھ وحی کی حکم اپنی سی اوپر جس شخص کی کہ چاہتا ہے بندگان اپنے سے

ان انذروا انہ لا الٰہ الا انا فاتقون ○ خلق السمٰوٰت

یہ کہ ڈراؤ تم درحقیقت شان یہ ہے کہ نہیں کوئی خدا مگر ہم پس ڈرو تم ہمسے پیدا کیا آسمانوں

والارض بالحق تعالیٰ عما یشرکون ○ خلق الانسان

اور زمین کو ساتھ حق کے برتر ہی اوس چیز سے کہ شرک لاتی ہو پیدا کیا انسان کو

من نطفۃ فاذا ہو خصیم مبین ○ والانعام خلقہا

سے بس ناگاہ وہ ہوا خصومت کرنیوالا ظاہر اور چارپایوں کو پیدا کیا

لکم فیہا دفء ومنافع ومنہا تاکلون ○ ولکم فیہا

واسطے تمہارے کہ بیچ اونکی پوشش گرم ہی اور منفعتیں ہیں اور اونسی کہاتی ہو تم اور واسطے تمہارے بیچ اونکی

جمال حین تریحون وحین تسرحون ○ وتحمل اثقالکم

آرایش ہے جسوقت کہ پہیر لاتے ہو تم شام کو اور جسوقت کہ چرانی لیجاتے ہو اور اوٹہالیتے ہیں بوجہ تمہارے کو

الیٰ بلد لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس ان ربکم لرؤف رحیم

طرف شہر کے کہ نہ ہو تم پہونچنے والی اوسکی مگر ساتھ رنج اور مشقت جانوں کی بیشک پروردگار تمہارا البتہ مہربان ہے رحم کرنیوالا

والخیل والبغال والحمیر لترکبوہا وزینۃ ویخلق ما لا

اور پیدا کیا اسپان اور استر اور خر کو تاکہ سوار ہو تم اونپر اور زینت کی واسطے اور پیدا کرتا ہی جو چیز کہ نہیں

تعلمون ○ وعلی اللہ قصد السبیل ومنہا جائر ولو شاء

جانتی ہو تم اور اوپر خدا کی ہی بتلانا راہ نیک کا اور بعضی اون میں سی راہ کج ہی اگر چاہتا خدا

ع لہدیٰکم اجمعین ○

البتہ ہدایت کرتا سبکو

ابی بن کعب نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہی کہ جو شخص اس سورہ کو پڑہے حق تعالیٰ حساب اوس سے نہیں لیتا اور اوسکو جو نیک دیتا ہی اور محمد بن مسلم نے ابی جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو شخص ہر ماہ اس سورہ کو پڑہے حق تعالیٰ ستر انواع کی بلا کی اوس سے دور کرتا ہی کہ کمترین اوسکا جنون اور خباثت اور برص ہی اور مسکن اوسکا جنت عدن ہی کہ وہ بہترین سب جنتوں سے منقول ہی کہ جسوقت آیہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر حق تعالیٰ نی نازل کیا کافروں نی بایکدیگر کلام کیا کہ محمد کہتی ہیں کہ قیامت نزدیک ہوئی ہی پس توقف ہو کر چند روز ترک شرک اور انکار کا کیا اور منتظر رہی ہرگاہ کہ اثر نہ پایا پہر سر غا وا اور کفر پر مستعد ہوئی اوس وقت میں یہ آیت نازل ہوئی اقترب للناس حسابہم وہم فی غفلۃ معرضون یعنی قریب ہوا ہی واسطے لوگوں کی حساب اونکا درحالیکہ وہ بیچ غفلت کی اعراض کرنیوالی ہیں بعد نزول اسکی خوفناک ہوئی اور منتظر اوسکی رہی جب آثار اوسکی ظاہر نہ ہوئی زبان استہزا اور انکار کی

اور کہا اونہوں نی کہ ای محمد جو کچھ کہ کہا تہا تمنی اترا و نکا ظاہر ہوا یہ آیۃ نازل ہوا أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ
فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ آیا نزدیک ہوا ہی حکم خدا کا کہ ساتہہ قائم ہونی
قیامت کی یا ساتہہ عذاب کفار کی پس جلدی نکرو تم پاک ہی وہ خدا اور برتر ہی اوس چیز سی کہ
شریک لاتی ہین وہ بہیجتا ہی فرشتونکو وحی یا قرآن کہ سبب حیات دلونکی ہی اور بعضی کہتی ہین
کہ مراد روح سی جبرئیل ہی یعنی ملائکہ ہمراہ جبرئیل نازل ہوتی فرمان حق تعالی سی جس شخص پر کہ چاہتا ہی
بندگان اپنی سی اور کہتی ہین وہی فرشتی کہ اعلام و آگاہ کرو بدرستی کہ شان یہہ ہی کہ نہین
کوئی خدا مگر مین پس ڈرو تم مجہسی کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو ساتہہ حق کی ساتہہ علم و حکمت
اور غرض صحیح کی اور برتر ہی اوس چیز سی کہ شریک واسطی اوسکی کرتی ہین اور پیدا کیا انسانکو نطفہ
اور مراد نطفہ سی آب منی ہی پس ناگاہ وہی انسان خصومت کرنی والا ہوتا ہی ظاہر اور مراد
اس سی ابی ابن خلف ہی کہ استخوان کہنہ اور بوسیدہ آدمی کا نزدیک پیغمبر کی لایا اور کہا
کسطرحسی اسکو زندہ کر سکتی ہین حق تعالی نی اوسوقت آیت بہیجی کہ جسطرحسی کہ ہمنی انسانکو نطفہ سی
پیدا کیا اسیطرح سی ہم استخوانہا ہی کہنہ کو بہی زندہ کر سکتی ہین اور پیدا کیا ہمنی چارپایونکو واسطی تمہارسی کہ بیچ او
پوشش ہی پشم وغیرہ سی اور منفعتہا ہی دیگر مثل شیر اور کرایہ اور سواری اور تجارت وغیرہ کی اور واسطی تمہاری
بیچ اونکی زینت ہی جسوقت کہ لاتی ہین وہ واسطی راحت کی چراگاہ سی اور جسوقت کہ جاتی ہین چراگاہ کو اور اوتہاتی
ہین بارہا [illegible] تمہاری طرف [illegible] کی کہ نہ تہی تم پہنچنی والی [illegible] بدرستیکہ رب تمہارا مہربان اور رحیم ہی [illegible]
زینۃ ویخلق ما لا تعلمون یعنی پیدا کیا حق تعالی نی قسم قسم اون شترو اور خچر کو تاکہ سوار ہو تم اونپر اور زینت [illegible]
ہوئی زینت اور [illegible] ولو شاء لهداكم یعنی اگر ارادہ کرتا خدا راہ دکہانا سبکی کو [illegible]
[illegible] لیکن [illegible] اظہار حکمت [illegible] کہ اس [illegible] اور [illegible]

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ
اور اوتارا ہی کہ نازل کیا آسمان سی پانیکو واسطی تمہاری ہی اوس می پینا ہی اور اوس سی
شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ○ يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ
درخت ہین کہ بیچ اونکی چراتی ہو اور پیدا کرتا ہی واسطی تمہاری سبب اوسکی زراعت اور زیتون کو
وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً
اور درخت خرما اور تاک انگور کو اور ہر ثمرات سی کہ بیچ اسکی ہر آینہ نشانی ہی واسطی اوس
لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ○ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَ
قوم کے کہ فکر اور تامل کرتی ہین اور مسخر کیا واسطی تمہاری شب اور روز اور خورشید اور
الْقَمَرَ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ
ماہ کو اور ستارے بہی تابع کیتی گئی ہین بحکم اوسی خدا کے بدرستیکہ بیچ اسکی ہر آئینہ نشانیان ہین
لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ○ وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا
واسطی اوس قوم کی کہ عقل رکہتی ہین اور اوس چیز کو کہ پیدا کیا واسطی تمہاری بیچ زمین کی درحالیکہ مختلف ہین
أَلْوَانُهُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ○ وَهُوَ الَّذِي
رنگہا اوسکی بدرستیکہ بیچ اسکی ہر آئینہ نشانی ہی واسطی اوس قوم کی کہ فکر کرتی ہین اور وہ خالق اللہ
سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ
کہ مسخر کیا دریا کو تاکہ کہاؤ تم اوس سی گوشت تازہ یعنی ماہی اور تاکہ نکالو تم اوس سی
حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَ
زیور کہ پہنتی ہو تم اوسکو اور دیکہتا ہی تو کشتیونکو کہ جاری ہین بیچ اوسکی

لِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○ وَأَلْقَىٰ فِي
تاکہ طلب کرو تم روزی کو فضل اوسکی سی اور شاید کہ تم شکر کرو اور پیدا کیا
الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ
زمین کی کوہہائی بلند کہ یہ کہ متحرک کر دی تمکو زمین اور پیدا کیا نہرونکو اور راہونکو شاید کہ تم
تَهْتَدُونَ ○ وَعَلَامَاتٍ ۚ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ○ أَفَمَن
ہدایت پاؤ اور پیدا کیا نشانیونکو اور سبب ستارہ کی وہ ہدایت پاتی ہین آیا پس وہ
يَخْلُقُ كَمَن لَّا يَخْلُقُ ۗ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ○ وَإِن تَعُدُّوا
کہ پیدا کرتا ہی مانند اوسکی کہ نہین پیدا کرتا ہی آیا پس نہین سمجھتی تم اور اگر شمار کرو تم
نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ وَاللَّهُ
نعمت خدا کو نہ شمار کر سکو گی اوسکو تحقیق کہ خدا البتہ بخشنے والا ہی اور رحیم ہی اور خدا
يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ○ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن
جانتا ہی اوس چیز کو کہ چھپاتی ہو تم اور اوس چیز کو کہ ظاہر کرتی ہو تم اور وہ لوگ کہ عبادت کرتی ہین
دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ○ أَمْوَاتٌ
سوای خدا کی نہین پیدا کرتی ہین کچھ اور وہ اصنام پیدا کئی گئی ہین بیجان مردے ہین
غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ○
نہ زندہ اور نہین جانتے ہین وہ کہ کب برانگیختہ ہونگے

قولہ مِنْهُ شَرَابٌ یعنی منافع باران سی پینا ہی اور جینا درخت کا ہی و غیرہ قولہ فِيهِ تُسِيمُونَ اسم سوم
سی ہی اور معنی اسکی چرانیکی ہی قولہ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ معنی اس آیت مین دو احتمال مین کہ تم انکا

اور ستارے مسخر اور رام ہو بامر اور حکم خدا کی کہ جو ہر و کار سبکا بہی اوسکی ہی قسم ... تاکہ
آنچ کی گئی ہین ساتھ امر اوسکی کی اس صورت مین مسخرات صفت نجوم ہی صورت اول مین مفعول ہی
فعل محذوف کا وہ یہ ہی جَعَلَ النُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ قولہ وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ عطف ہی کا اللیل پر یعنی مسخر کیا
واسطی تمہاری لیل و غیرہ کو اور اوس چیز کو کہ پیدا کیا ہی بیچ تمہاری بیچ زمین کی سایر حیوانات
نباتات و معدنیات سی در حالیکہ مختلف ہین ہیئت و اشکال اور اقسام رکھتی ہین قولہ سَخَّرَ الْبَحْرَ
سہل اور آسان کیا دریا کو اس حیثیت سی کہ منافع اوسکی سی فایدہ مند ہو قولہ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ
بر وزن فواعل یعنی جاری ہونی والی کشتی اور چاک کرتی ہی پانی کو موج مین ... مین
مخرت السفینۃ مخرا و مخورا جسوقت کہ جاری ہو کشتی پس چاک کرتی ہی پانی کو سینہ اپنی
ساتھ آواز کی یعنی دیکھتا ہی تو کشتیونکو شگافندہ آب بیچ دریا کی قولہ رَوَاسِيَ مراد اس سی
کوہہای بلند ہین اور وجہ اسکی یہ ہی کہ جسوقت حق تعالی نی زمین کو پیدا کیا متحرک تہی ملائکہ
نی عرض کی کہ یہ بسبب حرکت کی جائی قرار کسی چیز کی نہین ہو سکتی لہذا حق تعالی نی
کوہہای بلند کو پیدا کیا تا زمین حرکت سی سکوت مین آوی قولہ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ یعنی ساتھ
ستارونکی راہ پاتی ہین قتادہ سی منقول ہی کہ ستارہ کان تین چیزکی واسطی مخلوق ہوی
مین ایک یہ ہی کہ زینت آسمان اور دوسری رجم شیاطین ہوئی اور تیسری یہی کہ
کہ بسبب اونکی راہ لیتی ہین دریا مین اور خشکی مین قولہ أَفَمَن يَخْلُقُ یعنی مشرکین آیا نہین جانتی
کہ حق تعالی خالق ہی اور اصنام خالق نہین ہین پس ... اصنام ہی کیا ... اصنام خود مخلوق ہین
إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُم
معبود تمہارا خدا ہی واحد پس وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتی ساتھ آخرت کی قلوب انکی

مُنكِرَةٌ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ ۝ لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا
انکار کرنی والی ہین اور وہی سرکشی کرتی ہین بیشبہا تحقیق جانتا ہی جو کچھ
يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ
چھپاتی ہین اور جس چیز کو کہ ظاہر کرتی ہین تحقیق وہ دوست نہین رکھتا ہی غرور کرنی والونکو
وَإِذَا قِيلَ لَهُم مَّاذَا أَنزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝
اور جس وقت کہ کہا گیا واسطی اونکی کیا چیز کو نازل کیا رب تمھارے نی کہا اونھونی قصے ہین اگلون کے
لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۙ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ
تاکہ اوٹھاوین وہ گناہ اپنی کو پورا روز قیامت مین اور بعضی گناہ اون لوگون کی
يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ۝
کہ گمراہ کرتی ہین اونکو بغیر دانش کی آگاہ ہو بری ہی وہ چیز کہ جو اوٹھاتی ہین
قوله لیحملوا اوزارهم یعنی تاکہ اوٹھاوین بار گناہون اپنی کو کامل روز قیامت اور
اور اوٹھاوین بعضی گناہ اون لوگون کی کہ گمراہ کیا ہی اونکو بدون علم کی یعنی نہین جانتی ہی کہ وہ سالک گمراہ کرتی ہین
قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُم مِّنَ
بدرستی کہ مکر کیا اون لوگون نی کہ قبل انکی تھی پس آیا حکم خدا کا بیچ بنا اونکی کے
الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِن فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ
بیچ اوسکی کی پس گری اوپر اونکی چھت جانب فوق سی اور آیا اونکو
الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عذاب اس حیثیت سی کہ نہ جانتے تھے وہ بعد اسکی روز قیامت

ع

نحل

يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تُشَاقُّونَ
رسوا کریگا اونکو اور کہیگا کہان ہین شریک ہمارے ایسی وہ کہ تھی تم جھگڑا کرتی
فِيهِمْ ۚ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوءَ
بیچ اونکی کہا اون لوگون نی کہ صاحبان علم تھی بدرستی کہ رسوائی آج کی دن اور برائی
عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ
اوپر کافرون کی ہی ایسی وہ کہ وفات دیتی ہین اونکو فرشتی درحالیکہ ستم کرنی والی ہین اپنی
فَأَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوءٍ ۚ بَلَىٰ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ
پس اقبال کیا صلح کا کہ نہین تھی کہ ہم عمل کرتی تھی برائی کیون کی فرشتی آ رہی تحقیق کہ خدا جاننے والا ہی
بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ
ساتھ اوس چیز کی کہ تھی عمل کرتی تھی پس داخل ہو تم دروازون جہنم مین درحالیکہ ہمیشہ رہنی والی
فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝ وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنزَلَ
پس برا آستانہ جو ہی جانی متکبرون کے اور کہا گیا واسطی اون لوگون کی کہ ڈرتی ہین کیا چیز نازل کیا
رَبُّكُمْ ۚ قَالُوا خَيْرًا ۗ لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا
رب تمھارے نی کہا اونھونی نیکی کو واسطی اون لوگون کی کہ نیکی کی اونھون نی بیچ اس دنیا کے
حَسَنَةٌ ۚ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ ۚ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ۝ جَنَّاتُ
اجر نیک ہی اور ہر آئینہ دار آخرت بہتر ہی اور ہر آئینہ بہتر ہی گھر متقیون کا گھر ہی جنات
عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ لَهُمْ
عدن ہی کہ داخل ہوتی ہین اوسمین جاری ہین نیچے اوسکے نہرین واسطی اونکی

نصف

فیها ما یشاؤن كذلك یجزی الله المتقین ○ الذین

بیچ اوسکی جو کچھ چاہتی ہین اوسی طرح جزا دیتا ہی اللہ متقیون کو ایسی وہ کہ

تتوفّٰهم الملائكة طیبین یقولون سلام علیكم

وفات دیتی ہین اونکو ملائکہ درحالیکہ پاکیزہ ہین کہتی ہین فرشتی سلام ہی اوپر تمہاری

ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون ○ هل ینظرون الا

داخل ہو تم جنت مین بسبب اوس چیز کی کہ تہی عمل کرتی تم نہین منتظر ہین کفار مگر یہ کہ

ان تأتیهم الملائكة او یأتی امر ربك كذلك فعل

آوین اونکو فرشتی واسطی قبض ارواح یا آوی حکم رب تیرا ساتھ عذاب کی اسی طرح کیا

الذین من قبلهم وما ظلمهم الله ولكن كانوا انفسهم یظلمون ○

اون لوگون نی کہ اگلی اون سی تہی اور نہین ظلم کیا اونکو اللہ نی لیکن تہی اپنی نفسون اونکی ظلم کرتی

ع فاصابهم سیئات ما عملوا وحاق بهم ما كانوا به یستهزؤن ○

پس پہنچی اونکو بدی اوس چیز کی کہ عمل کیا تہا اور گھیر لیا اونکو اوس چیز نی کہ تہی ساتھ اوسکی ہنسی کرتی

قوله فخر علیهم السقف یعنی پس گر پڑی ویرانہ کی چھت جانب فوق سی اونپر جو کہ اول نمرود نی
مستحکم بنائی چاہتا تہا اونکی اوپر سی گر پڑی ویرانہ کی چھت مکان کی اور نزدیک بعضی کی مراد اوس سی
بنای صرح یعنی قصر نمرود کی بابل مین بنایا تہا کہ ارتفاع اوسکا پانچ ہزار گز کا تہا اور بعضی کہتی ہین دو فرسخ کا عرض اوسکا
تا استظام ہوا [illegible] کا بنانا کری مثل اسکی کہ خدا ابراہیم مطلع ہو وساتہ اوسکی مقابلہ کری بعد تمام [illegible] اوسکی کو [illegible]
جلی کہ بنا کو جو بنیاد اوکھاڑ لیا اور سر اوس کا کو دیا [illegible] گر پڑا [illegible]
پیدا ہوگیا کہ جہت آزاری [illegible] مختلف ہوگئی [illegible] شروع کلام کیا کہ [illegible]

اونکا زبان مگر کوئی نہین جانتا تہا از انجملہ ہر زبان مختلف تہی [illegible] قوله من حیث
لا یشعرون یعنی آیا اونکو عذاب اس جہت سی کہ نہ جانتی تہی وہ اور خارج الاحال تہی [illegible]
[illegible] عذاب [illegible] بعضی نی نقل کیا ہی کہ مراد اوس عذاب سی [illegible] پشہ [illegible] لشکر نمرود [illegible] مسلط
کیا ہی اور اسباب [illegible] کیا ہی کہ حق تعالی نی مبتلا کیا نمرود کو ایک پشہ سی کہ [illegible] اوسکی [illegible]
ہوا اور مغز سر اوسکی مین قرار کیا اور بزرگ ہوا اور جاری [illegible] اوس موضع مین تہا اور [illegible]
ہمیشہ سر پر اوسکی ضرب مارتی تہی [illegible] قوله فالقوا السلم یعنی جس جگہ عزرائیل ملک
الموت قبض ارواح کرتی ہین اوس وقت مین کہ درحالیکہ ستمکار ہین اوپر نفس اپنی کی سبب کفر کی [illegible]
صلح کرتی ہین بیچ اقرار ربوبیت خداوند عالم کی اور کہتی ہین کہ ہم عمل بد کرتی تہی [illegible]
[illegible] کفر اور معصیت [illegible] بیشک خدا دانا ہی اوس چیز کو کہ عمل مین لاتی تہی تم قوله فادخلوا ابواب
جهنم یعنی فرشتی کہین کی کہ پس داخل ہو تم دروازہای جہنم مین [illegible] درحالیکہ [illegible]
ہو قوله وقیل للذین اتقوا ماذا انزل ربكم یعنی کہا گیا [illegible] مومنون کو کہ کیا چیز نازل کی پروردگار [illegible]
نی کہا اونہون نی کہ نازل کیا جمیع حسنات کو مراد اوس سی قرآن ہی کہ جامع جمیع خیرات و حسنات اور برکات [illegible]
اور [illegible] کہ علما [illegible] حضرت رسالت [illegible]
ہر گاہ وہ [illegible] کہ محمد کیا چیز لایا ہی [illegible] افسانہا [illegible] قوله للذین احسنوا فی
هذه الدنیا حسنة یعنی [illegible] اون لوگون کی کہ نیکی کرتی ہین [illegible] کہتی ہین کہ لا اله الا الله محمد
رسول الله [illegible] قوله تتوفٰهم الملائكة یعنی
[illegible] قبض ارواح [illegible] درحالیکہ [illegible] کہتی ہین [illegible] سلام علیکم [illegible]
[illegible] سلام [illegible] اهل جنت [illegible]

یا ولی الله قولہ هل ینظرون یعنی کفار منتظر نہین ہین مگر اسکے کہ ہو وقت کانی وا آجاے عذاب یا ہو واقع ہو دکی
اوسی حکم خدا اسواسطی او کی واتیقت ملتجی ہون اور حقیقت کو اقبال کرین سو اسکے کہ ساتھین انکی عمل مین لائی

وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ

اور کہا اون لوگون نے کہ شرک لاے ہین کہ چاہتا خدا نہ عبادت کرتے ہم سواے اوسکی کسی چیز کو

نَحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ

ہم اور نہ پدران ہمارے اور نہ حرام کرتے ہم سواے اوسکی کسی چیز کو اسی طرح کیا تھا اون لوگون نے

مِنْ قَبْلِهِمْ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ وَلَقَدْ بَعَثْنَا

کہ قبل اونکی تھی پس نہین ہے اوپر رسولون کی مگر پہنچانا ظاہر اور ہر آئینہ تحقیق بہیجا ہمنے

فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ

بیچ ہر امت کی رسول کو یہہ کہ عبادت کرو خداکی اور پرہیز کرو تم شیطان سے

فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ فَسِيرُوا

پس بعضی اون مین وہ شخص ہی کہ ہدایت کی خدا نے اور بعضی اون مین وہ ہین کہ واجب ہوا اوپر اوسکی گمراہی پس سیر کرو تم

فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝ إِنْ تَحْرِصْ

بیچ زمین کی پس نظر کرو کیونکر ہوئی عاقبت تکذیب کرنیوالونکی ۔ اگر حرص کری تو

عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ يُضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ۝

اوپر ہدایت اونکی کی پس بیشک خدا نہین ہدایت کرتا ہی اوس شخص کو کہ گمراہ کرتا ہے اور نہین واسطی اونکی کوئی مددگار

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ بَلَىٰ

اور قسم کہائی ساتھ خدا کے سخت قسمین سوگندونکی اپنی کی کہ نہ برانگیختہ کریگا خدا اوس شخص کو کہ مر جاتا ہے ہان

بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

اٹھائیگا یہہ وعدہ ہے ثابت ہوا اوپر اوسکی حق ولیکن اکثر مردمان نہین جانتے ہین

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا

تاکہ بیان کری واسطی اونکی وہ چیز کہ اختلاف کرتی تھی بیچ اوسکی اور تاکہ جانیں وے لوگ کہ کافر ہوے

أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ ۝ إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ

یہ کہ تحقیق وے تھے دروغگویان نہین ہے قول ہمارا واسطی کسی چیز کی جس وقت کہ ارادہ کرتے ہین ہم

أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝

کہ یہہ کہ کہتے ہین واسطی اوسکی کہ ہو پس ہو جاتا ہے

قولہ قال اشرکوا یعنی کہا اون لوگون نے کہ اگر خدا چاہتا نہ عبادت کرتے ہم
اوسکی کی نہ ہم نہ آبا و اجداد ہمارے حرام کرتے بے حکم اوسکی کسی چیز کو قولہ ان اعبدوا الله الخ یعنی
بتحقیق بہیجا ہمنے بیچ ہر امت مین ایک رسول اگرچہ تھی رسول ہماری کہ عبادت کرو تم خدا کی اور پرہیز کرو تم
شیطان سے قولہ لیبین لهم الذی یختلفون یعنی یہہ کہ برانگیختہ کرنا انکو واسطے اسکی ہے کہ بیان کری اور
ظاہر کری واسطی انکی اوس چیز کو کہ جسمین اختلاف و نزاع کرتی تھی اور واسطی اسکی کہ جانین وے لوگ کہ
ہوئی تحقیق کہ وے ہی کفار دروغگو تھی اپنی قسمونمین کہ خدا زندہ نہ کریگا کسیکو اور واسطے اسکے کہ رسول اونکی تھے سچے

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ

اور وہ لوگ کہ ہجرت کی اونہون نے بیچ راہ خدا کے بعد اوس چیز کے کہ ظلم کئی گئی تھی ہر آئینہ جگہہ دینگی ہم اونکو

فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

بیچ دنیا کی نیکی کو اور ہر آئینہ ثواب آخرۃ بزرگ ہی اگر ہوتے کہ جانتے وے

الذين صبروا وعلى ربهم يتوكلون ○ وما ارسلنا

جو لوگ کہ صبر کیا اونہوں نے اور اوپر رب اپنے کی توکل کرتے ہیں۔ اور نہیں بھیجا ہمنے

من قبلك الا رجالا نوحي اليهم فسئلوا اهل الذكر

آگے تجہسے مگر آدمی کو کہ وحی کرتے ہیں ہم طرف اونکی پس سوال کرو تم اہل کتاب سے

ان كنتم لا تعلمون ○ بالبينت والزبر وانزلنا اليك

اگر ہو تم نہیں جانتے ہو تم ساتہہ معجزات اور کتب کی اور نازل کیا ہمنے طرف تیرے

الذكر لتبين للناس ما نزل اليهم ولعلهم يتفكرون ○

قرآن کو تاکہ بیان کرے تو واسطے انسانوں کے اوس چیز کو کہ نازل کی گئی طرف اونکی اور شاید کہ وہ فکر کریں

افامن الذين مكروا السيات ان يخسف الله بهم

کیا پس امن ہو گئے وہ لوگ کہ مکر کیا اونہوں نے بدی سے یا سیئات سے کہ دہنسا دے اللہ ساتہہ اونکی

الارض او ياتيهم العذاب من حيث لا يشعرون ○

اندر زمین کے یا آوے اونکو عذاب اس حیثیت سے کہ نہیں جانتے وہ

او ياخذهم في تقلبهم فما هم بمعجزين ○ او ياخذهم

یا لیوے اونکو بیچ معاملات اونکی کے پس نہیں ہیں عاجز کرنے والے خدا کی یا لیوے اونکو

على تخوف فان ربكم لرءوف رحيم ○ اولم يروا الى

اوپر خوف کے پس تحقیق رب تمہارا ہر آئینہ مہربان ہے اور بخشنے والا۔ کیا نہیں دیکھا کافروں نے طرف

ما خلق الله من شيء يتفيؤا ظلاله عن اليمين والشمائل

اوس چیز کے کہ پیدا کیا ہے اللہ نے کسی چیز سے گردش میں لاتا سایہ اونکا جانب راست اور چپ کے

سجدا لله وهم داخرون ○ ولله يسجد ما في السموات

در حالیکہ سجدہ کرنے والے ہیں واسطے اللہ کے در حالیکہ وہ خوار ہیں اور واسطے اللہ کے سجدہ کرتی ہے جو چیز کہ بیچ آسمانوں کے ہے

وما في الارض من دابة والملئكة وهم لا يستكبرون

اور جو کچہہ بیچ زمین کے ہے جنبش کرنے والے جیوانات اور سجدہ کرتے ہیں فرشتے در حالیکہ وہ نہیں سرکشی کرتے

يخافون ربهم من فوقهم ويفعلون ما يؤمرون ○

ڈرتے ہیں وہ عذاب رب اپنے سے کہ نازل ہو اوپر اونکے اور بجا لاتے ہیں جو حکم کیے جاتے ہیں

قوله انما قولنا لشيء الخ یعنی ہر شی کی پیدا کرنے میں کن کہنا ہمارا کفایت کرتا ہے یعنی جو چیز

کہ چاہتے ہیں ہم ہو پس ہو جاتا ہے قوله في الدنيا یعنی دیا ہمنے اونکو دنیا میں جو نیک

مراد اس سے مدینہ معظمہ ہے اور بعضوں نے کہا ہے غنیمت نیک مراد ہے اور لفظ لنبوئنهم

کی مشتق ہے تبوا سے اور معنی تبوا کی نازل کرنیکی ہیں منزل میں چنانچہ کہا گیا ہے کہ معنی اسکی

لننزلنهم کی مباءة حسنة کی ہیں قوله الذين صبروا یعنی مہاجرین وہ لوگ ہیں

صبر کیا اونہوں نے مفارقت وطن اور ایذا کفار پر منقول ہے کہ کفار قریش کہتے تھے کہ خدا

بزرگ ہے کہ بشر کو پیغمبر کر بہیجے بلکہ ملائکہ کو نازل کرتا اور خلق کو باسلام دعوت کرتے اللہ تعالی نے

ردّ اونکا کیا اور فرمایا قوله وما ارسلنا من قبلك یعنی نہیں بہیجا ہمنے تجہسے پہلے مگر آدمیوں کو کہ

بزبان ملائکہ وحی بہیجتے تہے طرف اونکی اور حفص نے نون اور کسرہ حا پڑہا ہے اور بعضوں نے

یا اور فتح حا سے پڑہا ہے قوله في تقلبهم معنی تقلب کی بیچ لغت کی انقلاب کی

ہے قوله متقلبين في متاجرهم یعنی درحالیکہ انقلاب کرتے معاملات تجارت

میں تصرف ہی آیا ہے یعنی لے اونکو عذاب بیچ تصرفات اونکی کے اور معنی تجارت کی اور معنی

تردد کی بہی کی ہین یعنی حالت آمد و شد اونکی ہین سفر مین یعنی تجارت کی حاصل یہہ ہی کہ ایام سفر
اور سودا اور تجارت کی کہ تردد کرتی ہین عذاب اونکو کپیر لی قوله تعالی علی تخوف یعنی بپیر لی اونکو
عذاب بہار خوف کی یعنی عذاب سی کہ جبکی وحشت مین آئی ہی قوله تعالی ظلاله عن الیمین
والشمائل سجدا لله وهم داخرون یعنی حالیکہ وہی سایہ اونکی ذلیل اور متواضع ہین واسطی اللہ
سی فیصلہ اور فرمان بردار ہی اور تفسیر زاہدی مین لکہا ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ کفار اگر اختیار
سجدہ نہین کرتی ہین سایہ اونکی بطبع مجبی سجدہ کرتی ہین اور حق یہہ ہی کہ سب اشیا تابع اور خاضع
ہین وسی کی اسطی قوله تعالی من دابة یعنی جو کچہ کہ زمین مین ہی حیوانات مسخر کہی اور سجدہ ...
جنبیدکی کی ہین اور صاحب تبیان نی لکہا ہی کہ سجود دو نوع پر ہوتا ہی ایک سجدہ عبادت کہ
وہ رکہنا زمین پر ہی پیشانی کا ازروی پرستش کی یہہ سجدہ ذوی العقول کا ہی دوسرا تذلل اور خضوع
اور تسخیر سجدہ غیر عقلا ہی اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ حق تعالی کی چند فرشتہ
ہین آسمان ہفتم پر کہ جسوقت سی پیدا ہوی سجدہ مین ہین تا روز قیامت اور نور و وحش اونکی
اور پہلو اونکی لرزتی ہین خوف سی اور کوئی قطرہ اشک کا چشم اونکی سی جدا نہین ہوتا مگر یہہ
کہ فرشتہ اوس سی مخلوق ہوتا ہی جسوقت کہ روز قیامت ہوگا سر سجدہ سی اوٹہاوینگی
اور کہینگی بار خدایا عبادت تیری جس طرح سی کہ سزاوار ہی نہین کی قوله تعالی من فوقهم
یعنی ڈرتی ہین فرشتی عذاب پروردگار اپنی سی کہ ناگاہ نازل ہو عذاب جانب اوپر
اونکی سی اور مراد فوق سی جانب سرکی مگر گئی دوازدہم سیپارہ چہاردہم قوله تعالی
اهل الذکر اتہہ حرف مین منیات اونکی جاری ہوا سولہ حرف مین مطابق [illegible] اونکی
یہہ عبادت بکلی المصطفی [illegible]

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
اور کہا خدا نے نہ لو تم دو خدا کو کہ نہین ہی کوئی مگر اللہ واحد
فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ○ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ
پس مجہی سی خوف کرو تم اور واسطی اوسکی ہی وہ چیز کہ بیچ آسمانوں کی اور زمین کی ہی اور واسطی اوسکی
الدِّيْنُ وَاصِبًا اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ○ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ
دین ہمیشہ کیا پس غیر خدا سی ڈرتی ہو تم اور وہ چیز کہ ہی تمکو نعمت سی
فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْئَرُوْنَ ○ ثُمَّ اِذَا
پس خدا کی طرف سی ہی پہر جب پہنچی تمکو ضرر پس طرف اوسکی تضرع کرتی ہو پہر جبکہ
كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ○
رفع ہو گیا ضرر تمسی ناگاہ ایک گروہ تمسی ساتہ رب اپنی کی شرک کرتی ہین
لِيَكْفُرُوْا بِمَا اٰتَيْنٰهُمْ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ وَ
تاکفران کرین ساتہ اوس چیز کی کہ دی ہی ہمنی اونکو پس فائدہ اوٹہاؤ تم پس قریب ہی کہ جانوگی تم اور
يَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ تَاللّٰهِ
مقرر کرتی ہین واسطی اوس چیز کے کہ نہین جانتی ہین ایک حصہ اوس چیز سی کہ روزی دی ہی ہمنی اونکو قسم خدا کی
لَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ○ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ
ہر آئینہ پوچہی جاوگی اوس چیز سی کہ تہی تم افترا کرتی اور مقرر کرتی ہین واسطی اللہ کے بیٹیاں
سُبْحٰنَهٗ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ○ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ
پاک ہی وہ اور واسطی اونکی ہی جو چیز کہ آرزو کرتی ہین اور جب کہ بشارت دیجاتی ہی ایک کو

بالانثى ظل وجهه مسودا وهو كظيم ۝ يتوارى

ساتھ دختر ہونی کی ہوتا ہے منہ اوسکا سیاہ در حالیکہ وہی غصہ کرنی والا ہوتا ہے پوشیدہ ہوتا ہے

من القوم من سوء ما بشر به ايمسكه على هون ام

قوم سی از جہت بدی اوس چیز کی کہ بشارت دیا گیا ساتھ اوسکی آیا رکھتا ہے اوسکو ساتھ خواری کی

يدسه في التراب الا ساء ما يحكمون ۝ للذين

یا پوشیدہ کرتی ہیں اوسکو بیچ خاک کی آگاہ ہو کہ برا ہے وہ چیز کہ حکم کرتی ہیں واسطی اون لوگوں کی

لا يؤمنون بالاخرة مثل السوء ولله المثل الاعلى

کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کی مثل بری اور واسطے اللہ کے مثل برتر ہے

وهو العزيز الحكيم ۝ ايم

اور وہی غالب حکم کنندہ وہی

قوله تعالى تالله لتسئلن عما کنتم تفترون یعنی بافترا دروغ کہتی ہیں کہ جتے خدا ہیں اور زراعت اور چارپایوں سی ایک حصہ اون بتوں کی واسطی مقرر کیا ہی اور قرار دیتی ہیں واسطی اللہ کی دختران مراد اون سی بنی خزاعہ اور کنانہ ہیں کہ وہ کہتی تھی کہ ملائکہ دختران خدا ہیں قوله تعالى کظیم یعنی غصہ کرنی والا ہوتا ہی اور الم بہ امی کی کہ سو اسطے بیٹی پیدا ہوئی پوشیدہ ہوتی ہیں خویشان سی بسبب بدی اوس چیز کی کہ خبر دی گئی تھی ساتھ دختر ہونیکی قوله تعالى الا ساء ما یحکمون یعنی آگاہ ہو کہ بدی وہ چیز کہ حکم کرتی ہیں ساتھ اوسکی یعنی عدم حرمت دختران بہی اور نسبت بنانا انکا خدا سی یہہ بہی قبیح اور بہی کفار ایام جاہلیت میں بیٹیونکو زندہ درگور کرتی تہی بعد ظہور اسلام حضرت رسالت پناہ کی

پناہ کی بہہ ہدایت تعلیم سی برطرف ہوئی اور فرزدق نامی ایک شخص تہا بڑا کہ اطلاع ہوتا کسی کی گہر دختر پیدا ہوئی ہی ایک شتر مادہ کو بہیجتا تہا اوس دختر کو زندہ درگور کرنی قوله تعالى الذين لا يؤمنون بالآخرة یعنی وہ لوگ کہ نہیں ایمان لاتی ساتھ آخرت کی مثل بری یعنی صفت بدی کہ وہ محتاج ہونا بطرف زن ... اور ... دختر کا اور بارہا اوسکا بجہت سرزنش قوم کے اور خوف درویشی کی و... بالاخرہ واسطی خدا کی کہ احتیاج اوسکو فرزند وغیرہ کی نہیں ہے

ولو يؤاخذ الله الناس بظلمهم ما ترك عليها من

اور اگر پکڑے اللہ لوگوں کو ساتھ کفر اونکی کی نہ چھوڑتا اوپر اوسی زمین کی

دابة ولكن يؤخرهم الى اجل مسمى فاذا جاء اجلهم

رونده ولیکن مہلت دیتا ہے اونکو طرف موت مقرر کی پس جسوقت کہ آوی اجل اونکی

لا يستاخرون ساعة ولا يستقدمون ۝ ويجعلون

نہ تاخیر کر سکتی ہیں اوسکو ایک ساعت اور نہ مقدم کر سکتی ہیں اور ٹہراتی ہیں

لله ما يكرهون وتصف السنتهم الكذب ان لهم

واسطے اللہ کے اوس چیز کو کہ کراہت رکہتی ہیں اوس سے اور وصف کرتی ہیں زبانیں اونکی دروغ کو یہہ کہ واسطی اونکی

الحسنى لا جرم ان لهم النار وانهم مفرطون ۝

بہشت ہے لازم ہی یہہ کہ واسطی اونکی ہی آگ اور بدرستیکہ وہ ہمیشہ رہنی والی ہیں

تالله لقد ارسلنا الى امم من قبلك فزين لهم الشيطان

قسم ہے اللہ کی البتہ بہیجا ہمنی طرف امتوں کی پہلے تیری پس آراستہ کیا واسطی اونکی شیطان نے

أَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

اعمال برے اونکے پس وہ شیطان دوستار انکا ہی آج کے دن دنیا کو اور واسطے اونکے عذاب درد ناک ہی

وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي

اور نہین نازل کیا ہم نے اوپر تیرے قرآن کو مگر تاکہ بیان کرے تو واسطے اونکے اوس چیز کو

اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝

کہ اختلاف کیا اونہون نے بیچ اوسکے اور واسطے ہدایت اور رحمت کے واسطے قوم کی کہ ایمان لاتے ہین وہ

وَاللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ

اور اللہ نے نازل کیا آسمان سے پانی پس زندہ کیا ساتھ اوسکے زمین کو بعد

مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ۝

خشکی اوسکی تحقیق بیچ اوسکے البتہ نشانی ہی واسطے اوس قوم کی کہ سنتی ہین انصاف

قولہ تعالى وَأَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ یعنی فردای قیامت ہر آئینہ واسطے اونکے ہی دوزخ

اور بتحقیق وہ مقدم کرینگے دخول جہنم مین اور ابن عباس سے مروی ہی کہ کفار ڈالی

جاوینگے آتش دوزخ مین یعنی حق تعالى انکو دوزخ مین رکھیگا اور ہرگز نکالیگا جیسے

کہ کوئی کسی چیز کو فراموش کرتا ہی اور کاہی خاطر اوسکی مین خطور کرے قولہ تعالى فَأَحْيَا بِهِ

الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا یعنی زندہ کیا ساتھ اوس پانی کے زمین کو بعد مرگ

کی یعنی مار ان سے تازہ کیا زمین کو بانواع نباتات بعد پژمردگی اور خشکی کی

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ

اور تحقیق واسطے تمہارے بیچ چارپایوں کی ہر آئینہ عبرت ہی پلاتی ہین ہم تمکو بعض اوس چیز سے کہ بیچ شکم انکی کے ہی

مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ ۝

درمیان سرگین اور لہو کے دودہ خالص کو در حالیکہ خوشگوار ہی واسطے پینے والون کی

وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ

اور کہجور کی میوہ سے اور انگورون کی بناتی ہو تم اوس سے

سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝

نشہ کنندہ کو اور روزی نیک کو ہر آئینہ بیچ اوسکے ہر آئینہ نشانی ہی واسطے اوس قوم کی کہ عقل رکھتی ہین

وَأَوْحَى رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا

اور وحی کی رب تیرے نے طرف مگس شہد کی یہہ کہ لی تو پہاڑون سے گہر

وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ۝ ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ

اور درختون سے اور اوس چیز سے کہ بناتے ہین عمارات کو بعد اسکے کہا تو ہر میوون سے

فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ

پس چل تو راہ رب اپنے کی در حالیکہ منقاد ہو نکلتا ہے شکمہا اونکی سے شربت

مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ إِنَّ فِي ذَلِكَ

کہ مختلف ہین رنگ اوسکی بیچ اوسی شربت کی شفا ہے واسطے آدمیون کی ہر آئینہ بیچ اسکی

لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ

ہر آئینہ نشانی ہی واسطے اوس قوم کی کہ فکر کرتی ہین اور اللہ نے پیدا کیا تمکو بعد اسکی مارتا ہے تمکو

وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ

اور بعضی تم مین سے وہ شخص ہے کہ رد کیا جاتا طرف خوارترین عمر کی تاکہ نہ جانے وہ بعد

اِنَّ اللّٰهَ عَلِیمٌ قَدِیرٌ ۞

...کی کسی چیز کو بیشک خدا دانا ہے اور قدرت رکھنے والا ہے

قولہ من بین فرث و دم ابن عباس سے منقول ہے کہ ہر گاہ چہارپایہ علف کہاتے
ہین اور شکم مین پختہ ہوتا ہے تین طبقے اوسمین پیدا ہوتی ہین اعلی اوسکا خون ہے کہ رگون مین
جاری ہوتا ہے اور اوسط اوسکا شکنبہ ہے اور اسفل اوسکا سرگین ہے قولہ تتخذون منہ سکرا
بالتحریک مست کنندہ کو کہتے ہین اور ضمیر منہ کی راجع ہے طرف ثمرات النخیل کے قولہ اوحی
ربک الی النحل یعنی وحی کی رب تیرے نے طرف مکس شہد کی کہ بناؤ تم شگاف کوہ مین
گہر و نکو اور درختون مین اور اونکا نو مین اور کہاؤ تم ای مکہیاں شہد ثمرات سے اور چلو راہہاے
رب کی در حالیکہ فرمان بردار و مطیع ہو اور نکلتا ہے شکم اوسکی سے شہد ایسا کہ مختلف ہے رنگ
دون کا تفصیل اسکا یہ ہے کہ جوان مگس کا شہد سفید ہوتا ہے اور میانہ سن سے زرد رنگ پیدا ہوتا ہے
اور کہنہ ... سرخ رنگ پیدا ہوتا اور سیاہ و سفید بر سبیل ندرت اختلاف الوان شہد کا بحسب
مگس کے ... ہے اوسکی شفا ہے واسطے لوگونکی اسواسطے کہ اکثر امراض کو نافع ہے اسیواسطے حکم کو
معجون ... شریک ہوا اور ابن بابویہ نے لکہا ہے عقائد اپنے مین کہ اعتقاد ہمارا شہد
مین یہ ہے کہ امراض بلغمی کو شفا دیتا اور مذہب صحیح بعضو کی نزدیک یہ ہے کہ شہد خواہ ساتہ ادویہ
حارہ کی خواہ بدون اوسکی شفا ہے امراض بلغمی کو اور ہمراہ سرکہ کی نزل صفرا ہے اور ہمراہ
روغن کے شفا ہے مرض سوداوی کا اور ہمراہ پانی کی شفا ہے امراض ... قولہ ان فی
ذلک لایۃ لقوم یتفکرون یعنی اگر مکس عسل مین ہر آینہ حجت ...
فاور ... کسقدر ... حکم یعسوب ...

کہ بادشاہ اونکا ہے ... نہین سکتی اور دوسرا یہ ہے کہ مسافت فرسخ کی قطع کرتا ہے ...
ہے کہ حکم کہانے نباتات کا اوسکو نہین ہے جو ہوا عفونت سے کہاکے بیمار ہو عالم جمع ہون ...
تا نہ ہاے مسدس بنا نہین سکتے ... بادشاہ اونکا بطریق بادشاہان جہان حکم اوسکا نافذ اور
جاری ہے اور جسطرح سے کہ شہد باعث شفا امراض ظاہری ہے اسیطرح سے تفکر احوال اوسکی باعث شفا
امراض باطنی ہے کہ وہ دلیل ہے کہ قدرت ہاے عجیبہ الہی کی اونکو حاصل ہوتا اور دلقب یعسوب المومنین
امیر المومنین علی بن ابیطالب کی یہ ہے کہ جسطرح سے کہ مکس شہد کہاتی ہے پاکیزہ کو اور پرہیز
کرتی ہے ... پاکیزہ چیزون سے اور پیدا نہین ہوتا اوس سے کثیف ... اور لطافت
کو کثافت سے بدل نہین کرتی اور مثنی ہے کہ پیرو شاخ کی ... اور خوشبو ... پاکیزہ کی
اور عرصہ قلیل مین ... اوسکی جمع ہوتا ہے اور شہد اوس سے
نکلتا ہے کہ وہ دوا حکمت مین مثل اس ... کی کثر ہے چنانچہ حدیث مین وارد ہے کہ اوسکے
دوا شہد مین ہر آوری مین تمام و دائم مین اسطرح سے جناب علی ابن ابیطالب امیر المومنین
ہین ... صفات سے ہین اور مومنین مخلصین کہ تابع اونکے ہین مثل مکس شہد کے ... پاکیزہ اور
مباح کی کہانے مین اہتمام کرتی ہین اور پرہیز ... اخبث اور خبیثہ ... کرتی ہین پس جناب
امیر المومنین علیہ السلام کو امیر مومنان مثل امیر مکس شہد کی بکمال لطافت مین ہے
قولہ واللہ خلقکم الخ یعنی خدا نے پیدا کیا تم کو بعد اسکی مارنا تم کو
ساتہ اجلہاے مختلف کی یعنی بعض تم مین سے وہ شخص ہے کہ پہر جاتا ہے طرف خوار ترین زندگانی
... ہے اور وہ خوار ترین زندگانی وہ ہے کہ مشابہ ہو مزاج
اوسکا مزاج طفولیت سے مثل اسکی کہ ہشتاد و پنج کو پہنچے یا ہشتاد کو

...عربی ... جو ... حالی رہتی ہیں اور دنیا کی کہانہ ... میں ... کی ...

... عمل ... کرامات ... ہے طریق ... کی ہی ... ہوا ... ہیں ...

تکملہ کوع پارہ ہم قولہ تعالی النحل پانچ حرف میں ... ونکی ... تبع ... کی اوس ہی عبارت

علی قولہ تعالی ... قولہ تعالی الجبال چھ حرف ہیں ... اونکی ... تیرہ ہوتی ہیں ... اوس ہی

عبارت موالی آل النبی ... ولا حیاء قولہ تعالی النجرۃ پانچ حرف ہیں ... ثابت

اونکی ... مستثنیٰ ہوتی ہیں لیسائہم بالایمان

وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِينَ

اور خدا نے زیادتی دی ... بعض تمہارے کو اوپر بعض کی بیچ روزی کی ... پس نہیں وہ لوگ

فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ

فضیلت دیے گئے ... پھیر دینے والے روزی اونکی کو ... اوپر اوس چیز کی کہ مالک ہوئے ہیں دست اونکی

فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ ۚ أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ۝ وَاللَّهُ

پس وہ بیچ ... برابر ہیں ... کیا پس ساتھ نعمت خدا کے انکار کرتے ہیں ... اور خدا نے

جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ

کیا واسطے تمہارے ... نفسوں تمہارے کی جورا یعنی زنان اور پیدا کیا واسطے تمہارے

أَزْوَاجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ

زوجات تمہاری ... فرزندان اور نبیرگان اور دی تمکو روزی ...

أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ

کیا پس ساتھ باطل کی ایمان لاتے ہیں وہ اور ساتھ نعمت خدا کے ... کرتے ہیں

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا

اور بندگی کرتی ہیں وہ سوائے خدا کے وہ چیز کو نہیں مالک ہے واسطے اونکی روزی کا

مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝

آسمانوں سے اور زمین سے کسی چیز کو اور نہیں قدرت رکہتی ہیں

فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ

پس بیان کرو تم واسطے خدا کی مثلیں تحقیق ... خدا جانتا ہی اور تم

لَا تَعْلَمُونَ ۝ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَّا يَقْدِرُ

نہیں جانتے ہو ... بیان کیا خدا نے مثل بندہ زر خرید کی نہیں قادر ہے

عَلَىٰ شَيْءٍ وَمَن رَّزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنفِقُ

اوپر کسی چیز کی اور اوس شخص کو روزی دی ہے اوسکو روزی نیک پس وہ خرچ کرتا ہے

مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا ۖ هَلْ يَسْتَوُونَ ۚ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ

اوس سے پوشیدہ اور ظاہر آیا برابر ہے بندہ اور آزاد جمیع حمد ثابت واسطے خدا کے بلکہ

أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ

بہت اونکی نہیں جانتے ہیں ... بیان کیا خدا نے مثل دو مرد کی

أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَىٰ مَوْلَاهُ

ایک دونوں میں سے گونگا ہی نہیں طاقت رکہتا اوپر کسی چیز کی اور وہ گران ہے اوپر مولا اپنی کے

أَيْنَمَا يُوَجِّههُّ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ ۖ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَن

جس جگہ کہ متوجہ کرے اوسکو نہیں لاتا نیکی کو ... آیا برابر ہے وہی گونگا اور وہ شخص کہ جو

ع وَمَنْ يَّأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

حکم کرتا ہی ساتہ عدل کی اور وہ اوپر راہ سیدہی کی ہی

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَادِّيْ رِزْقِهِمْ یعنی نہیں ہین وہ لوگ کہ زیادتی دی گئی ہین اموال سی

بہر [illegible] اپنی کو اوسی کہ مالک ہوی ہین سنا اونکی یعنی روزی اپنی غلام اور لونڈی کو نہین

ہین بلکہ رازق حق تعالی ہی پس بحال اپنی بندون کی فکر کرین اور وہ خواجگان اور بندگان

بیچ اسی مال کی برابر ہین مروی ہی کہ یہہ خطاب بمشرکین ہی یعنی ای اہل شرک تم

تجویز نہین کرتی ہو کہ بندگان تمہاری مال اپنی ہی سی اعتقاد رکہین کہ مثل اپنی ان کی طرح روا رکہی خدا کی اصنام

اور بندگان کو شریک ساتہ اپنی بال کریی اور نزدیک بعضون کی معنی یہہ ہین کہ حق تعالی

روزی کو اپنی تفصیلات سی تقسیم بندو شر کرتا ہی ہرچند کہ خواجگان روزی کو غلامون

اپنی کو دیتی ہین لیکن رازق اون کی نہین ہوتی اور درحقیقت رازق مالک اور مملوک خالق

[illegible] [illegible] اونکا مملوک کو اوسی چیز سی ہی کہ حق تعالی نی مالک کو روزی دی

ہی پس حقیقت [illegible] مالک رازق مملوک ہی قولہ تعالی فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْأَمْثَالَ

پس نہ بیان کرو تم واسطی خدا کی امثال اور نظائر کو اسطرحسی کہ بتون کو مثل اور [illegible] اوسکی کرو

یعنی جسوقت کہ وہ حق تعالی کی مثل اور نظیر ہی پس کیونکر اصنام کو نظیر و شبیہ اوسکا کرتی ہو

[illegible] خدا جانتا ہی فساد قول تمہارا کو اور تم نہین جانتی ہو اور اگر بوجہ تفکر اور زوال کی

[illegible] اسطرحسی اصنام کو شریک ہمارا گردانی قولہ تعالی ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا

یعنی ہرگاہ کہ ثابت ہوا کہ واسطی حق تعالی کی مثل اور نظیر لائق نہین ہی [illegible]

[illegible] واسطی ہی اور وہ واسطی معبودان باطل [illegible] اسی حیثیت سی کہ ایک [illegible] [illegible] کسی چیز قادر

قادر نہو کیونکر برابر [illegible] سکتا ہی اوس شخص سی کہ جسکو ہمنی روزی دی ہی [illegible]

کہ وہ پوشیدہ کی [illegible] آشکارا مین صرف مال بنا کرتا ہی برابری نہین

اسطرح کی بندہ عاجز سی [illegible] قادر نہین مساوی ہی یعنی اصنام کہ عاجز ترین

مخلوقات مین کسطرحسی شریک قادر علی الاطلاق ہون قولہ تعالی ضَرَبَ اللّٰهُ

مَثَلًا رَّجُلَيْنِ توضیح اسکی یہہ ہی کہ مثل دوسری حق تعالی وارد کرتا ہی [illegible]

ہی کہ دو شخص ہون کہ ایک اونمین گنگ ہو کہ زبان نرکہتا ہو اور نہین قدرت رکہتا ہی

چیز کی اور وہ ایسا ہی کہ آقا رعایت حال اوسکی سی درماندہ رہتا ہی واسطی

کہ جس مہم پر کہ اوسکو بہیجی کوئی کار نیک اوس سی بر نہین آتا نہ مانی [illegible] سی کاہ

کرسکتا ہی اور نہ جواب دوسرےکا بوجہ نیک دی سکتا ہی پس آیا یہہ شخص برابر ہو سکتا ہی

اوس شخص سی کہ وہ امر بعدل کرتا ہو اور براہ راست ہو تمکلم ہو کہ شانہ وہم قولہ تعالی وَمَنْ

يَّأْمُرُ بِالْعَدْلِ [illegible] حرف مین ہبات اوسکی بیان سی اونسے ہوتی [illegible]

یہہ عبارت وَهُوَ عَلٰى بَابِ اَجَلِّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ

اور واسطی خدا کی ہی علم غیب آسمانونکا اور زمین کا اور نہین ہی حکم قیامت کا

إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

مگر [illegible] جہپکنی آنکہ کی یا اوس سی قریب تر ہی بدرستیکہ خدا اوپر ہر چیز کی قدرت رکہنی والا

وَاللّٰهُ أَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ أُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا

اور خدا نی باہر کیا تمکو شکمہای مادران تمہاری سی نہ جانتی تہی تم کسی چیز کو

لكم السمع والابصار والافئدة لعلكم
تشكرون ۝ الم يروا الى الطير مسخرات في جو السماء
ما يمسكهن الا الله ان في ذلك لايات لقوم يؤمنون ۝
والله جعل لكم من بيوتكم سكنا وجعل لكم من
جلود الانعام بيوتا تستخفونها يوم ظعنكم ويوم
اقامتكم ومن اصوافها واوبارها واشعارها
اثاثا ومتاعا الى حين ۝ والله جعل لكم مما خلق ظلالا وجعل
لكم من الجبال اكنانا وجعل لكم سرابيل تقيكم الحر وسرابيل
تقيكم بأسكم كذلك يتم نعمته عليكم

لعلكم تسلمون ۝ فان تولوا فانما عليك البلاغ المبين
يعرفون نعمت الله ثم ينكرونها واكثرهم الكافرون ع
ويوم نبعث من كل امة شهيدا ثم لا يؤذن
للذين كفروا ولا هم يستعتبون ۝ واذا را الذين
ظلموا العذاب فلا يخفف عنهم ولا هم ينظرون ۝
واذا را الذين اشركوا شركاءهم قالوا ربنا هؤلاء
شركاؤنا الذين كنا ندعوا من دونك فالقوا
اليهم القول انكم لكاذبون ۝ والقوا الى الله يومئذ
السلم وضل عنهم ما كانوا يفترون ۝ الذين كفروا

وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ

اور باز رکھا راہ خدا سے زیادہ کرینگے ہم اونکو اوپر عذاب کے

بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ۝ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ

سبب اس چیز کے کہ تھے کہ فساد کرتے اور جس دن اوٹھاویںگے ہم بیچ ہر ایک امت کے

شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ

گواہ اوپر اونکے ہم قوم اونکی سے اور لاویں ہم تجھکو اے محمد گواہ اوپر

هَٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

اونہیں امت کے اور اتارا ہم نے اوپر تیرے قرآنکو درحالیکہ بیان روشن ہے واسطے ہر چیز کے

وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ

اور ہدایت ہے اور رحمت اور بشارت ہے واسطے مسلمین کے

[illegible] مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ اور یاد کرو اوس دن کو کہ بھیجیں

گے ہم [illegible] امت سے ایک گواہ کو اونکی ایمان لانے اور کفر پر مراد ان سے [illegible] ہیں کہ وہ

گواہی دینگے ایمان اور کفر امت پر اور بعد اس گواہی دینے کی اجازت حاصل ہوگی عذر خواہی

اونکی میں یہہ کہ وہ طلب کرینگے کہ ہمیں پھر دنیا میں لے چلو تا عمل نیک کریں ہم یعنی دونو

امر کی اونکو اجازت نہوگی اسواسطے کہ آخرت سرای تکلیف نہیں ہے فَأَلْقَوْا

إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ یعنی پس حقتعالی کو یا اصنام کو گویا کریگا اور وہ جواب [illegible] الزام ہم برآینہ

ور وعکو ہوکہ تم ہمکو خدا کہتے تھے اسواسطے کہ تم نہیں جانتے تھے ہمکو [illegible] ہس [illegible] حمد

کرتی تھی تم ہمیں کاہی اظہار نہیں کیا تھا کہ ہماری عبادت کرو نبان مین لکھا ہی کہ [illegible]

نحل

نصاری وہیود وسوفت [illegible] عزیر اور ملائکہ کو بہشت میں لیجاینگے کی درحالیکہ وہ دوزخ

ہوگی کہیں کی حار [illegible] اسلام کی عبادت کرتی تھی یس وہ ہو [illegible] عزیر اور فرشتی کاہیں کا نام

جہوٹہہ کہیں ہو وسوقت میں سیہ شرمندہ ہوگی اور بہ صلح میں [illegible] ہوگی اونکہیں کی کہ [illegible]

ہم اسلام لاتی ہیں یہہ کہنا اونکا اوسوقت میں فائدہ نہیں کہتا اور ناامید ہوگی مستحق

تہون سی قوله بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ یعنی واسطی ان کافرون کی وہ عذاب میں کہ وہی

کفر کی اور دوسرونکو باز رکہنا اونکا ایمان سی اور بعضون نے کہاہی کہ زیادتی عذاب یہہ ہی کہ

بزرگ ملنفتا و عقربان عظیما لجنة کہ مقابل جیدورخت خرما کی اور حید شترکی مین عمین ہو [illegible]

عذاب کرنی اونکی تکملہ رکوع سیزدہم سپارہ چہاردہم قوله شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ

اشہار دحرف مین مبنیات وسکی اجہسی دس [illegible] کلی [illegible] یہہ عبارت [illegible] الاتمام

اولاء النقباء [illegible] مین منیا اور کی [illegible] ہو مین کلی [illegible] عبارت الکی نبی الله

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ

تحقیق کہ خدا امر کرتا ہے ساتھ عدل اور احسان کی اور دینی صاحبان قرابت کی

وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

اور منع کرتا ہی بدی سے اور حرام سے اور ظلم سی نصیحت کرتا ہے تمکو شاید کہ تم یاد کرو

وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ وَلَا تَنقُضُوا الْأَيْمَانَ

اور وفا کرو ساتہ عہد خدا کے وقتیکہ عہد کیا تمنے اور نہ شکستہ کرو تم قسمونکو

بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا

بعد مستحکم کرنی اونکی کی اور حالانکہ کرو ا چکی تم خداکو اوپر اپنی گواہ

ان الله يعلم ما تفعلون ○ ولا تكونوا كالتي نقضت

بیشک اللہ جانتا ہے جو کچھ کرتے ہو تم اور نہ ہو تم مثل اس عورت کی کہ توڑتی ہی

غزلها من بعد قوة انكاثا تتخذون ايمانكم دخلا

سوت اپنا بعد مضبوطی کی ساتھ ٹوڑے ٹوڑے کرکے پکڑتے ہو تم قسمیں اپنی کو دغا کرنیکو

بينكم ان تكون امة هي اربى من امة انما يبلوكم الله

درمیان اپنے اس سبب سے کہ ہووے ایک فرقہ زیادہ دوسرے فرقے سے سوا اسکے نہیں کہ آزماتا ہے تمکو اللہ

به وليبينن لكم يوم القيمة ما كنتم فيه تختلفون

ساتھ اسکی اور البتہ بیان کریگا واسطے تمہارے دن قیامت کے جو کچھ کہ تھے تم بیچ اسکی اختلاف کرتے

ولو شاء الله لجعلكم امة واحدة ولكن يضل

اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا تمکو ایک گروہ یعنی اہل الاسلام و لیکن گمراہ کرتا ہے

من يشاء ويهدي من يشاء ولتسئلن عما كنتم

جسکو چاہتا ہے اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور البتہ سوال کئے جاوگے تم اوس چیز سے کہ تھے تم

تعملون ○ ولا تتخذوا ايمانكم دخلا بينكم فتزل

عمل کرتے اور نہ پکڑو تم سوگندان اپنی کو واسطے مکر کی بیچ اپنے پس لغزش کرے

قدم بعد ثبوتها وتذوقوا السوء بما صددتم عن

قدم بعد قائم ہونے اوسکی اور چکھو تم بدی کو بسبب اس چیز کی کہ روکا تم نے

سبيل الله ولكم عذاب عظيم ○ ولا تشتروا

راہ خدا سے اور واسطے تمہارے عذاب بزرگ ہے اور مت مول لو

بعهد الله ثمنا قليلا انما عند الله هو خير لكم ان

عہد خدا کو مول تھوڑا سوا اسکے نہیں جو کچھ نزدیک اللہ کے ہے وہ بہتر ہے واسطے تمہارے اگر

كنتم تعلمون ○ ما عندكم ينفد وما عند الله

ہو تم جانتے جو کچھ نزدیک تمہارے ہے فانی ہے اور جو چیز کہ نزدیک خدا کے ہے

باق ولنجزين الذين صبروا اجرهم باحسن ما كانوا

باقی ہے اور البتہ جزا دینگے ہم ان لوگوں کو کہ صبر کیا اونہوں نے مزدوری اونکی بہتر اوس چیز سے کہ تھے

يعملون ○ من عمل صالحا من ذكر او انثى وهو مؤمن

عمل کرتے جسنے عمل کیا نیک مرد یا عورت سے درحالیکہ وہ مومن ہے

فلنحيينه حيوة طيبة ولنجزينهم اجرهم باحسن

پس البتہ زندگی دینگے ہم اوسکو زندگانی پاکیزہ اور البتہ بدلا دینگے ہم اونکو اجر اونکا بہتر

ما كانوا يعملون ○ فاذا قرأت القرآن فاستعذ

اوس چیز سے کہ عمل کرتے تھے وہ پس جب پڑھے تو قرآن کو پس پناہ مانگ

بالله من الشيطان الرجيم ○ انه ليس له سلطان

ساتھ اللہ کے شیطان مردود سے تحقیق وہ نہیں ہے واسطے اوسکی تسلط

على الذين امنوا وعلى ربهم يتوكلون ○ انما

اوپر اون لوگوں کے کہ ایمان لائے اور اوپر رب اپنے کے توکل کرتے ہیں سوا اسکے نہیں

ع سلطنه على الذين يتولونه والذين هم به مشركون ○

اوسکا تسلط اوپر اون لوگوں کی ہے کہ دوست رکھتے ہیں اوسکو اور وہ لوگ کہ وہ ساتھ اوسکی شرک کرنے والے ہیں

قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ ... ہی کہ جامع جمیع موعظ
ہی اور اسی جہت سی خطیب ... خطبہ مین اسکا بتدا ... تلاوت کرتا ہی مروی
ہی ... اکثم بن صیفی کہ اکابر عرب اور حکماء انکی سی تہا یہ آیت نازل ہوئی تو کہا
کہ یہہ جامع جمیع مکارم اخلاق ہی باوجود قلت لفظ کی کسقدر فصاحت آئین واقع ہی
اور اس آیت مین اقوال علما اور مفسرین بر وجہ کثرت مرقوم ہوئی ہین لیکن اکتفا بقول
صاحب لطائف التفسیر کیہ بیچ تفسیر اسکی کی واقع ہی بیان ہوتا ہی کہ استعمالات ملکات ملت
نبی ساتہہ تین چیز کی حکم کیا گیا ہی اور فساد اسکا ساتہہ تین چیزونکی منوط ہی اور ہر ایک ان
اشیاء ثلاثہ کا ایک نتیجہ ہی ثمرہ عدل ظفر و نصرت اور انتظام عالم ہی اور نتیجہ احسان ثنا
و مدح و توانگری اور فائدہ صلہ رحم انس اور الفت اور نتیجہ فحشا فساد دین و دنیا ہی اور
ثمرہ منکر بخشش عداوت اور حاصل بغی محروم رہنا انجام کار سی اور یہہ آیت مذکورہ
جامع سب چیزون کی ہی پس عمل کرنا بمضمون اس آیت کی موجب فراغت اور ثبوت آخرت
ہی قولہ تعالیٰ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ یعنی وفا کرو ساتہہ پیمان خدا کی کہ اوس
عہد الست ... ثابت رہنا ایمان پر ہی اور جو عہد کہ درمیان لوگون ... وفا کرو
قولہ تعالیٰ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ یعنی ہو
مانند اوس زن کی کہ گشادہ کیا رشتہ اپنی کو بعد استحکام کی یعنی وہ زن کہ رشتہ
اپنی کو بعد بنانی اور تاب دینی کی پہر پارہ پارہ کری اور کہا اوس ... منقول ہی کہ عرب
مین ایک عورت تہی کہ نام اوسکا ریطہ تہا ... پیر مکہ ... جہت سی اوسکو
خرقاء یعنی احمق کہتی تہی اور معمول اوس کا یہہ تہا کہ اول صبح سی تا نصف روز رشتہ بناتی

بناتی تہی کنیزونکو حکم کرتی ہی اسی رسن بناؤ اور بعد اسکی کہتی تہی کہ کہول ڈالو یہانتک کہ
وہ خراب و ضائع ہوتا تہا اور ہمارہ عادت اوسکی یہی تہی پس حق تعالیٰ نی ...
شکستن عہد کو ساتہہ وا کرنی رسن کی تشبیہ دیکر فرماتا ہی کہ جس طرح کہ وہ
احمقہ رسی بٹی ہوئی کو کہول کر ضائع کرتی تہی چاہئے کہ مرد عاقل کو رشتہ عہد اپنی کو ...
نقض کی ارادہ مکری بعد اسکی عہد شکنی سی ... نکو کرتا ہی ساتہہ قول اپنی کی تَتَّخِذُوْنَ
اَيْمَانَكُمْ الخ قولہ تعالیٰ دَخَلًا اصل دخل وہ چیز ہی کہ ایک شی کو ایک چیز مین داخل
کرین حال آنکہ وہ جنس اوسکی سی نہو یعنی سوگند اور عہدون اپنی مین مکر و خیانت داخل کرین
قولہ تعالیٰ وَلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ یعنی وہ لوگ کہ باوجود
معجزات روشن کی بسبب فرط عناد نظر اوسمین نہین کرتی اور ایمان اختیار نہ کرتی مستعان
انکو ترک کرتا ہی اور نظر لطیف اپنی سی باز رکہتا ہی اور وہ لوگ کہ ان معجزات مین تامل اور تفکر
کرتی ہین اور آیات الہی سی پند لیتی ہین حق تعالیٰ انکو توفیق ہدایت کرامت فرماتا ہی
قولہ تعالیٰ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا یعنی نہ بیچو عہد خدا کو ساتہہ
قیمت تہوڑی کی کہ وہ حقیر دنیا کی منافع عدہ ہی اوسکی کا کرتی ہین مدرستیکہ جو چیز کہ نزدیک
خدا کی ہی واسطی وفا کنندگان کی بہتر ہی اوس چیز کی کہ وعدہ دیا اوسکی کا کرتی ہین
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ یہہ آیت ولایت حضرت امیر المؤمنین
اور بیعت ... ہی فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً یعنی ہر آینہ زندگانی
دینگی ہم اوسکو بیچ دنیا کی زندگانی خوش اور توانگر کرینگی ہم اوسکو نعیم دنیاوی صحابہ
... کہ ہر کہ شخص ایمان لاوی اور عمل صالح کری اگرچہ درویش ہو زندگانی اوسکی

خوش لگتی ہی وہ اپنی قناعت کی اور امید واری ثواب آخرت کی اور جو شخص کہ فاسق ہو
اور عمل سیئہ کرے منہ کالا اوسکی خوش نہیں گذرتی اگرچہ تونگر ہو واسطی کہ حرص
اوسکی زیادہ ہوتی ہی اور امید ثواب کی نہیں رکھتا تمام ہوا رکوع ہجدہم سپارہ چہاردہم
قولہٖ العدل پانچ حرف ہیں برابر اوسکی ایک سو چھتیس ہوتی ہیں نکلی اوس سے یہہ عبارت
الاحمد الامی قولہٖ الاحسان سات حرف ہیں برابر اوسکی ایک سو اکاون ہوتی ہیں
نکلی اوس سے یہہ عبارت علی الہادی قولہٖ ذی القربی آٹھ حرف ہیں برابر
اوسکی ایک ہزار تیرہ ہوتی ہیں نکلی اوس سے یہہ عبارت الائمۃ المعصومون ہم
النقباء جدا قولہٖ الفحشاء سات حرف ہیں برابر اوسکی چارسو اکیس ہوتی ہیں نکلی اوس سے
یہہ عبارت [illegible] احمد المصطفی قولہٖ المنکر چھہ حرف ہیں برابر اوسکی تین سو
اکتالیس ہوتی ہیں نکلی اوس سے یہہ عبارت علی و آل محمد الامی کیلیہا قولہٖ
البغی پانچ حرف ہیں برابر اوسکی ایک ہزار چھتیالیس ہوتی ہیں نکلی اوس سے یہہ عبارت منکر
النبی و علی آلہ الائمۃ قولہٖ بعہد اللہ آٹھ حرف ہیں برابر اوسکی
[illegible] ہوتی ہیں نکلی اوس سے یہہ عبارت عہد علی الوکیل قولہٖ انما یبلوکم
اللہ [illegible] حرف ہیں برابر اوسکی سات سو [illegible] ہوتی ہیں نکلی اوس سے یہہ عبارت یعنی
بعلی وصی لاحمد المصطفی قولہٖ سبیل اللہ آٹھ حرف ہیں برابر
اوسکی دو سو چھیانوی ہوتی ہیں نکلی اوس سے یہہ عبارت علی ابن ابی طالب ہو
الزکی قولہٖ الذین آمنوا دس حرف ہیں برابر اوسکی اٹھہ سو نواسی ہوتی ہیں نکلی اوس سے
یہہ عبارت شیعۃ آل احمد واحبائہ

وَاِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْا
اور جس وقت تبدیل کیا ہم نے آیت کو جگہ آیت دیگر کی اور خدا دانا تر ہے ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کرتا ہے کہتے ہیں
اِنَّمَا اَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ نَزَّلَهٗ
تحقیق تو افترا کنندہ ہے بلکہ اکثر اونکی نہیں جانتے ہیں کہہ تو اتارا ہے اوسکو
رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
جبرئیل نے جانب رب تیرے کی ساتھ حق کی تاکہ مستحکم کرے اون لوگوں کو ایمان لائے
وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ
اور ہدایت کنندہ اور بشارت دہندہ واسطے مسلمین کے اور البتہ تحقیق جانتے ہیں ہم بیشک وہ لوگ
يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ
کہتے ہیں سوای اسکے نہیں تعلیم کرتا اوسکو کوئی بشر زبان اوس شخص کی کہ اشارہ کرتے ہیں طرف اوسکی
اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا
عجمی ہے اور یہہ قرآن زبان عربی ہے ظاہر بیشک وہ لوگ
يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝
نہیں ایمان لائے ساتھ آیات [illegible] نہیں ہدایت کرتا اونکو خدا اور واسطے اونکی عذاب دردناک
اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
جز این نیست کہ باندہتے ہیں جھوٹ کو وہ لوگ کہ نہیں ایمان لائے ساتھ آیات خدا کے
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ
اور یہہ گروہ افترا کرنے والے ہی وہی دروغ گو ہیں اور جو شخص کہ کافر ہوا ساتھ خدا کے بعد

إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَٰكِن

مگر وہ شخص کہ اکراہ کیا گیا ہو اور قلب اسکا مطمئن ہو ساتھ ایمان کی ولیکن

مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ

وہ شخص کہ کشادہ کرے ساتھ کفر کی سینہ کو پس اوپر اونکی ہی غضب جانب خدا سے

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ

اور واسطے اونکی ہی عذاب بزرگ یہہ بسبب اسکی ہی کہ وے دوست رکھتی ہین حیات

الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝

دنیا کو اوپر آخرت کی اور بدرستیکہ خدا نہین ہدایت کرتا قوم کافرونکو

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَ

یہہ وہ لوگ ہین کہ گویا مہر کی خدا نے اوپر دلون اونکی کی اور کو شنوائی اونکی کی اور

أَبْصَارِهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ۝ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ

آنکھین اونکی کی یہہ گروہ وہی غفلت کرنیوالے ہین لازم ہے یہہ

فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ

بیچ آخرت کی زیانکارون سے ہین بعد اسکی تحقیق کہ رب تیرا واسطے اون لوگونکی

هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا

کہ ہجرت کی اونہون نے بعد اسکی کہ رنج دیئے گئے وہ اور بعد اسکی جہاد کیا اونہون نے اور صبر کیا

إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

بدرستیکہ رب تیرا بعد ان چیزونکی ہر آینہ غفور ہے رحیم ہے

قوله واذا بدلنا آية مكان آية الخ یعنی جسوقت کہ بدل کرتے ہین حکم ایک آیت کا جا
آیت منسوخ کی کہتے ہین یہہ کافر کہ تو افترا کرنیوالا ہی اوپر خدا کی اور جانتا ہو ... قول
ہی کہ کفار بوقت نسخ بعضی احکام کی کہتے تھی کہ محمد اپنی اصحابون سے جو چاہتی کرتا ہی سو حکم ایک
امر کو حکم کرتا ہی اور بعد اسکی اوسکو منع اوس سی کرتا ہی اور غالب یہہ ہی کہ یہہ کلمات اپنی
طرف سی کہتا ہی اور نسبت کرتا اسکا جانب خدا افترا ہی بنابر اوسی قول کا حق تعالی نی یہہ آیت
نازل کیا قوله ولقد نعلم انهم يقولون انما يعلمه بشر یعنی ہر آینہ جانتے ہین ہم
اونکو کہ کہتے ہین کہ جبیر اور یسار سکھلاتی ہین اوسکو منقول ہی کہ ایک غلام رومی تھا عامر حضرمی کا
کہ اوسکو جبیر کہتی تھی اور بعضی کہتی ہین دو غلام تھی کہ جبیر اور یسار نام رکھتا تھا اور کام صیقل گری کا
تھی اور اہل کتاب سی تھی اور ہمیشہ توریت و انجیل کی تلاوت کرتی تھی ... نبی صلی الله
علیه وآله انپر گذرتی تھی تلاوت انکی کو سنتی تھی کفار قریش کہنے لگی کہ محمد صلی الله علیه وآله ان دو
غلام سی کلام سیکھتی ہین اور ہمسی کہتی ہین اوسوقت مین یہہ آیت نازل ہوئی اور بعد اسکی قول
انکی مین فرمایا ہی لسان الذي يلحدون اليه أعجمي وهذا لسان عربي
مبين یعنی زبان اوس شخص کی کہ تعلیم کرتا ہی پیغمبر ہمارے کو عجمی ہی کہ فہمیدہ ہوتی ہی اور
یہہ قرآن زبان عربی ہی کہ تم باوجود دعوی فصاحت کی لانی مثل اوسکی سی عاجز ہوتی ہی پس
کیونکر ہو سکتا ہی کہ عجمی شکستہ زبان آنحضرت کو کلام عربی کہ نہایت فصاحت و بلاغت
مین ہو تعلیم کرے قوله من كفر بالله من بعد ايمانه الا من اكره الخ منقول ہی کہ کفار
قریش درویشان صحابہ کو کہ حمایت نرکہتی تھی بلال و خباب و سلمان و عمار اور یاسر اونکی
با مرادوا ... اونکی کی مشغول تھی اور آزار اونکی کی ہوتی تا اس جماعت کو طریق ایمان سے

برگشتہ کریں لیکن ان حضرات نے ثبات قدمی اختیار کی تا آنکہ یاسر و والدین عمار نے شربت شہادت
چکھا اور عمار بسبب ضعف بدن کی تحمل ایذا کی نہوی اور جسوقت کہ مشرف بہلاکت ہوی تھی اختیار
کلمۂ کفر موافق مرضی کافرونکی اظہار کیا ہر گاہ یہہ خبر حضرت کو پہنچی کہ عمار نے کفر اختیار کیا حضرت
نی فرمایا یہہ غلط ہی سراپا ہی عمار پر از ایمان ہی بعد اسکی عمار گریہ کنان خدمت مین حضرت کی
آئی اور حضرت نی دست مبارک اشک اونکی پاک کئی اور فرمایا کہ اگر پھر تجھپر ظلم کرین آیندہ بھی کلمہ
کلمہ کہیو اوسوقت اللہ نے یہہ آیت نازل کی تفصیل اس آیت کی کہ باب تفسیر مین ہی سابق ذکر ہو چکے
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ یعنی حق تعالی نی گویا مہر کی
اونکی دلونپر اور تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ ہر گاہ کفار جہت عناد اور کفر سی تامل امر
حق ... نہ کیا ... اور بار دیدہ معلوم کیا لہذا حق تعالی نی ایک علامت اونپر اتاری حق
کی تامل کی سبب اونہی علامت کی علم کفر اونکا حاصل کیا یہی وہ علامت گویا مہر کی ہی

يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا وَتُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ
اوسدن کہ آویگا ہر نفس کہ خلاصت کریگا نفس بچاکو اور تمام دیا جاویگا ہر نفس جزا
مَا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً
اوس چیز کی کہ عمل کیا اور نہ وی ستم کئی جاوینگی مکافات مین اور بیان کیا اللہ نے مثل ایک قریہ کو
كَانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ
کہ تہا وہ قریہ امن مین اور اطمینان مین کہ آتا تہا اوس قریہ مین رزق اوسکا بکثرت ہر
مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ
جگہ سی پس کفران کیا ساتھ نعمتہا اللہ کے پس چکھایا خدا نے اوسکو لباس بہوک

وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ○ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ
اور خوف کا بسبب اوس چیز کی کہ تہی وہ عمل کرتی اور البتہ تحقیق آیا اونکو رسول
مِنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ○
اونہی میں کا پس تکذیب کی اوسکی پس لیا اونکو عذاب نے اور حالیکہ وہ ظلم کرنیوالی ہین
فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ
پس کہاؤ تم اوس چیز سی کہ روزی دی تمکو خدا نے در حالیکہ حلال پاکیزہ اور شکر کرو نعمت
اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ○ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ
خدا کی اگر ہو تم کہ خاص عبادت کرتی ہو تم جز این نیست کہ حرام کیا اوپر تمہارے مردہ
وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ
اور خون اور گوشت سور کا اور وہ چیز کہ ذبح کی جاوے بنام غیر خدا پس جو شخص کہ مضطر ہو
غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○ وَلَا تَقُولُوا
در حالیکہ نہ ... ہو اور نہ زیادتی کرنیوالا ہو پس بیشک خدا بخشندہ ہی رحیم ہی اور نہ کہو تم
لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ
واسطے اوس چیز کی کہ وصف کرتی ہین زبانین تمہاری دروغ کو کہ یہہ حلال ہے اور یہہ حرام ہے
لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ
تاکہ باندھو تم اوپر خدا کی جھوٹ کو بیشک وہ لوگ کہ باندھتی ہین اوپر خدا کی
الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ○ مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○
جھوٹ کو نہ رستگاری پاوینگے وہ متاع ہی قلیل اور واسطے اونکی عذاب دردناک

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ
اور اوپر ان لوگوں کی کہ یہود ہوئے حرام کیا ہم نے وہ جس چیز کو کہ بیان کیا ہم نے اوپر تیرے
قَبْلُ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ
قبل نزول اس کے اور نہیں ظلم کیا ہم نے اوپر انکے ولیکن تھے وہ کہ نفس پر ظلم کرتے تھے
ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ
بعد اسکے تحقیق پروردگار تیرا واسطے ان لوگوں کے کہ عمل کیا انہوں نے بسبب نادانی کے پس توبہ کی انہوں نے
بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ع
بعد اس عمل کی اور صلاح میں لائے اپنے کو تحقیق رب تیرا بعد اس توبہ کے البتہ بخشنے والا مہربان ہے

قولہ تعالیٰ عن نفسها یعنی ملامت کریگا ہر نفس نفس اپنی کو مثلاً عاصی کہیگا کہ معصیت کیوں کی تھی اور اطاعت کنندہ کہیگا کہ کسواسطے زیادہ اطاعت اور فرمانبرداری نہ کی تھی اور اوسوقت میں سوائے نفسی نفسی کوئی کلمہ اور نہ کہیگا قولہ تعالیٰ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً ابن عباس سے منقول ہے کہ مراد حق تعالیٰ کی اس مثل سے اہل مکہ ہے کہ پناہ میں تھی قتل اور غارت کے اور ارزانی اور رفاہیت میں بسر کرتی تھی مجرد اسکے کہ نعمت نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سے منکر اور کافر ہوئے حق تعالیٰ نے بعوض فراخی کے قحط میں مبتلا کیا اور سات برس بلائے قحط اور خشکسالی میں گرفتار رہے اور نہایت گرسنگی سے مردار کھاتی تھی اور لہو پیتی تھی اور باوجود اسکے حق تعالیٰ نے بطون آگ میں خوف مسلمین داخل کیا بحدیکہ ہیبت

ہیبت اہل اسلام سے آمد و رفت سفر شام ترک کی اور نفس اور مال اپنے سے مطمئن نہ تھی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ یعنی پس لیا اونکو قحط اور ترس نے درحالیکہ وہ ظلم کرنیوالے تھے اوپر نفس اپنے کی بسبب شرک اور تکذیب جناب نبی کی اور بعد اسکے اہل ایمان سے خطاب کرتا ہے فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ قولہ تعالیٰ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ معنی باغ کے طالب کے ہیں یعنی درحالیکہ غیر طالب قوت ہو کھانے میتہ وغیرہ سے عرب میں بولتے ہیں بغیت الشیء ابغیہ بغیا جسوقت کہ طلب کرے ایک شئ کو معنی عاد کے یہہ ہیں کہ تجاوز کرنیوالا حد ضرورت سے حاصل اسکا یہہ ہے کہ جو شخص ساتھہ کھانے ان محرمات کے محتاج اور مضطر ہو درحالیکہ بدون خواہش لذت اور بدون … کے سے کھانا ان چیزوں کا درست ہے قولہ تعالیٰ وَلَا تَقُولُوا اور بعضوں نے کذب کو نصب کے بنا پر مفعول ہونے لا تقولوا کے اور معنی اسوقت میں یہہ ہوتے ہیں نہ کہو تم دروغ اوس چیز … کہ بیان کرتی ہیں زبانیں تمہاری حرام اور حلال سے اور بعضوں نے بالجر پڑھا ہے بنا پر بدلیت کے لما تصف کے یعنی جو چیز کہ بیان کرتی ہیں زبانیں تمہاری کذب نہ کہو اوسکو کہ یہہ حلال ہے اور یہہ حرام ہے قولہ تعالیٰ مَتَاعٌ قَلِيلٌ یعنی جس چیز کے واسطے کہ افترا اور کذب کرتی ہیں وہ چیز ایسی ہے کہ نفع اوسکا قلیل ہے کہ … تمام ہو جاتی ہے قولہ تعالیٰ عَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ یعنی جو چیز کہ حرام کی تھی گذر اوسکا قبل اسکے سورہ انعام میں ہو چکی وہ اشارہ طرف اس قول حق تعالیٰ کی وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلّٰهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

تحقیق ابراہیم تھی جامع کمالات درحالیکہ مطیع تھی واسطی خدا کے مستقیم تھی اوپر طاعت اور نہ تھی وہ مشرک لانے والی

شَاكِرًا لِأَنْعُمِهِ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ وَ

درحالیکہ شکر کرنیوالی تھی واسطی نعمتہای اوسکی کی برگزیدہ کیا اوسکو اور ہدایت کی اوسکو راہ مستقیم توحید کی اور

آتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ

دیا ہمنی اوسکو بیچ دنیا کی نیکی کو اور بدرستیکہ وہ بیچ آخرت کی صالحون سی ہے

ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا

بعد اسکی وحی کی ہمنی طرف تیری یہہ کہ پیروی کر تو ملت ابراہیم کے درحالیکہ مستقیم تہی اور نہ

كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا

تھی وہ مشرک لانیوالی سوای اسکی نہین ہے کہ کردانا تعظیم روز شنبہ کو اوپر اون لوگون کی اختلاف کیا اونہون نے

فِيهِ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ

بیچ اوسکی اور بدرستیکہ رب تیرا البتہ حکم کریگا درمیان اونکی روز قیامت مین بیچ اوس چیز کی کہ تھی بیچ اوسکی

يَخْتَلِفُونَ ۝ ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ

اختلاف کرتے طلب کر طرف راہ پروردگار اپنی کے ساتھ دلیل حق کی اور موعظہ

الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ

نیک کے اور مباحثہ کر اونسی ساتھہ اوس طریقہ کی کہ وہی نیک ہی بدرستیکہ پروردگار تیرا وہ دانا ہی

بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝

ساتھہ اوس شخص کی کہ گمراہ ہوا راہ حق سی اور وہی داناتر ہی ساتھہ ہدایت پانیوالونکی

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ ۖ وَلَئِنْ

اور اگر عذاب کرو تم تمہین چاہیئی کہ عذاب کرو تم مانند اوس چیز کی کہ عذاب کیگئی ہو تم ساتھہ اوسکی اور اگر

صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ ۝ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ

صبر کرو تم تو البتہ وہی بہتر ہی واسطی صابرونکی اور صبر کر اور نہین ہی صبر تیرا

إِلَّا بِاللّٰهِ ۚ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ

مگر توفیق خدا اور نہ غمگین ہو تو اوپر اونکی اور نہ ہو تو بیچ تنگی کے

مِمَّا يَمْكُرُونَ ۝ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ

اوس چیز کی کہ مکر کیا اونہون نے بدرستیکہ خدا ساتھہ اون لوگونکی کہ ڈرے ہین اور وہ لوگ کہ وی

هُمْ مُحْسِنُونَ ۝

نیکوکارون کی ہین

ع

قولہ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلّٰهِ ہر گاہ کہ قبل اسکی تحلیل محرمات مذکور ہوئی اور اونکو بطریقہ ابراہیم کہا ہی اور معنی لفظ امت کے جامع کمالات وفضائل کی ہین اور وجہ تسمیہ ابراہیم کی بلفظ امت یہہ ہی کہ جمیع کمالات کہ جو تمام امت مین ہوتی وہ کمالات حضرت ابراہیم مین تھی گویا کہ فقط ابراہیم ایک امت کی برابر تھے قولہ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً مراد حسنہ سی ذکر جمیل ابراہیم یا محبت اونکی ہی کہ قلوب خلائق مین داخل تھے یا مراد حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ ہین کہ نسل اونکی سی کردانا قولہ إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ الخ منقول ہی کہ حضرت موسی نے امر کیا کہ بنی اسرائیل نے اونکو روز جمعہ عبادت ہوئی کہ دار ہوا اور برتنش حق مین مشغول ہو

برکات الله فرمان الله تعالی الیسی تها چند خاص انی قبول کیا اور اکثر وہاں آتی تھی اور درمیان انکی
اختلاف واقع ہوا ایک جماعت نے کہا کہ روز شنبہ کو اختیار کرینگے ہم واسطے عبادت کے روز شنبہ حق تعالی عالم کے
فارغ ہوا اور ایک قوم اس طرف گئی کہ یکشنبہ اولی ہے واسطے عبادت کے کہ یکشنبہ حق تعالی نے ابتدا آفرینش کی کیا ہے
اور وہ لوگ حق تعالی کی تعظیم شنبہ کی ترک کی جس طرح کہ فرمایا انما جعل السبت علی الذین ... و ان
عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به منقول ہے کہ لڑائی روز احد بہت سے مسلمانوں کو قتل کیا اور ظلم اونکی جانب
مسلمین پہنچی اگر ہمکو ان پر دسترس ہو تو کا مثل اس کے مکافات کرینگے اور زیادہ اس سے کرینگے اور مثل انکی کیا اور
اسی جنگ میں حمزہ بن عبدالمطلب کا شکم چاک کیا اور ہندہ دختر عتبہ نے جگر مبارک آنحضرت کا منہ میں لیا تھا کہا جاوے
حق تعالی اوسکی دشمنوں سے جدا کر دیا اور اونکو بہشت ... خبر جناب نبی کو پہنچی فرمایا کہ ہر گاہ حمزہ نزدیک عذاب کے گرامی
تھا کہ شہدا اہل ... خوشی ہی جگر اونکی کو کھاتا کی بعد اسکی حضرت نے فرمایا کہ اگر ... فتح دیکا شخص کو
بعوض حمزہ بارہ بارہ کر دونگا میں اوسوقت میں حق تعالی نی یہ آیت بھیجی وان عاقبتم الخ